

میں  
ارواحِ عالم

عالم الغائبین

# نبوت و الہیہ

فداویٰ فی

علماء اہل سنت کی نظر میں

مختار و مشہور تصانیف

فقیہ عصر یادگار اسلاف  
مفتی محمد رفیع  
احمدی

مکتبہ ضریح نور  
پاکستان



مکتبہ ضریح نور

پاکستان  
پیشوا کاظمی، فیصل آباد





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عالم ارواح میں

# نُبُوتِ خَيْرِ الْوَرَىٰ

-فدا دہلی و امی سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

علماء اہل سنت کی نظر میں

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسہد حضرت اہل بیتؑ کا لونی فیصل آباد - پاکستان

فون: 041-8730834

### جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عالم ارواح میں نبوت خیر الوری علیہ السلام	نام کتاب
مجلس المدینۃ العلمیۃ علامہ اہل سنت کی نظر میں	
محمد کریم ساطعی	ترتیب
دوم اپریل ۱۴۰۱ھ	ایڈیشن
صبح نور کمپیوٹر	کمپوزنگ
صبح نور پرنٹنگ	پرنٹنگ
مکتبہ صبح نور	ناشر
	تعداد
	قیمت

## فقیر عصر یادگار اسلاف سیدی و ابی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تائید و تصویب

چند دن پہلے میں بحری کے وقت تقریباً ساڑھے تین بجے حضور سیدی و ابی زید مجددؑ کی خدمت میں حاضر خدمت ہوا آپ کی بارگاہ میں اس کتاب ”عالم ارواح میں نبوت خیر الوریؑ - خدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - غلامِ اعلیٰ سنت کی نظر میں“ کا مسودہ پیش کیا۔ آپ نے چند مقامات سے اسے پڑھا اس وقت آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار قابل دیدہ تھے۔ آپ نے دو مرتبہ مجھے چٹکی دی اور تین مرتبہ دعا کیلئے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا:

اس کتاب کو جلدی شائع کرو میں بھی اس کتاب کی طباعت میں حصہ ڈالوں گا۔

اللّٰهُمَّ لَكَ النِّعَمُ قَبْلَ الْكَرَمِ اَكْبَرُ اَمَّا مَكَارِنُهَا فَبِيْهِ

پھر نماز ظہر کے وقت برادرِ مگرانی قدس حضرت ابو الخیر محمد حبیب امجد زید مجددؑ تشریف لائے اور فرمائے گئے:

قبیلہ حضرت زبیر و جعدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا:  
 سلطان نے حضور - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی شان میں ایک بہت  
 اچھی کتاب لکھی ہے جاؤ جا کر اسے پڑھو۔  
 وَمَا نُوَفِّقُ بِاللّٰهِ بِالْقَلْبِ الْعَظِيمِ ۔

نذرانہ عقیدت بحضور سرور کونین  
-فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی  
سب سے بالا و والا ہمارا نبی  
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا  
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی  
جس کے تلوؤں کا دھون ہے آبِ حیات  
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی  
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل  
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی



جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی  
 اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی  
 ملک کو نمین میں انبیاء تاجدار  
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی  
 سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے  
 ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

—خدا راہی دای صلی اللہ علیہ والہ وسلم—

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْحَمْدُ عَلٰی اَشْرَفِ  
الْاَنْبِیَاءِ وَالْعُرْسَلِیْنَ ، حَمْدٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، قَانِبِ الْعَرْشِ الْمُدْبِلِیْنَ ،  
الْمَبْعُوْثِ رَعْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ، عَلٰی اَلِہِ وَاَسْمَائِہِ اَجْمَعِیْنَ وَمَوْصِعِہُمْ  
اِلٰی یَوْمِ الصِّیْبِ

اما بعد :-

میں عالم و فاضل ہوں اور نہ ہی کوئی محقق و نکتہ واں ہوں بس ایک طالب علم بلکہ  
طالب علم بھی نہیں کیونکہ علم کے متلاشی حصول علم میں اپنی جوانیاں اور زندگی کے قیمتی سال  
قربان کر دیتے ہیں مگر تو ایک جی دامن عام سا آدمی ہوں جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔  
میں نے جس ذات اقدس و اطہر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے وہ  
معرفت الہیہ کے سمندر کے سمندر پی کر کھل جی مژند کا نعرہ لگانے والے تھے لیکن افسوس

کہ میں ان کی حیات پاک میں قدر نہ کر سکا اب حسرت و شرمساری سر نہیں اٹھانے دیجی اور میں نے جس ہستی سے علم کی بھیک لی وہ فقیر در مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تھے ان کا وجود سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے تلووں تک عشق رسول - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - میں ڈوبا ہوا تھا۔ فسوس کہ میں ان کی حیات مستعار میں تھی دامن ہی رہا اور جس گھر میں میں نے آنکھ کھولی اس گھر میں محبت مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا ایک بہتا ہوا دریا دیکھا اور لوگ ابھی تک سیدی و ابی زیدہ مجدد کے اس بہتے دریا سے اپنے اپنے دلوں کی کھیتیاں میرا ب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ عافیت ہمارے سروں پر صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے بلکہ میری تنہا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ناکارہ زندگی بھی انہیں کو دے دے تاکہ وہ یہ تک مصطفیٰ کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے عشق و محبت کی سوغات تقسیم کرتے رہیں اور پیاسے لوگوں کو درد و شریف کی مے سے شاد کام کرتے رہیں لیکن فسوس کہ میں اس بہتے دریا نے عشق و محبت مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے کچھ بھی حاصل نہ کر سکا ہاں لیوں سے جام لگانے کی کوشش کی لیکن شاید ایک گھنٹ بھی حلق سے اتر نہ سکا بس کچھ طراوت ہی گلے میں محسوس ہوئی۔ شاید یہی میری نجات و بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

زیر نظر کتاب ”عالم ارواح میں نبوت خیر الوری - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - علماء اہل سنت کی نظر میں“ ایک علم و عمل سے تہی دامن، اخلاص سے خالی اللہ کی مخلوق کے حقیر سے فرد کی بے ربط کاوش ہے جسے علماء اہل سنت کی کتابوں سے خوش چینی کرتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔ ان علماء اہل سنت میں، علماء ربانوں میں، جو بقید حیات ہیں اللہ

تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور انہیں مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور فرمائے اور انہیں جنت کے باغ بنائے۔

ان بے درہم فتنوں میں کسی کی دل آزاری نہیں اور نہ ہی یہ میری زندگی کا مشن ہے اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو وہ فقط میرے اللہ ذوالجلال کا فضل و کرم اور میرے اور آپ سب کے آقا حضور رحمۃ اللعالمین - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نظرِ رحمت اور میرے بزرگوں کی خصوصی شفقت و توجہ ہے اور اس میں جو نقص ہے وہ اس سراپا نقص ہے ہنر اور بے علم و عمل احقر العباد کی طرف سے ہے۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ بِالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ نَّشَآءٍ وَيَهْتَبِيْ بِالَّذِيْنَ هُوَ يَنْتَبِيْ

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! اے ساری کائنات کے پالنے والے! اگر یہ بے درہم کتاب تیری توفیق سے کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنے یا کسی بھولے ہوئے کو تیرے محبوب کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح والی نبوت پر یقین کی دولت نصیب ہو جائے تو تجھے تیری ذات و صفات کا واسطہ اور تجھے تیرے محبوب - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی ہر ہر شان و درجہ کا واسطہ میری ماں - علیہا الرحمۃ و الرضوان - کی قبر کو منور کر دینا اور میرے بزرگوں یعنی میرے والد گرامی قدر و امت برکاتہم العالیہ کے عمل و عمر میں برکت عطا کر دینا اور جب ان کا وقت آئے تو ایمان کی دولت کے ساتھ لے جانا اور انہیں قیامت تک بلکہ روزِ محشر میں بھی بلکہ جنت میں محبوب کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی چادرِ رحمت میں جگہ دے دینا اور ابداً لبا د تک انہیں سیدہ مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم سے سیراب و شاداب رکھنا۔ آمین

ہجاء عربیہ کے مکرم و فضلاء اہل و اقارب و نفعی علیہ افضل  
الصلوة والتعلیم .

تاکارہ خلائق

محمد کریم سلطان

15 ربیع الاول 1435ھ

17 جنوری 2014ء

پروہمختہ المبارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
وَالْمَوْحِلِیْنَ وَغُلٰی اِلَیْهِ وَاَصْدَاہِ اَجْمَعِیْنَ .

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ اہل و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ تعالیٰ کے حبیب  
ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کمالات سے بھی نوازا ہے جو انسانی سوچ و فکر سے وراہ  
ہیں۔ سید العشاق امام بو صیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑی عمدہ بات فرمائی ہے:

صَدَقَ مَا اَتَتْ عَنْهُ النُّصَارَاۗءُ وَفِیْ نَبِیِّہُمْ  
وَاحِدُکُمْ بِمَا شَدَّدَتْ مَقَادِیْرُہِ وَاتَّحَدَکُمْ

فَاِنَّ فَضْلَہُ وَنُصْلَہُ اَللّٰہُ لَیَعْرِ لَہُ  
حَقٌّ فِیْ غُرُبِہُ عَنْہُ نَاطِلُوْہُ بِفَمِہِ  
عیسائیوں نے کہنے میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کہا کہ وہ اللہ کے

ہیے ہیں اے مومن! تم اپنے نبی - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے بارے میں یہ کبھی بھی نہ کہنا اس کے علاوہ آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی جوہر حبت و ثنا کر سکتا کر لے کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے فضائل و کمالات کی کوئی حد ہے ہی نہیں کہ جسے کوئی انسان اپنی زبان سے بیان کر سکے۔

حضور رحمۃ اللعالمین - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی شان اقدس کی جب آپ کے پیدا کرنے والے اللہ جل جلالہ نے حد نہیں بتائی کوئی خاک کا پتلا آپ کی شان اقدس کی حد بندی کیسے کر سکتا ہے۔

امام اعلیٰ حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ ایک آدمی ملا اس نے کہا: آپ کی سب باتیں ٹھیک ہیں آپ صرف ایک غلطی کرتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی شان حد سے بڑھا دیتے ہیں۔ حضور امام اعلیٰ حضرت نے کاغذ قلم اس کے سامنے رکھ کر فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی شان کی حد تم لکھ دو میں اس سے آگے نہیں بڑھاؤں گا۔ وہ آدمی آپ کے اس جواب پر ہکا بکا رہ گیا۔

اس ذات اقدس و اطہر - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی شان اقدس کی حد بندی کوئی کیسے کر سکتا ہے جس کے پیدا فرمانے والے اللہ نے کوئی حد ہی نہیں بتائی۔

امامِ اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم  
فدراہِ انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں خراج عقیدت و محبت

عرش پہ تازہ چھپر چھاؤ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

کانِ جدھر لگائے تیری ہی داستان ہے!

وہ جو نہ تھے کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

عدائے بخشش



اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم - فداہ  
ابنہ وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ میں خراج عقیدت

ان کی نبوت ان کی ہوت ہے سب کو عام  
ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے  
ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل  
اس نخل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

صدائق بخشش

عارفِ ربانی سیدنا شرف الدین ابو صیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو  
 ابنی اللہ نہ کہنا جیسے عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ - علیہ السلام - کے  
 بارے میں کہا اس کے علاوہ جو بھی شرف و فضیلت بیان کر سکتا ہے بیان  
 کر لے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
 کے مقام و مرتبہ کی اللہ کے علاوہ کوئی حد جانتا ہی نہیں حضراتِ انبیاء کرام  
 - علیہم السلام - کو جو بھی معجزات ملے وہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
 والہ وسلم - کے نورِ پاک سے ہی ملے ہیں آپ فضل و کرم کے سورج ہیں  
 اور باقی تمام انبیاء کرام سیارے ہیں

## مَدَحْتُ صَبِيحَ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَقَلَيْنِ

وَالْعَمْرُ يُقْبِلُ يَوْمَ عَمْرٍا وَبِئْسَ عَجَمٌ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اہلِ وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دونوں جہان کے رحمن  
و انس کے نور اہلِ عرب و عجم کے سردار ہیں۔

فَاَوِّدُ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ

وَلَمْ يَكُنْ اَنْوَهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَيْدٍ

حضور۔ فداہِ اہلِ وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام انبیاء علیہم السلام سے جسمانی  
ساخت اور اخلاقی کردہ میں فوقیت لے گئے اور ان میں سے کوئی بھی علم و کرم میں آپ کے  
قریب تک نہ ہوا۔

وَكُلُّهُمْ بَيْنَ رُغْوَةٍ وَاللَّهِ مُلْتَمِسُونَ

غَرَفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ شَقًّا مِنَ الْعَبِيمِ

وہ سب۔ انبیاء کرام علیہم السلام۔ حضور۔ سیدنا رسول اللہ ﷺ اہلِ وادی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم سے ان کے دریائے معرفت کا ایک گھونٹ اور ان کے بحرِ کرم کا ایک قطرہ چاہتے ہیں۔

مَنْزِلُهُ نَحْوَ شَرِيحَةٍ فِي مَقَامِهِ

فَجَعَلَهُ الْخُسْرَى فَبِئْسَ مَنَاقِبُهُ

حضور۔ فداہِ اہلِ وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اپنی خوبیوں میں نظیر و شریک سے  
بالا تر ہیں اور آپ کا جوہر حسن آپ کو تقسیم ہو کر نہیں ملا یعنی اس حسن کا کوئی حصہ کسی اور کو نہیں  
دیا گیا بلکہ کل حسن آپ کو عطا کیا گیا ہے۔

كَذَلِكَ مَا أَتَىكَ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ

وَأَتَاكَ بِمَا شِئْتَ مَتَّحًا فِيهِ وَأَتَاكَ

وہ بات چھوڑ دو جو نصاریٰ اپنے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں  
کہی یعنی تم حضور-نہادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہنا اور اس کے سوا  
حضور-نہادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف میں جو چاہو تجھم لگاؤ اور اس  
پر پختہ ہو جاؤ۔

فَأَنْصَبْ إِلَىٰ صَانِبِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَأَنْصَبْ إِلَىٰ قَفَرٍ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

آپ کی ذات اقدس کی طرف جو شرف چاہو اور قدر اعلیٰ کی جانب جو عظمت چاہو  
منسوب کرو۔

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَئِيمٌ لَهُ

كَثْرًا فَيُغْرَبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِقَمٍ

کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ-نہادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کی  
کوئی حد نہیں جس کو کوئی انسان اپنی زبان سے ادا کر سکے۔

أَعْيُ الْوَيْدُ فَهَمْ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرِيدُ

لِلْقُرْبِ وَالْبُغْبِ فِيهِ غَيْثٌ مُنْقَبِحٌ

آپ کی حقیقت سمجھنے نے مخلوق کو عاجز کر دیا اور آپ کے نزدیک یا دور سوائے  
لا جواب رہنے والوں کے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔

وَكُلُّ الْوَيْدِ آتَى الرُّسُلَ الْكِبَرُ بَهَا

فَإِنَّمَا أَتَّصَلْتُ مِنْ نَفْوٍ بِهِمْ

وہ تمام معجزات کو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام تکبر تشریف لائے وہ انہیں  
حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور مبارک سے ملے ہیں۔

فَإِنَّهُ شَفَعُوا فَضْلَهُمْ كَمَا أَكْبَرُهَا

يُظَاهِرُونَ أَنَّهُ أَرَادَ لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - شرف و بزرگی کے آفتاب عالم تاب  
ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب سے نور لینے والے سیارے ہیں - سیارے  
لوگوں کو آپ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل آپ ہی کے انوار ظاہر کیا کرتے تھے۔

اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں انکی اطاعت کرو اگر تم کسی چیز میں جھگڑنے لگو تو اپنے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے ارشاد کے مطابق کرلو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ  
مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ  
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَكُمْ خَيْرٌ وَأَخْصَرُ تَأْوِيلًا ۝

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو - اپنے ذیشان - رسول کی اور امر والوں - علماء رہائین - کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹو دو اسے اللہ اور - اپنے - رسول کے فرمان کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روز قیامت پر بھی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کا انجام -

اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک

اے اہل ایمان! حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کر دیں  
اس کے کرنے سے رک جاؤ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول اللہ فداہ ابی وامی - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - جو تمہیں دیں اسے لے لو اور  
جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔

اس امت کے ہر دور میں ایسے منصف و عادل علماء رہائیں ہوں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف، اہل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تاویل کو رد کروں گے

عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عُبَيْدِ الرُّومِ الغُضْرِيِّ - وَصِي اللّٰهِ عَنْهُ - قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :  
 يَقُولُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ ظَهْرِ عَصْوَةٍ ، يَنْفَعُونَ عَنْهُ تَقْرِيفُ  
 الْعَالِيَةِ وَانْتِقَالُ الْمُتَكَلِّمَةِ وَتَأْوِيلُ الظَّاهِرِيَةِ .

١٢٣٤  
 ١٢٣٥  
 ١٢٣٦  
 ١٢٣٧  
 ١٢٣٨  
 ١٢٣٩  
 ١٢٤٠  
 ١٢٤١  
 ١٢٤٢  
 ١٢٤٣  
 ١٢٤٤  
 ١٢٤٥  
 ١٢٤٦  
 ١٢٤٧  
 ١٢٤٨  
 ١٢٤٩  
 ١٢٥٠  
 ١٢٥١  
 ١٢٥٢  
 ١٢٥٣  
 ١٢٥٤  
 ١٢٥٥  
 ١٢٥٦  
 ١٢٥٧  
 ١٢٥٨  
 ١٢٥٩  
 ١٢٦٠  
 ١٢٦١  
 ١٢٦٢  
 ١٢٦٣  
 ١٢٦٤  
 ١٢٦٥  
 ١٢٦٦  
 ١٢٦٧  
 ١٢٦٨  
 ١٢٦٩  
 ١٢٧٠  
 ١٢٧١  
 ١٢٧٢  
 ١٢٧٣  
 ١٢٧٤  
 ١٢٧٥  
 ١٢٧٦  
 ١٢٧٧  
 ١٢٧٨  
 ١٢٧٩  
 ١٢٨٠  
 ١٢٨١  
 ١٢٨٢  
 ١٢٨٣  
 ١٢٨٤  
 ١٢٨٥  
 ١٢٨٦  
 ١٢٨٧  
 ١٢٨٨  
 ١٢٨٩  
 ١٢٩٠  
 ١٢٩١  
 ١٢٩٢  
 ١٢٩٣  
 ١٢٩٤  
 ١٢٩٥  
 ١٢٩٦  
 ١٢٩٧  
 ١٢٩٨  
 ١٢٩٩  
 ١٣٠٠  
 ١٣٠١  
 ١٣٠٢  
 ١٣٠٣  
 ١٣٠٤  
 ١٣٠٥  
 ١٣٠٦  
 ١٣٠٧  
 ١٣٠٨  
 ١٣٠٩  
 ١٣١٠  
 ١٣١١  
 ١٣١٢  
 ١٣١٣  
 ١٣١٤  
 ١٣١٥  
 ١٣١٦  
 ١٣١٧  
 ١٣١٨  
 ١٣١٩  
 ١٣٢٠  
 ١٣٢١  
 ١٣٢٢  
 ١٣٢٣  
 ١٣٢٤  
 ١٣٢٥  
 ١٣٢٦  
 ١٣٢٧  
 ١٣٢٨  
 ١٣٢٩  
 ١٣٣٠  
 ١٣٣١  
 ١٣٣٢  
 ١٣٣٣  
 ١٣٣٤  
 ١٣٣٥  
 ١٣٣٦  
 ١٣٣٧  
 ١٣٣٨  
 ١٣٣٩  
 ١٣٤٠  
 ١٣٤١  
 ١٣٤٢  
 ١٣٤٣  
 ١٣٤٤  
 ١٣٤٥  
 ١٣٤٦  
 ١٣٤٧  
 ١٣٤٨  
 ١٣٤٩  
 ١٣٥٠  
 ١٣٥١  
 ١٣٥٢  
 ١٣٥٣  
 ١٣٥٤  
 ١٣٥٥  
 ١٣٥٦  
 ١٣٥٧  
 ١٣٥٨  
 ١٣٥٩  
 ١٣٦٠  
 ١٣٦١  
 ١٣٦٢  
 ١٣٦٣  
 ١٣٦٤  
 ١٣٦٥  
 ١٣٦٦  
 ١٣٦٧  
 ١٣٦٨  
 ١٣٦٩  
 ١٣٧٠  
 ١٣٧١  
 ١٣٧٢  
 ١٣٧٣  
 ١٣٧٤  
 ١٣٧٥  
 ١٣٧٦  
 ١٣٧٧  
 ١٣٧٨  
 ١٣٧٩  
 ١٣٨٠  
 ١٣٨١  
 ١٣٨٢  
 ١٣٨٣  
 ١٣٨٤  
 ١٣٨٥  
 ١٣٨٦  
 ١٣٨٧  
 ١٣٨٨  
 ١٣٨٩  
 ١٣٩٠  
 ١٣٩١  
 ١٣٩٢  
 ١٣٩٣  
 ١٣٩٤  
 ١٣٩٥  
 ١٣٩٦  
 ١٣٩٧  
 ١٣٩٨  
 ١٣٩٩  
 ١٤٠٠  
 ١٤٠١  
 ١٤٠٢  
 ١٤٠٣  
 ١٤٠٤  
 ١٤٠٥  
 ١٤٠٦  
 ١٤٠٧  
 ١٤٠٨  
 ١٤٠٩  
 ١٤١٠  
 ١٤١١  
 ١٤١٢  
 ١٤١٣  
 ١٤١٤  
 ١٤١٥  
 ١٤١٦  
 ١٤١٧  
 ١٤١٨  
 ١٤١٩  
 ١٤٢٠  
 ١٤٢١  
 ١٤٢٢  
 ١٤٢٣  
 ١٤٢٤  
 ١٤٢٥  
 ١٤٢٦  
 ١٤٢٧  
 ١٤٢٨  
 ١٤٢٩  
 ١٤٣٠  
 ١٤٣١  
 ١٤٣٢  
 ١٤٣٣  
 ١٤٣٤  
 ١٤٣٥  
 ١٤٣٦  
 ١٤٣٧  
 ١٤٣٨  
 ١٤٣٩  
 ١٤٤٠  
 ١٤٤١  
 ١٤٤٢  
 ١٤٤٣  
 ١٤٤٤  
 ١٤٤٥  
 ١٤٤٦  
 ١٤٤٧  
 ١٤٤٨  
 ١٤٤٩  
 ١٤٥٠  
 ١٤٥١  
 ١٤٥٢  
 ١٤٥٣  
 ١٤٥٤  
 ١٤٥٥  
 ١٤٥٦  
 ١٤٥٧  
 ١٤٥٨  
 ١٤٥٩  
 ١٤٦٠  
 ١٤٦١  
 ١٤٦٢  
 ١٤٦٣  
 ١٤٦٤  
 ١٤٦٥  
 ١٤٦٦  
 ١٤٦٧  
 ١٤٦٨  
 ١٤٦٩  
 ١٤٧٠  
 ١٤٧١  
 ١٤٧٢  
 ١٤٧٣  
 ١٤٧٤  
 ١٤٧٥  
 ١٤٧٦  
 ١٤٧٧  
 ١٤٧٨  
 ١٤٧٩  
 ١٤٨٠  
 ١٤٨١  
 ١٤٨٢  
 ١٤٨٣  
 ١٤٨٤  
 ١٤٨٥  
 ١٤٨٦  
 ١٤٨٧  
 ١٤٨٨  
 ١٤٨٩  
 ١٤٩٠  
 ١٤٩١  
 ١٤٩٢  
 ١٤٩٣  
 ١٤٩٤  
 ١٤٩٥  
 ١٤٩٦  
 ١٤٩٧  
 ١٤٩٨  
 ١٤٩٩  
 ١٥٠٠  
 ١٥٠١  
 ١٥٠٢  
 ١٥٠٣  
 ١٥٠٤  
 ١٥٠٥  
 ١٥٠٦  
 ١٥٠٧  
 ١٥٠٨  
 ١٥٠٩  
 ١٥١٠  
 ١٥١١  
 ١٥١٢  
 ١٥١٣  
 ١٥١٤  
 ١٥١٥  
 ١٥١٦  
 ١٥١٧  
 ١٥١٨  
 ١٥١٩  
 ١٥٢٠  
 ١٥٢١  
 ١٥٢٢  
 ١٥٢٣  
 ١٥٢٤  
 ١٥٢٥  
 ١٥٢٦  
 ١٥٢٧  
 ١٥٢٨  
 ١٥٢٩  
 ١٥٣٠  
 ١٥٣١  
 ١٥٣٢  
 ١٥٣٣  
 ١٥٣٤  
 ١٥٣٥  
 ١٥٣٦  
 ١٥٣٧  
 ١٥٣٨  
 ١٥٣٩  
 ١٥٤٠  
 ١٥٤١  
 ١٥٤٢  
 ١٥٤٣  
 ١٥٤٤  
 ١٥٤٥  
 ١٥٤٦  
 ١٥٤٧  
 ١٥٤٨



## ترجمة الحديث :

سیدنا امیر ایمم بن عبدالرحمن غفاری - رضی اللہ عنہ - نے روایت فرمایا کہ:  
 حضور سیدنا رسول اللہ - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:  
 اہل علم - علم نبوت - کو اٹھانے والے بعد میں آنے والے لوگوں میں ایسے لوگ  
 ہوں گے جو عادل و منصف ہوں گے، حد سے بڑھ جانے والوں کی سزا سن و حد سے  
 تحریف کو روک دیں گے، باطل پرستوں کے بھوٹ و فریب کا ازالہ کریں گے اور جاہلوں کی  
 تاویل کو روک دیں گے۔

عالم کیلئے آسمان وزمین میں بسنے والی ہر مخلوق استغفار کرتی ہے بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں، عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں

عَنْ أَبِي الثَّوْدَاءِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَقَالِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ:

مَنْ صَلَّاهُ كَرِيحًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ كَرِيحًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ الْعَلَابِكَةُ لَتَضَعُ أَجِدْنَهَا لِبَطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ،  
وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، عَنِّي  
الْجِبَّارُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى  
سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا  
مِثْلَنَا وَلَا هِزْءًا، إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطٍ وَافٍ

### تروحة الحديث

سیدنا ابو ذر راء - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جنت تک راستہ آسان کر دیا۔ بے شک طالب علم کیلئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جو وہ کر رہا ہے اس سے خوش ہو کر۔ بے شک عالم کیلئے استغفار کرتی ہے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کیلئے استغفار کرتی ہیں۔

جلد ۲	صفحہ ۳۰	رقم لمہ ۵ (۲۶۴۱)	کتاب حسن ابو ذر	کتاب الالہانی	کتاب
جلد ۲	صفحہ ۱۰۷	رقم لمہ ۵ (۶۲۹۸)	کتاب الجامع الصغیر	کتاب الالہانی	کتاب
جلد ۱	صفحہ ۸۸	رقم لمہ ۵ (۸۴)	کتاب ابن حبان	کتاب الالہانی	کتاب
جلد ۹	صفحہ ۱۵۹	رقم لمہ ۵ (۹۲۷۵)	کتاب شعیب الارؤف	کتاب الالہانی	کتاب
جلد ۱	صفحہ ۱۳۵	رقم لمہ ۵ (۶۲۲۳)	کتاب ابن ماجہ	کتاب الالہانی	کتاب
جلد ۲	صفحہ ۴۷	رقم لمہ ۵ (۹۸۸)	کتاب ابن حبان	کتاب الالہانی	کتاب

عالم کی عباد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر۔ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء۔ دینار و درہم کے وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے اس علم کو لے لیا۔ حاصل کر لیا۔ اس نے ان کی وراثت سے کافی حصہ لے لیا۔

- ☆ -

صفحہ ۲۵۲	جلد ۲	رقم لہرے (۹۲۹)	صحیح ابن حبان قال الالبانی صحیح
صفحہ ۲۱۳	جلد ۳	رقم لہرے (۹۳۲)	صحیح ابن حبان قال شعیب الارکطی صحیح
صفحہ ۲۱۳	جلد ۳	رقم لہرے (۹۳۳)	صحیح ابن حبان قال شعیب الارکطی صحیح
صفحہ ۱۲۰	جلد ۳	رقم لہرے (۵۱۰۲)	الترغیب والترہیب صحیح الترغیب والترہیب
صفحہ ۱۲۸	جلد ۳	رقم لہرے (۵۰)	قال الالبانی صحیح الترغیب والترہیب
صفحہ ۱۲۸	جلد ۳	رقم لہرے (۸۳)	قال الالبانی حدیث صحیح

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی  
قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا

اے سعادت کے نشان والے!

جو کچھ ہم اور تم پر لازم و ضروری ہے وہ علماء حق شکر اللہ تعالیٰ تعظیم کے  
طریقہ کے مطابق کتاب وسنت کے تقاضے کے موافق عقائد کی تصحیح ہے اور اپنے آپ کو ان  
عقائد پر قائم رکھنا ہے جو علمائے اہل سنت سے اخذ کئے ہیں کیونکہ ہمارا اور تمہارا قرآن  
وسنت کے کسی معنی کو سمجھنا کچھ اعتبار نہیں رکھتا اگر ان بزرگوں کی آراء کے مطابق نہیں۔

-☆-

غالباً تیس سال پہلے کی بات ہے میں نے اپنے ماموں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت

مکتوبات نام ربانی جلد اول

مکتوب ۵۷/ جلد ۱ صفحہ ۳۷۵

مولانا حافظ محمد احسان الحق - رحمۃ اللہ علیہ - سے اس ارشاد مبارک کا تذکرہ کر دیا تو وہ اسے سن کر کہتے ہیں آگئے پھر دو منٹ کے بعد فرماتے گئے:

حضرت مجددِ پاک نے بہت اونچی بات کی ہے، حضرت مجددِ پاک نے بہت اونچی بات کی ہے - رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃً واسعۃً -

- ☆ -

محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی  
قرآن وحدیث کے وہی علوم معتبر ہیں جو علماء اہل سنت نے  
قرآن وسنت سے اخذ کئے ہیں

ارباب تکلیف پر پہلے نہایت ضروری ہے کہ علمائے اہل سنت و جماعت شکر اللہ  
تعالیٰ تعالیٰ رحمہم کی راہوں کے موافق عقائد کو درست کریں کیونکہ عاقبت کی نجات انہیں  
بزرگواروں کی بے خطار راہوں کی تابعداری پر موقوف ہے اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان  
کے تابعدار حضرات ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے  
اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر ہیں اور ان علوم سے جو کتاب  
وسنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب وسنت ہی سے  
اخذ کئے ہیں اور کچھ ہیں۔

مکتوبات نام ربانی ذخیرہ اول

مکتوب ۱۶۲/جلد ۱/صفحہ ۲۳۳

علامہ ابن حجر عسقلانی کی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 تمام مخلوق اگرچہ مبالغہ سے کام لیں یا کثرت سے تعریف کریں  
 پھر بھی وہ حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔  
 کی تعریف و توصیف کا حق ادا نہیں کر سکتے

أَزَلَّ كُلُّ مَنْ فِي النَّبِيِّ مَقْبُورًا  
 فَإِنَّ بَالِغَ الْمُحَنِّي عَلَيْهِ أَكْثَرًا  
 إِذَا اللَّهُ أَنْفَلُ بِالْمَدَى هُوَ أَهْلُهُ  
 عَلَيْهِ فَمَا مَقْبُورًا مَا تَعْبُدُ إِلَهُكَ؟  
 میری رائے میں مخلوق میں سے جس نے بھی حضور فداہ ابی وامی۔ صلی اللہ علیہ



والہ وسلم۔ کی مدحت و تعریف کی ہے۔ وہ حضور نبی کریم فدا و ابی و امی۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے حق میں تعریف کا حق ادا کرنے والا نہیں ہے اگرچہ تعریف کرنے والا مالک سے کام لے اور کثرت سے تعریف کرے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف و توصیف فرمائی جس کے آپ اصل ہیں تو پھر مخلوق کی تعریف و توصیف کی کیا حیثیت رہتی ہے۔

سید محمد شین سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم فداہ الہی و امی - صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
تعریف و توصیف میں کوتاہی نہ کرنا آپ کی ذات اقدس میں وہ کمالات  
جمع ہیں کہ باقیوں کے کمالات آپ کے مقابلہ میں گرد و غبار کی طرح ہیں

وَبَارِئُ نَفْعٍ وَ شَوْلُ اللَّهِ يَوْمًا  
فَقَامِي أَنْ تَقْصُرَ فِي الثَّنَاءِ

اور اگر تجھے کسی دن اللہ کے محبوب حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم - کی مدح کی تو بیش نصیب ہو تو خبردار! اللہ کے حبیب - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم - کی شائستگی میں کوتاہی نہ کرنا۔

تصیہ الیہب المزم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ستر ۱۹۸

## وَقَدْ أَشَأْ أَوْ نَقُولُ لَهُ الْمَغَالِي بِهِ كُلُّ الْمَغَالِي وَالْغَالِي

خبردار! یہ نہ کہنا کہ حضور - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے صرف یہ یہ  
کلمات ہیں کیونکہ سب کلمات اور بلندیاں حضور - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
برکت سے ہیں۔

## كَوَيْفَ بَادَ تَبَعُغَتِ الْمَغَالِي تَرَى فِي جَنِبِ يَتْلُو الْهَبَاءِ

حضور - سینہ نبی کریم - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی ذات اقدس وہ ہے  
جس کے مقابلہ میں تمام کلمات و محاسن گروہ معلوم ہوتے ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
تعریف و توصیف کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا اس لئے یہ کہنے پر مجبور  
ہیں کہ بس اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا ہی مقام و مرتبہ ہے

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ  
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقِيَ نُورَ الْقَمَرِ  
لَا يُنْفِكُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ  
بَغْضِ لَوْ خُصْنَا بِكَ نَدْوِ قِسْمِ مُنْتَقَرِ

اے صاحبِ حسن و جمال! اے تمام اولادِ آدم کے سردار!  
آپ کے نور پر ساتے چہرے انور سے ہی چاند کو منور و فروزاں کیا گیا ہے۔  
آپ کی تعریف و توصیف کا جو حق ہے اس کا ادا کرنا ذاتِ ہاری تعالیٰ کے علاوہ کسی

کیلئے ممکن ہی نہیں۔

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس جل جلالہ کے بعد آپ ہی کا مقام

ہمترتبہ ہے۔

ہمارے بعض بزرگوں کی یہ عادت کریمہ ہے کہ جب بھی وہ اپنا خطاب شروع

کرتے ہیں تو ان اشعار مبارکہ سے شروع کرتے ہیں۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا بارگاہ  
خیر الوری - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - میں خراج عقیدت و محبت

فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَكْظَمُ كَابِرٍ  
وَأَنْتَ لِكُلِّ الظُّلُمِ بِالْحَقِّ مُرْسِلٌ  
عَلَيْكَ مَكَارُ الظُّلْمِ إِنَّ أَنْتَ قُطْبُهُ  
وَأَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَقْلُوهُ وَتَغْفِلُ  
فَوَاقِي بَيْتِكَ اللَّهُ صَاوٍ غُلُوبِهِ  
وَبَابُ عَلَيْهِ مِنْهُ بِالْحَقِّ يَحْذِلُ  
يَنَابِيعُ عِلْمِ اللَّهِ مِنْهُ تَفْقُودُ  
فَقِي كُلِّ عَمَلٍ مِنْهُ لِلَّهِ مَنَهِلُ

مُنِيتْ بِغَيْظِ اللَّهِ كُلُّ مُفْضِلٍ  
فَمُكَلَّلٌ لِّفَضْلِهِ بِمِنْهُ يَفْضُلُ

نَظُمْتُ بِغَاثِ الْأَنْبِيَاءِ فَتَابَهُمْ  
لَتَيْتُ بِأَنْوَاءِ الْكَمَالِ مُكَلَّلُ

- ۱- یا رسول اللہ! خدا کا ابی و امی! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور مخلوق میں ہر بڑے سے بھی بڑے ہیں اور آپ تمام مخلوق کیلئے حق و سچ کے ساتھ رسول ہیں۔
- ۲- تمام مخلوق کا مدار آپ ہیں اور آپ ہی اس کے قطب ہیں اور آپ ہی منار حق - حق کا نور نکھیرنے والے - ہیں۔ آپ ہر بلند سے بلند ہوتے ہیں اور عدل و انصاف فرماتے ہیں۔
- ۳- آپ کا دل انور اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کے عطا کردہ علوم کا مخزن و مرکز ہے اور اس پر ایک دروازہ ہے جس سے صرف حق و سچ ہی داخل ہوتا ہے۔
- ۴- اسی دل سے علم الہی کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اسی سے ہر زندہ و وحی روح میں لطف و کرم کا چشمہ جاری ہے۔
- ۵- یا رسول اللہ! خدا کا ابی و امی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو ہر شرف و فضل سے نوازا گیا ہے اور جس کو جو فضل و کرم ملتا ہے وہ آپ ہی کے دریائے جود سے

عطا سے ملتا ہے۔

۶۔ یا رسول اللہ! فد اکابی وامی! آپ نے حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام میں منقسم تمام فضائل و کمالات کو پرولیا ہے۔ پس آپ ان کے سروں کے تاج ہوئے اور آپ کے پاس ہر قسم کا کمال و مرتبہ پورے جوہن کے ساتھ موجود ہے۔

-☆-



جب سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح اور جسم کے درمیان تھے  
اس وقت سے ہی حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کیلئے نبوت واجب و ثابت ہو چکی تھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى  
يَأْتِيكَ لَكَ النُّبُوءَةُ؟ قَالَ:  
وَأَمُّكُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کیلئے نبوت کب واجب  
ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۶۰۶) جلد ۳ صفحہ ۴۸  
علاء الدہانی صحیح

سیدنا آدم علیہ السلام کے جسدِ اطہر میں روح پھونکتے وقت  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے  
نبوت کو واجب و ثابت کر دیا گیا تھا

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْبَيِّنَاتِ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النُّبُوءَةُ؟ قَالَ:  
مَتَى ظَلَمْتُ آتَمَ وَنَفَخَ الرُّوحَ فِيهِ .

حاکم و بیہقی اور ابونعیم رحمہم اللہ نے سیدنا ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت کی کہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے پوچھا گیا: آپ کیلئے نبوت  
کب واجب و لازم کی گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل کے سیدنا آدم علیہ السلام کے  
جسم پاک کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کے درمیان۔

الْحَاكِمُ، الْبَيْهَقِيُّ، أَبُو نَعِيمٍ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی  
نبوت مبارکہ اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام  
جسم اور روح کے درمیان تھے

أَخْرَجَ الْبَرَاءَةَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمَوْعِظَةِ أَنَّهُ نَعِمَ مِنْ طَرِيقِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَا : يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا ؟ قَالَ : أَكْمُرُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ  
بِزَارٍ اور طبرانی رحمہما اللہ نے اوسط میں اور ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ طریق طبعی  
رحمۃ اللہ علیہ کے روایت کی کہ سیدنا ابن عباس - رضی اللہ عنہما - نے فرمایا:  
عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت کا اعتقاد کب ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:  
جب آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔  
الحمد لله رب العالمین

سیدنا آدم علیہ السلام کا ابھی وجود مبارک نہ بنا تھا اس وقت ہی  
حضور سیدنا نبی کریم - فدراہ الہی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو  
نبی بنا دیا گیا تھا

أَخَذَ أَبُو نُعَيْمٍ عَمَ الصَّنَائِدِي قَالَ : قَالَ عُمرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :  
مَتَى يَجْعَلُكَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :  
وَأَمَّا مَنْ يُنْجِبُكَ فِي الطَّنِينِ مَسْلًا .

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے صنایکی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ سیدنا عمر - رضی اللہ  
عنه - نے فرمایا:

- یا رسول اللہ! - آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ تو آپ نے فرمایا:  
ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں ہی تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔  
الکائنات اکبری للشیخ محمد

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور  
جسم کے درمیان تھے

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ أَبِي الْجَعْفَرِ، قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، مَتَى مَكَنْتُ نَبِيًّا ؟ قَالَ:  
إِنَّمَا أَكُنْتُ بَيْنَ الرُّوحِ وَ الْجَسَدِ

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی الجعد عارضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے  
فرمایا کہ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ ارشاد فرمایا:

اس وقت جب حضرت آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْ لِيْ سَمْعِيْ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس وقت نبوت عطا کر دی گئی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

أَخَذَهُ ابْنُ مَرْيَمَ ، غَوَّ غَاوِرَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : مَتَى اسْتُنْبِطْتُ ؟ قَالَ : وَأَمَّا بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ بَيْنَ الْخَمَصِ مِثْلُ الْيَمِّدَاوِ .

ابن سعد نے بیان کیا کہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے پوچھا کہ آپ کو کس وقت نبوت دی گئی؟ ارشاد فرمایا:

جب آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان تھے جس وقت میرے متعلق یتفاق لیا گیا۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے  
منصب نبوت کی حضرات انبیاء کرام - علیہم السلام - کی تخلیق سے  
پہلے ہی ابتدا کر دی گئی

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي تَفْسِيرِهِ وَأَبُو نَعِيمٍ فِي الْعِلَالَةِ مِنْ  
طَرَفِ عَمْرِو قَتَامَةَ عَنْ عَمْرِو الْقَسْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :  
وَأَمَّا أَخْبَرَنَا مِنَ النَّبِيِّزِ مِمَّا قِيلَ : كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّزِ فِي  
الْخَلْقِ وَأَخْرَجَهُمْ فِي الْبَغْتِ فَبَتَّأ بِهِ قَبْلَهُمْ  
**ترجمة الحديث:**

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے الدلائل میں بطریق  
الکذا عن اکبری السیعی

متحدہ حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت حسن سے انہوں نے سیدنا ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور سیدنا نبی کریمؐ - فداء الیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے اس آیت کریمہ **وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ** کے تحت روایت کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں تخلیق میں اول انجیسیں ہوں اور بعثت میں ان کے بعد ہوں جبکہ میرے منصب نبوت کی ان سے پہلے ابتدا کر دی گئی۔



جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
نبوت اس وقت منعقد ہو چکی تھی

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَتَى مَكُنْتُ نَبِيًّا؟ قَالَ:  
بَيْنَ الرَّؤُوحِ وَالْطِّينِ بَيْنَ آدَمَ.

ابن سعد نے مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی  
نے حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے عرض کی:  
آپ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد کب ہوا؟ آپ نے فرمایا:  
اس وقت جب ابو البشر روح اور مٹی کے درمیان تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْهُ لِسَعْدِ بْنِ

شارح بخاری سیدنا قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم - قدسہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کی نبوت واجب و ثابت ہو چکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہوا تھا

مَنْ كَتَبَ نَبِيًّا؟ قَالَ هَآءِهِ بَيِّنَةُ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ  
فَتَحْمَلُ هَذِهِ الرُّوْحَانِيَّةُ مَعَهَا أَيْدِي الْعَرَفَانِ بِرُشَايَةِ عَلِيٍّ  
وَهُذِهِ نَبُوتُهُ وَنَبُوتُهَا ظُهُورُهَا فِي الْخَارِجِ، فَإِنَّ الْكِتَابَةَ تَسْتَعْمَلُ  
فِيهَا هُوَ وَاجِبٌ. قَالَ تَعَالَى :  
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ..... وَ كُتِبَ اللَّهُ لِأَغْلَبِ

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۴۱

سورہ فرقہ ۱۸۴

سورہ مائدہ ۳۱

یا رسول اللہ! خدا اک الہی و امی صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی نبوت کب واجب و لازم کی گئی ہو؟

جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح نور جسم کے درمیان تھے۔

اس روایت کو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ ملا کر ہم آپ کی نبوت کا خارج میں وجوب یا ثبوت اور ظہور مراد لیتے ہیں کیونکہ کتابت کا لفظ اس بات کیلئے استعمال ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ۖ

تم پر روزے فرض کئے گئے۔

كُتِبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّهُ أَنَا وَرُسُلِي ۖ

میں نے لازم کر دیا کہ میں اور

میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

اس حدیث پاک کو پڑھ کر ایک مرتبہ صفحہ 30 پر درج محبوب سبحانی قطب ربانی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی پڑھئے:

قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا۔

اس حدیث کا صرف اور صرف عالم ارواح میں حضور۔ خدا الہی و امی صلی اللہ علیہ

والہ وسلم۔ کی نبوت کا ثبوت وجوب اور خارج میں ظہور مراد ہوگا اور نہیں۔

سیدنا آدم - علیہ الصلاۃ والسلام - جب روح و جسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے نبی - ذراہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی اور اس کا خارج میں ظہور بھی ہو چکا تھا

فِي رِأْيَةِ لَا تُصِفُ وَغَيْرِهِ عَرَفَتْهُ الْفَجْرُ فَقَالَتْ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى كُتِبَتْ نَبِيًّا؟ قَالَ:

وَفِي رِأْيَةِ: مَتَى كُتِبَتْ نَبِيًّا؟

وَفِي رِأْيَةِ: مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النُّبُوءَةُ؟ قَالَ:

وَأَمَّ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

وَمَعْنَى: وَجِبَتْ النُّبُوءَةُ وَكُنْتُ نَبِيًّا "نَبُوءَتِ النُّبُوءَةُ وَظَهَرَتْهَا فِي

الْخَارِجِ لَا تَقْصِيرُ، نَحْوُ:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْكِتَابُ... كُتِبَ اللَّهُ لَأَعْلِيَّ أَنَا وَرُسُلِي

### ترجمة الحديث:

حضرت میسرہ فخر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟

اور ایک روایت میں: آپ کیلئے کب نبوت کو واجب و لازم کیا گیا؟

اور ایک روایت میں ہے: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے ارشاد

فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

آپ کی نبوت کا خارج میں و جوب یا ثبوت اور ظہور مراد لیتے ہیں کیونکہ کتاب کا

لفظ اس بات کیلئے استعمال ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد و کرامی ہے:

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصَّوْمُ.. تم پر روزے فرض کئے گئے۔

مَنْ تَبِعَ اللَّهَ لَآتِيَهُ الْغَنَاءُ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ

میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

نفاکس اللہ درمیا خاں رسدیا لبشر معنی ہے، اے

صحیح سنن الترمذی (رقم الحدیث: ۳۴۰۴) جلد ۲ صفحہ ۸۸

۴۵۵۵

مسئله نام اول (رقم نامه) (۲۰۵۹۲) جلد ۳ صفحه ۲۰

قال شيخنا العلامة الفاضلة: «الرجل الذي لا يملك نفسه في الدنيا، لا يملك نفسه في الآخرة».

المواهب اللدنية      جلد ۱      صفحہ ۴۴

سورۃ البقرہ

97. [www.kkz.com](http://www.kkz.com)

اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں وہ عوالم انوار و ارواح ہوں یا عوالم ظلمات و اشباح ہوں، سے پہلے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو ان کی نبوت و رسالت، انکی سیادت، انکی جاالتِ شان اور ان کے قربِ الہی کی شانِ سمیت پیدا فرمایا یہ اس وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا نہ ان سے دو ان کو اور نہ ان سے فوق کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی ہمارے نبی - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے بڑھ کر عارف محبوب اور قربِ الہی کی نعمت سے سرفراز نہ تھا

اَعْلَمْنَا اَنْ سَيَمُوتَا مُعْتَمِدَا عَلٰى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الرَّبُّ  
جَلُّ جَلَالُهُ ، وَعَزَّ جَبَالُهُ اَنْ يَكْفُرَا لَهُ الْعَرَبِيُّونَ فَتَحَ مِنْهُ عُيُونَ جَمِيعِ  
الْمَلَائِكَةِ فَظَهَرَ مِنْهُ اَخْلَصُ مَعْنَى لِقَةِ اِلٰهِ كُلِّهَا ، فَتَنَظَّرَ الرَّبُّ جَلُّ

جَلَالُهُ ، وَغُرِّ جَمَالُهُ إِلَى نَفْسِهِ بِهِ فِي جَمِيعِ عَوَالِمِ الْأَنْوَارِ وَالْأَرْوَاحِ ،  
وَفِي جَمِيعِ عَوَالِمِ الظُّلُمَاتِ وَالْأَشْيَاحِ ، فَطَهَّرَتْ نَفْسُ سَيِّدِنَا مُتَّصِلَةً  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُيُوتِهِ وَرِسَالَتِهِ وَسَيِّدَاتِهِ وَعَظِيمِ قُدْرَتِهِ وَجَلَالَةِ  
قُدْرَتِهِ مِنْ رَبِّهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ وَمَنْ تَوَلَّاهُ وَمَنْ قُوْلُهُ مِنْ جَمِيعِ  
الْأَكْوَافِ ، لِأَنَّهُ لَا أَعْرِفُ وَلَا أَحِبُّ وَلَا أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَّا حَضْرَةَ الْكَبِيرِ  
الْعَظِيمِ الرَّحْمَنِ .

جان لیجئے کہ ہمارے آقا و ولی سیدنا محمد مصطفیٰ - فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
و سلم - جب رب جل جلالہ و عز جلالہ نے ارادہ فرمایا کہ اس کامریوب ہو تو اس نے آپ  
سے تمام موجودات کے چشمے کھول دیئے تو اس سے ایک اصل ظاہر ہوئی جو تمام جہانوں  
کیلئے مددگار بنے تو رب تعالیٰ جل جلالہ و عز جلالہ نے اس کے ذریعے اپنی ذات کی طرف  
دیکھا تمام عالم انوار و ارواح میں اور تمام عالم ظلمات و اشباح میں دیکھا تو سیدنا محمد مصطفیٰ  
- فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - کی ذات اقدس اپنی نبوت و رسالت ، اپنی سیادت ،  
اپنے عظیم مرتبہ اور اپنے رب تعالیٰ سے قرب کی جلالت شان سے ظاہر ہوئی اس سے پہلے  
کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام ، ان کے کم اور ان کے فوق کو پیدا فرماتا تمام عالمین میں کیونکہ  
حضور - فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی اللہ تعالیٰ کا  
عرفان حاصل کرنے والا ، اس سے محبت کرنے والا اور کبیر و عظیم درجہ ان جل جلالہ کے قرب  
کی دولت سے سرفراز نہ تھا۔

فقیہ عصر یا دگا را سلاف سیدی و ابی

حضور قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ

حضور فقیہ عصر زید مجدہ کے وہی عقائد ہیں جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام  
اہلسنت پر یلوی قدس سرہ اور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت  
مواہناس دار احمد قدس سرہ کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء  
- فداءہ الی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ  
سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طَنَحْنَفَهُ وَنُكَلِّهِ وَنُعَلِّمُهُ عَلٰی  
مِثْلِهِ الْكَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ



اما بعد :-

سید العالمین نبی الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کے متعلق فقیر کا وہی عقیدہ و نظریہ ہے جو کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اعلیٰ سنت پر یلوی قدس سرہ اور سیدی ہندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سرور احمد قدس سرہ کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت بھی بافضل نبی تھے جبکہ سید آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی جیسے کہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَصْرُ بَيْنِي وَالْوُجُ وَالْبَطْنُ مَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - .

لہذا میرے احباب و میری لولا دہیں سے جس کا عقیدہ اس کے خلاف ہوگا میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا، نہ وہ مجھ سے ملے، نہ میرے پاس آئے۔  
فقط واللہ تعالیٰ المتوفی للصواب۔

والسلام

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

اس تحریر کا عکس اگلے صفحہ پر ملا حظہ ہو



سیدنا محمد شہ عظیم پاکستان ہمارے بزرگوں کے آقائے  
نعمت - رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ - کا عقیدہ مبارکہ  
حضور سیدنا نبی کریم - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی تھے بلکہ آپ پیدائشی نبی تھے بلکہ  
آپ عالم ارواح میں بھی نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے

أَلَا ظَهَرَ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - كَانَ نَبِيًّا بَغَتْ الْوَلَاةُ  
وَقَبْلَ الْوَلَاةِ مِنْ عَالَمِ الْأَرْوَاحِ ، وَلَعَلَّ ظَهَرَ نَبِيُّنَا وَرَسُولُنَا بَعْدَ  
النَّاسِ يَفْعَلُ الْأَرْوَاحَ .

اظہر بات یہ ہے کہ حضور - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ولادتِ طیبہ کے

بعد سے ہی نبی تھے بلکہ حضور - قداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ولادت باسعادت سے پہلے عالم ارواح میں بھی نبی تھے لیکن آپ کی نبوت ہر سال اس جہاں کے لوگوں کیلئے آپ کی ظاہری عمر پاک کے چالیس سال بعد باؤن اللہ تعالیٰ ظاہر ہوتی۔

- ☆ -

حضور محمد ﷺ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔



حکیم الامتہ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
 نبوت نہ زمانہ سے مقید ہے، نہ جگہ کے ساتھ اور نہ ہی کسی قوم  
 کے ساتھ بلکہ آپ ساری مخلوق کے رسول ہیں

یعنی پھر اے پیغمبرو! تمہارے زمانہ میں وہ رسول مطلق حبیب مختار جناب احمد مجتبیٰ  
 محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئیں جن کی نبوت نہ زمانہ  
 سے مقید ہے نہ جگہ سے نہ کسی قوم سے بلکہ ساری خلقت کے رسول ہیں۔

حکیم ازمۃ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - کے نبی ہیں اور تمام رسولان  
عظام - علیہم السلام - آپ کے امتی ہیں

یہی آہستہ کریمہ جس سے معلوم ہوا کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
نبیوں کے بھی نبی ہیں اور سارے پیغمبر آپ کے امتی۔

حکیم ازمہ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سیدنا آدم علیہ السلام جب روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت ہمارے  
نبی - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقتاً نبی تھے نہ کہ صرف علم الہی میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَضَعَ اللَّهُ عَنَّهُ - قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ !  
مَتَى وَجِئْتَ لَكِ النَّبِيُّۃُ ؟ قَالَ :

وَأَنَا مَبْنِي الرُّوحَ وَالْجَسَدَ - رواہ ترمذی -

یعنی جب کہ حضرت آدم کے جسم میں روح پھونکی گئی تھی اس وقت ہم نبی تھے۔  
اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ہم علم الہی میں نبی تھے کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ہم نبی ہوں  
گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام انبیاء کرام کی نبوت کو جانتا تھا پھر اس میں حضور - فداہ ابی و امی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی خصوصیت کیا۔

مرآۃ شریعہ ص ۲۷۹ جلد ۸ صفحہ ۲۷۹



حکیم الامت سیدنا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
ولادت سے قبل عالم ارواح میں ہی تھے

حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو جس علم غیب تو ولادت سے پہلے ہی  
عطا ہو چکا تھا کیونکہ آپ ولادت سے قبل عالم ارواح میں ہی تھے مَکْنُتٌ نَبِیًّا وَاَقْدَمُ بَیِّنَ  
الصَّادِقِ وَالْحَقِّ اور نبی کہتے ہی اس کو ہیں جو غیب کی خبر رکھے۔

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
سیدنا آدم علیہ السلام جب آب و گل میں تھے حضور سیدنا نبی کریم  
- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی نہ تھے

اور حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت ہی میں جبکہ آدم علیہ  
السلام آب و گل میں ہیں خود فرماتے ہیں:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

اس وقت حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہی میں بشر نہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عالم ارواح میں  
وصف نبوت سے متصف تھے یا در ہے جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی  
انسان ہو روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں ہے یا انسانیت کیلئے اولاد آدم ہونا  
ضروری نہیں سیدہ حواء انسان ہیں اولاد آدم نہیں اسی طرح وہ مخلوق جو جنت  
بھرنے کیلئے پیدا کی جائے گی وہ انسان تو ہوگی لیکن اولاد آدم نہیں

یہاں مرقات نے فرمایا کہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے چنانچہ ابن سعد  
نے اور ابو نعیم نے علیہ میں طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں  
روایت کی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَاَآتَمُّ بَنِي الرَّؤُوحِ وَالْجَسَدِ

امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے اور ابو نعیم نے دلائل میں

سیدنا ابو حریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی:

كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَأَخْرَجَهُمُ فِي الْبَغْيِ

ہم پیدا کُنش میں تمام نبیوں سے پہلے ہیں، بعثت میں سب کے بعد۔ دانہ سب سے پہلے زمین میں جاتا ہے اور آخر میں وہی دانہ نمودار ہوتا ہے۔

ہم نے عرض کیا ہے:

باغ رسالت کی ہیں جزا اور ہیں بہارِ خری

مبدا جو اس گلشن کے تھے وہ پختی یہی تو ہیں

خیال رہے کہ جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہوں اور انسانی سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوتا ہے۔ روحانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں لہذا اس فرمانِ عالی پر یہ اعتراض نہیں کہ نبی انسان ہونے چاہئیں اس وقت حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ صفتِ انسانیت سے موصوف نہ تھے یا یوں کہو کہ انسانیت کیلئے اولادِ آدم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

حضرت بنا فی حوا انسان ہیں مگر اولادِ آدم نہیں ہوں ہی جو مخلوقِ جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جاوے گی وہ انسان ہوگی مگر اولادِ آدم نہ ہوگی لہذا اس وقت بھی حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انسانیت کی صفت سے موصوف تھے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے مدرسہ  
سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم پا کر دنیا میں تشریف لاتے رہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَقَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ : يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَكِنْتُ عِلْمَكَ أَنْتَ نَبِيٌّ خَدُو اسْتَيْقَنْتَ ؟ فَقَالَ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي مَلَكٌ ، وَأَنَا بِيْفِرْ بِطَلَاءِ مَكَّةَ ، فَوَقَعَ  
أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ ، يَمُكَاوُ الْأَرْضَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، فَقَالَ  
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهْلُهُ هَـ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ زَنَهُ يَوْجَلُ ، فَزَنَتْ بِهِ  
فَزَنَتْ ، ثُمَّ قَالَ : فَزَنَهُ بِغَشْوَةٍ ، فَزَنَتْ بِهِمْ فَرَجَحَتْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : زَنَهُ  
بِمَوْنَةٍ فَزَنَتْ بِهِمْ فَرَجَحَتْهُمْ ، ثُمَّ قَبِلَ بِالْأَفْرِ فَزَنَتْ بِهِمْ  
فَرَجَحَتْهُمْ مَكَانِي أَنْظِرْ إِلَيْهِمْ يَنْتَظِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خُفَةِ الْمِيَرَانِ ، قَالَ

فَقَالَ أَذُكُ هَذَا لِبَاخِرِهِ: لَوْ وَزَعْنَهُ بِأُفْعِهِ لَزِدَّهَا .

روایت ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتیٰ کہ آپ نے یقین کر لیا تو فرمایا:

اے ابو ذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کے بعض پتھر تلے علاقہ میں تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آگیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا تو میں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا:

کیا یہ ہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا کہ انہیں ایک آدمی سے تو لو میں اس سے تو لا گیا تو میں نے فری ہوا پھر اس نے کہا: انہیں دس سے تو لو تو میں ان سے تو لا گیا تو میں ان پر و فری ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں سو سے تو لو تو میں ان سے تو لا گیا تو میں ان پر بھاری ہوا پھر وہ پولا انہیں ہزار سے تو لو تو میں ان سے تو لا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ پکا ہونے کی پہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تو لو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔

- ختم -

مستند اداری رقم لکھتے (۱۳) جلد ۱۶  
 اے و امجد بن عبد الجبار، آل بن جریر، کتب دار السیرۃ صحیح

شرح حدیث:

یعنی حضور - فدائے نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آپ نے دنیا میں آ کر اپنی نبوت یہاں کے کس سبب سے پہچانی لہذا یہ سوال ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں ہے کہ ہم اس وقت نبی تھے جب آدم علیہ السلام آپ وگل میں تھے یا یحییٰ شریف میں ہم کو شجر و حجر سلام کرتے تھے۔ آپ کی نبوت کا اعلان آپ کی ولادت پاک سے پہلے ہو چکا تھا۔ دنیا بھر نے آپ کو نبی جان لیا تھا پڑھو وہ معجزات جو حمل شریف اور ولادت پاک کے وقت تمام دنیا میں ظاہر ہوئے۔ رب فرماتا ہے:

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ

انسان اپنے بیٹے کو اس کی ولادت سے پہلے ہی جانتا ہے۔

یعنی کیا یہ وہی نبی ہیں جن کا اعلان فرشتوں میں کیا جا چکا ہے جن پر ایمان لانے کا عہد و پیمان نبیوں سے ہمارے سامنے لیا جا چکا ہے جن کی دعائیں جناب خلیل نے مانگی جن کی بشارتیں جناب مسیح نے دی ہیں، جن کے مدرسہ میں سارے نبی تعلیم پا کر دنیا میں آتے رہے جو آگے چل کر سارے جہان کا سہارا مومنوں کی آنکھوں کا تارا ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
روح پاک کو عالم ارواح میں وصفِ نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا

اور عالم ارواح ہی میں اس روح سراپا نور کو وصفِ نبوت سے سرفراز فرمایا چنانچہ  
ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے پوچھا  
کہ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ نے فرمایا:

**وَأَمَّا بَنُو الرَّؤُفِ وَالْجَسَدِ**

یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم - علیہ السلام - کی روح نے جسم سے تعلق نہ  
کھڑا تھا۔

- ۶۶ -

برہنہ رسول ربی صلی اللہ علیہ وسلم



صدر الشریعت سیدنا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔  
کو ملا تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم۔ کے امتی ہیں اس لئے آپ نبی الانبیاء ہیں

سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کو ملا، حضور  
۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور۔ فداہ ابی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے امتی ہیں۔ سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور۔ فداہ ابی و امی  
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی نیابت میں کام کیا۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
ازل سے ابد تک، ارض و سما میں، اولیٰ و آخرت میں، دنیا و دین میں  
روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت کسی کو ملی یا ملتی ہے  
یا ملے گی وہ سب حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم - کی بارگاہ جہاں پناہ سے نئی، بنتی ہے اور ہمیشہ بنتی رہے گی

قَالَ غَرْ مَبْعُوثٌ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

اے محبوب! ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء و ملائکہ سب داخل تو لا ٰ حرم حضور پر نور سید  
المرسلین - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب

حق الیقین از سیدنا اعلیٰ حضرت امام اجل مذت - صفحہ ۱۸

ہوئے اور وہ سب حضور - خدا و انبی و اہل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مندہ فیضاب، اس لئے اولیائے کاملین و علمائے کاملین تصریح فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض و سما میں، کوئی و آخرت میں، دنیا و دین میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا کمزوری جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی، سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ سے نئی اور نئی ہے اور ہمیشہ بے کمی۔

كَمَا بَيَّنَّا لِلَّهِ تَعَالَى فِي رِسَالَتِنَا سُلْطَنَةَ الْمُصْطَفَى فِي  
مُلْكِهِ وَتَكْلِفَ الْوُجُوهِ

نبوت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اعظم نعمت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
اول الشہیدین بھی ہیں اور آخر الشہیدین بھی ہیں

فتح باب نبوت پہ بے حد درود  
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
سیدنا آدم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضور سیدنا نبی کریم - فدا  
ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یوں یاد کرتے اے ظاہر میں  
میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ

اسی لئے جب ابوالہرآدم تمہیں یاد کرتے یوں کہتے:  
یا ابندی صُوْرَةٌ اَبی مَغْنٰی.  
اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت و رسالت  
کا زمانہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے اور  
**كُنْتُ نَبِيًّا وَاَمُّهُ هِيَ الرُّوحُ وَالْجَسَدُ حَقٌّ** معنی میں ہے

امام علامہ تقی الملک و الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس  
آیت کی تفسیر میں ایک نکتہ رسالہ **التَّخْطِیْمُ وَ الْعِنَةُ وَ لِقَائُهُمْ بِهِ وَ لِقَائُهُمْ**  
اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم - سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور - خدا و الہی  
و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے امتی - حضور - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت  
و رسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ و السلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام  
شامل ہے اور حضور - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد:

**كُنْتُ نَبِيًّا وَاَمُّهُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ حَقٌّ** معنی حقیقی ہے۔

حق الیقین اس سے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت - صفحہ ۱۵۱

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کی رسالت تمام اولین و آخرین کو حاوی ہے

حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص  
نہیں بلکہ اولین و آخرین سب کو حاوی۔

حقائق انہیں از سیدنا اعلیٰ حضرت عالمِ اعلیٰ سے ملے۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے نبوت  
ثابت ہو چکی تھی بلکہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے حضرت محمد مصطفیٰ - فداہ  
ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اسکے رسول ہیں

ترمذی جامع میں فائدہ حسین واللفظ لہ اور حاکم و بیہقی و ابوی نعیم ابوی نعیم رحمہ رضی اللہ عنہ  
سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابوی نعیم مسند ابی نعیم رحمہ رضی اللہ عنہ  
سے اور بزار و طبرانی و ابوی نعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوی نعیم بطریق عن ابی نعیم امیر  
المؤمنین عمر الفاروق العظیم رضی اللہ عنہ اور ابن سعد ابن ابی الحداد و عارف بن عبد اللہ بن  
الغیر و عامر رضی اللہ عنہم سے ہا سانیہ متباہیہ و الفاظ متقاربہ راوی حضور پر نور سید المرسلین



- نداء الہی و اہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے عرض کی گئی:

مَقْدُو وَجِبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ؟ حُشُور - نداء الہی و اہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے

نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

وَأَنتُمْ بَنُو الرَّؤُوحِ وَالْجَنِّ جَمِيعًا دَمٌ وَرَمِيَانٌ رُوحٌ وَأَوْجُودٌ جَسَدٌ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

جبلِ الجبلِ امامِ عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیثِ میسرہ کی نسبت فرمایا سندہ

قوی..... الخ

آدمِ سرورِ تن بہ آبِ گل داشت کو نکم بہ ملک جان و دل برداشت

اس لئے اکابرِ علماءِ تصوف فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد - فدک الہی و اہی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس کے رسول ہیں۔ لہ

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی دہمی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر  
بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ مبارک کشادہ کر دیا اور آپ کے ذکر کو  
بلند کر دیا اور آپ کو باب رسالت کا قاضی اور دو ربوت کا خاتم بنایا

ابن جریر، ابن مردودہ، ابن ابی حاتم، بزار، ابویعلیٰ، بیہقی، الطریق ابو العالیہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام  
نے اپنے رب کی حمد و ثناء کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے سب کے بعد حضور پر نور  
خاتم الصالحین - فداہ ابی دہمی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے فرمایا:

كُلُّهُمْ أَهْلِي عَلَى رَأْسِي وَأَنَا مَوْثِقٌ عَلَى رَأْسِي ، أَلَا خَيْرٌ لَّهِ الْعَبْدِ

أَوْحَلْبِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَأَنزَلَ عَلَي  
الْعُرْقَارِ مِيزَانَ مِيزَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ أُمِّي خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِّلنَّاسِ  
وَجَعَلَ أُمِّي أُمَّةً وَسَطًا وَجَعَلَ أُمِّي هُمْ أَلَاءُ لَهُمْ وَالْآخِرُونَ وَسَخَّرَ  
لِي صَفْرِي وَوَضَعَ عَنِّي وَزْرِي وَرَفَعَ لِي صَكْرِي وَجَعَلَ لِي فَاتِحًا  
وَعَاطِبًا .

تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں، حمد اس  
خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور کافہ اس کا رسول بنا یا خوشخبری دینا  
اور ڈر سنا تا اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب  
اعتوں سے بہتر اور امت عادل اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی اور میرے لئے میرا  
سیدہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بھرتا رالیا اور میرے لئے میرا ذکر باندھ فرمایا اور مجھے فاتح باب  
رسالت و خاتم دور نبوت کیا۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور  
 سیدنا علامہ شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - فدا و ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - خاتم النبیین ہیں  
**تَايِبُ الْغَرِّ الْمُحْضَلِيَّةِ** ہیں، تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں آپ  
 اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان  
 تھے، آپ مومنوں پر رؤوف ہیں اور گناہگاروں کیلئے شفیق - شفاعت کرنے  
 والے - ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا ہے

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ مبدا میں ناقل حضور سید المرسلین - فدا و  
 ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے حضرت جناب مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ  
 و جہہ الکریم سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّا مُخَفِّضُ أَرْسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَقَاتِلِ النَّبِيِّينَ  
وَقَاتِلِ الْغُرِّ الْمُخَذَّلِينَ وَسَيُفَعِّدُ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الْهَيْدَى تَبَا  
وَأَكْمُرُ بَيْنَ الْعَالَمِ وَالْطَّبِيعِ زُؤُوفُ بِالْمُؤْمِنِينَ شَفِيعَ الْمُكَذِّبِينَ أَرْسَلَهُ اللَّهُ  
إِلَى كَافَّةِ الْفَلَقِ أَجْمَعِينَ .

اے ایوانحس! بے شک محمد - ندا و انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - رب العالمین کے  
رسول ہیں اور غمخیزوں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا تمام انبیاء  
مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب و گل میں تھے مسلمانوں پر نہایت مہربان  
گناہگاروں کے شفیع اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

سیدنا علیؑ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور

سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریمؐ - فداہ اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو  
تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت بخشی اور جبریل امین نے آپؐ کو **السَّلَامُ**  
**عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا**  
**ظَاهِرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِلُ** کے مبارک الفاظ سے سلام کیا

علامہ فاضل علی قاری شرح شفاء میں علامہ تلمسانی سے نقل ، ابن عباس رضی اللہ

عنہما نے روایت کی: حضور سید المرسلین فداہ اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے فرمایا:

جبریل نے آ کر مجھے یوں سلام کیا **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ ، السَّلَامُ**  
**عَلَيْكَ يَا آخِرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِلُ**

میں نے کہا کہ اے جبریل یہ تو خالق کی صفاتیں ہیں مخلوق کو کیوں کر مل سکتی ہیں، عرض کی: میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے۔ اپنے نام و صفت سے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے نام و صفت مشتق فرمائے ہیں، حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا اول نام رکھا کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سب سے موخر اور آخر اہم کی طرف خاتم الانبیاء میں اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساقی عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا نام لکھا اور مجھے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے ہزار سال حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل و علانے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو مبعوث کیا، خوشخبری دیتے اور ڈرستاتے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے جلاتے اور چہرے آغ تاہاں اور ظاہر اس لئے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا شرف و فضل سب آسمان و زمین پر آشکارا کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - پر درود بھیجی۔ اللہ تعالیٰ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - پر درود بھیجے، حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا رب محمود ہے اور حضور

۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ محمد نور حضور ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ کا  
 رب اہل و آخرہ ظاہر و باطن ہے اور حضور ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ بول و آخر  
 و ظاہر و باطن ہیں ۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ نے  
 ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ کُنِّیْ فِیْ اِسْمِیْ

وَصَفِّیْ ۔

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام  
 وحدت میں ۔

طَرَفًا نَقَلَ قَالَ رَوَى التَّلْمِیْضَانِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبَّاسٍ وَظَاهِرُهُ اَنَّہُ  
 خَرَّجَہُ بِسَنَدٍ اِلٰی اَبِیْ عَبَّاسٍ فَاَوْفَا لَیْ یَحْدُثُ عَلَیْہِ رَوٰی کَمَا فِی  
 الرَّقَابِیِّ وَاللّٰہُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ۔



سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سید العالمین ہیں  
رسول رب العالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے

ابن ابی شیبہ و ترمذی بہ اقادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح صحیح اور ابونعیم و ابن ابی موسیٰ  
اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ابو غالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے۔  
حضور پر نور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ہمراہ تشریف فرما تھے جب صومعہ راہب  
یعنی بھیرا کے پاس اترے، راہب صومعہ سے نکل کر ان کے پاس آیا اور اس سے پہلے جو یہ  
قافلہ جاتا تھا، راہب نہ آتا نہ اصلاً ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے سچ گزرتا ہوا  
پر نور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ تک پہنچا۔ حضور اقدس۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ  
علیہ و آلہ وسلم۔ کا دست مبارک تمام کریوا:

هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُ اللَّهُ رَحْمَةً

## لَبَّاعَالَمِينَ

یہ تمام جہان کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تمام عالم کیلئے رحمت بھیجے گا۔

سردارانِ قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو جدے میں نہ گرے اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو چہرہ نہیں کرتے اور میں انہیں ہر نبوت سے بچا ہوا ہوں، ان کے استخوانِ شانہ کے نیچے پیب کے مانند ہے پھر رامب واپس گیا اور قافلہ کیلئے کھانا لایا، حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تشریف نہ رکھتے تھے۔ آدمی طالب کو گیا تشریف لائے اہل سر پر سایہ گستر تھا، رامب بولا:

أُنْظِرُونَا عَلَيْهِ غَمَامَةٌ نُظِلُّهُ وہ دیکھو اب ان پر سایہ کئے ہے۔

قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف رکھی تو راہیڑ کا سایہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - پر جمک آیا، رامب نے کہا:

أُنْظِرُونَا إِلَى الشَّجَرَةِ نَالِ إِلَيْهِ

وہ دیکھو میرا سایہ ان کی طرف جمکنا ہے۔

شیخ محقق نے معات میں فرمایا:

امام ابن حجر عسقلانی اصحاب میں فرماتے ہیں:

رجالہ ثقات ہاں حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

جلی القیس از سیار علی حضرت امام اہل سنت ص ۹۵

امام اہلسنت سیدنا علیؑ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ سِوَتِ بَيْتِ نَبِيٍّ تَحَا  
 جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اپنے حقیقی معنی پر ہے  
 اور كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ شَرِيعَتِ كِزْدِيك  
 بھی اپنے حقیقی معنی پر ہے۔

امام اعلیٰ سنت سیدنا علیؑ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے محمد۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ  
علیہ و آلہ وسلم۔ اس کے رسول ہیں

ترمذی جامع میں قائمہ تحسین والفظظ لہ اور حاکم و بیہقی و ابو نعیم ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ  
سے نور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم مسند انجر رضی اللہ عنہ  
سے اور بزار طبرانی و ابو نعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو نعیم بطریق صناعی امیر  
المؤمنین عمر القاروق الاعظم رضی اللہ عنہ اور ابن سعد و ابن ابی الحداد و طبرانی و ابن عبد اللہ  
بن النخعی و عامر رضی اللہ عنہم سے باسانید قباہینہ و الفاظ متقارہ پر راوی حضور پر نور سید المرسلین  
- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے عرض کی گئی:

فَدَّاهُ ابْنُ وَامِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟

حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

### وَأَن تَمَّ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔ جیل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب  
الاصابت میں حدیث پیسرہ کی نسبت فرمایا:

سندہ قوی، اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد  
- ندادانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس کے رسول ہیں۔

تصریحات حضرت مفتی نذیر احمد سیالوی رنج و مہربان خواجہ

نکاحی رشتہ یا زابطی حضرت امام احمد رضا صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ و ۱۴۰

امام اہل بیت سیدنا تقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی  
سیدنا علی حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح پاک  
بھی وصفِ نبوت سے متصف تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور  
جسم کے درمیان تھے آپ اس وقت بھی خارج میں نبی تھے

شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں:

اس روایت سے معنی دو حدیث کے مل ہوئے ایک **بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ مَكَا فَةً**  
کہ میں کائناتِ اہل زمان و مکن بعدِ ہم میں مقرر جاتا تھا اب معلوم ہوا کہ تمام اولین و آخرین  
مراد ہیں دوسرے **بُعِثْتُ نَبِيًّا وَأَكْمَرُ بَنِي الْوُجْهِ وَالْبَشَرِ** اس نبوت کو صرف

مراد القلوب پر الخیر علیہ السلام

صفحہ ۹۳/۹۳۲

علم الہی میں سمجھتا تھا اب ثابت ہوا کہ خارج میں بھی ہے۔

منقول:

یہاں سے معلوم ہوا کہ روح از وجود باوجود بھی متصف بر سالت تھی اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے۔

سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس وقت بھی  
تغیر تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح نہ پھونکی گئی تھی

ایک بار رسولی علی سے فرمایا:

اے ابو الحسن! بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور  
سر دار تمام انبیاء و مرسلین کا ہے۔ میں بغیر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے۔



## سیدنا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ والد گرامی امام اعلیٰ سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الاول اور الاخر کا پرتو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ  
ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - پر پڑا تو آپ کی نبوت و رسالت بھی محیط  
ہے آپ ہی اول النبیین ہیں اور آپ ہی آخر النبیین اور خاتم النبیین ہیں  
علاوہ بریں جس طرح پہلا اسم یعنی اول ایک اسم الہی کی مظہریت پر دلالت کرتا  
ہے اس اسم یعنی آخر سے دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجتماع  
سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتے ہیں کہ جس طرح پروردگار سب شیء کو محیط ہے کہ اول بھی  
وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے۔ اسی طرح پہ سب اس کے کہ ایک پرتو اس احاطہ کا اس جناب  
پر بھی وہ جناب بھی نبوت و رسالت کو محیط ہے کہ اول النبیین بھی وہی ہیں اور آخر النبیین اور  
خاتم النبیین بھی وہی ہیں۔

سرور القلوب و کریم عالم صلی اللہ علیہ وسلم سنہ ۱۲۵۱

شیخ المحققین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عالم ارواح  
میں بالفعل نبی تھے نہ کہ صرف علم الہی میں

پس وہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل بود و در آن عالم بالفعل در خارج نہ و در علم الہی فقط -  
مزید فرمایا:

انبیاء دیگر در علم الہی بود و نہ در خارج -

پس حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس عالم - عالم ارواح - میں بھی  
بالفعل نبی مرسل تھے یہ نہیں کہ صرف علم الہی میں تھے۔

یور دیگر انبیاء کرام - اس عالم، عالم ارواح میں - علم الہی میں نبی تھے نہ کہ خارج میں -

دارت محبوبہ جلد ۱۰ نمبر ۱۰

دارت محبوبہ جلد ۱۰ نمبر ۸

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - پیدائشی نبی ہیں آپ کی  
ولادت کے وقت اور ایام رضاعت میں عجائب کا ظہور ہوا

و ما ع ہوا آتف صار بحیث و صفات و عے صلی اللہ علیہ وسلم و آنچہ نقل کردہ شدہ  
است در اخبار مشہورہ از ظہور عجائب در وقت ولادت شریف و ایام حضانت و بعد از وے  
تا زمان بعثت و ظہور۔

آپ کی ولادت شریف کے وقت ہوائف غیبیہ نے پکار پکار کر آپ کی نبوت اور  
آپ کے اوصاف جمیلہ کو شہر کیا، اخبار مشہورہ - (حادثہ مشہورہ - میں وہ عجائبات مذکور  
میں جو آپ کی ولادت کے وقت اور رضاعت کے ایام اور بعثت تک ظہور پزیر ہوئے۔

دارالحدیث، لاہور، پاکستان، کتب خانہ لاہور، جلد ۱، صفحہ ۱۷۷

سیدنا عبدالحق محدث دہلوی شیخ المحققین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

آنکہ تدلی نجوم و تاسیخ کو اکب و شحہب واقع شدہ بدن استدلال علیل متواس  
کرو زیرا کہ زمان نبوت و ولادت زمان ظہور خوارق عادات است پس تواعد کہ سقوط نجوم  
در نہار باشد۔ واللہ اعلم

نجوم کا بیچے آنا اور کواکب کا گرنا اور شحہب کا مارا جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ  
آپ۔ خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی ولادت غیبہ رات کو ہوئی ہے اس لئے کہ یہ  
نبوت و ولادت کا زمانہ ہے جس میں خوارق عادات کا ظہور ہوا ہے پس ممکن ہے ستاروں  
کے گرنے کا واقعہ وان میں ہو۔

واللہ اعلم۔

عارف مجاہد جلد ۱ نمبر ۱

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں کہا گیا کہ آپ کے پیٹ میں  
افضل النکاح اور یحییٰ میر خدا۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ہے

و خواب دیدن آمنہ پیش از ولادت بود کہ در خواب آمد و گفت کہ مے دانی تو کہ  
حامل شدہ بہ بہترین امت و یحییٰ میر خدا۔

آپ کی ولادت طیبہ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے پہلے حضرت آمنہ  
رضی اللہ عنہا۔ نے خواب دیکھا کہ آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو علم ہے کہ آپ  
حامل ہو گئی ہیں اور یہ حمل افضل النکاح اور یحییٰ میر خدا کا ہے۔

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم فدا ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب  
سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم  
السلام کی ارواح مبارکہ آپ کی روح مقدسہ کے انوار سے مستفیض ہو رہی تھیں

حضور اکرم - فداہ اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی سب سے اعلیٰ و اکمل فضیلت یہ ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ نے آپ کی روح پر نور کو ساری مخلوق کی ارواح سے پہلے پیدا فرما کر تمام ملکوت کی روحوں کو آپ کی روح سے تخلیق فرمایا اور آپ اس وقت بھی جی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام بنو ذر و جسد کے درمیان تھے جیسا کہ ترمذی نے حضرت ابو بکر علیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور عالم ارواح میں بھی انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو آپ کی روح پر انوار نے مستفیض فرمایا۔

مدارن جمعہ کا حصہ اول سنہ ۱۳۳۱ھ میں چھپایا گیا

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اگر یہ کہا جائے کہ حضورِ فداہِ نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمِ ارواح میں  
صرف علمِ الہی میں نبی تھے تو اس کا کیا فائدہ تمام انبیاءِ کرام علمِ الہی میں تھے

وَقَدْ بَيَّنَّاهُ بِالْبَيِّنَاتِ أَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَصْلُهُ  
بَيْنَ الْمَاءِ وَالْخَلْقِ لَمْ يَكُنْ فِي التَّنْصِيرِ عَلَى قَلْبِ مَنْهُ نَبِيًّا الْخَصِيصِ  
فَأَيُّدُهُ إِذَا هُمْ مُسْتَهْوًى فِي ذَلِكَ فَتَقَرُّهُ نَفْسُهُ عَلَى مَا كَانَ زَنَا  
اس حدیث کو آپ کے نبی بالظن ہونے پر محمول کرنے کا سبب یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے  
کہ آنحضرتؐ خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام  
پانی اور کچر کے درمیان تھے تو آپ کے اس وقت میں نبی ہونے کی تخصیص اور تصریح کا کوئی عظیم  
فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ سبھی انبیاء علیہم السلام علمِ الہی میں نبی ہونے کے اعتبار سے آپ کے ساتھ  
مساوی ہو رہے تھے لہذا اس حدیث کی یہی تشریح اور تفسیر متعین ہو گئی جو ہم نے ذکر کی ہے۔

سیدنا الیاس نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایام حج میں اپنی پشت سے  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ البی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے لَبَّيْكَ  
 اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کی آواز سنا کرتے تھے

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں نقل فرمایا:  
 آورده اند کہ وے از سلب خود آواز تلبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم می شنید - صلی اللہ علیہ  
 وسلم - حج

سیدنا الیاس علیہ السلام موسم حج میں اپنی پشت سے رسول اللہ - فداہ البی و امی صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے تلبیہ کی آواز سنا کرتے تھے جو تلبیہ آپ - فداہ البی و امی صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم - حج کے موقع پر کہا کرتے تھے۔



شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا میں اعلان نبوت  
 سے پہلے کسی گزشتہ نبی علیہ السلام کی شریعت کی پیروی نہ کرتے تھے بلکہ اللہ  
 تعالیٰ کی طرف سے رشد و ہدایت کا نور آپ کے دل انور پر نازل ہوتا تھا  
 و ظاہر آست کہ از جانب حق نور رشد و ہدایت در دل می تافتہ بود کہ بد اں مقرب  
 و مرضی در گاہ بعمل سے آید بے اتباع شریعتے۔

ظاہر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد و ہدایت کا ایک نور آپ کے قلب الطہر  
 میں تاباں تھا جس کی بدولت آپ خدا و ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی عبادت کرتے  
 تھے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ احدیت میں قریب کرنے والی اور پسندیدہ تھی آپ کسی بھی شریعت  
 کے پیروکار نہ تھے۔

برکت مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی الحسنہ سیدنا  
شاہ عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے تمام عطا کیں بشمول نبوت کے حضور - فداہ ابی و امی  
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو جو بخضریٰ سے پہلے ہی عطا فرمادی تھیں

و ذکر باننا انکیز بافظنا فی ہذا مستقبل کہ گوید نَفِیْذِ اِلَہِیَّتِ و اَرُو  
بر آنکہ این عطا حاصل شدہ است پیش از وجود نوری وی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چنانکہ گفت  
کُنْ نَبِیًّا وَاَصْمُ نَبِیُّ الرَّوْحِ وَاَمَّا اَلْکَیْفِیَّیَّہُ بِمَا سَأَلْتُمَا اسباب  
سعادۃ ترا برائے تو پیش از دخول تو در دائرہ وجود پس چگونہ عمل میگذاردیم ترا بعد از وجود تو و  
اشتغال تو بعبادت و نماز و ہم ترا این فضل عظیم از بہت حاجت و مبادت تو لکہ بخر و فضل و احسان  
از غیر موجب و بی سبب کہ حاصل معنی اختیار است -

عازم محبت قاری جلد اول صفحہ ۷

اور یہ کہ انا اعطیناک۔ بے شک ہم نے آپ کو عطا فرمایا۔ کو لفظ ماضی سے ذکر فرمایا اور لفظ مستقبل یعنی تنویدیک۔ معتریب آپ کو عطا فرمائیں گے۔ نہ فرمایا تا کہ اس پر دلالت کرے کہ یہ تمام عطائیں قبل از وجود عسری آپ کو حاصل ہو چکی ہیں جیسا کہ فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَاَمْرٌ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم روح و جسم کے درمیان تھے۔

گویا کہ حق تعالیٰ کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کیلئے تمام اسباب سعادت، آپ کے دائرہ وجود میں داخل ہونے سے پہلے ہم نے عطا فرمادیئے ہیں تو اب آپ کو بعد از وجود کیسے بے عطا چھوڑیں گے رہا آپ کا عبادت میں مشغول رہنا تو یہ فضل عظیم آپ کی حاجت و عبادت کے سلسلے میں نہیں دیا گیا ہے بلکہ بغیر وجوب اور بے سبب، محض فضل و احسان ہے یہی اجتہاد۔ برگزیدگی۔ کے معنی کا حاصل ہے۔

محدث کبیر سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے  
کلمات ظاہر و باہر تھے، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدس آپ  
سے فیض لیتی تھیں اس وقت حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خارج  
میں نبی تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام کی نبوت علم الہی میں تھی خارج میں نہ تھی

اگر گوچد کہ ہمہ انبیاء را بلکہ ہمہ مردم را ہر چہ داوند پیش از وجود حضرت ایشان داود  
اندر نصیب کردہ اند پس فضل باں شود کہ ایشانرا بیشتر داوند از دیگران نہ بیشتر؟ جوابش آنکہ  
میگویند کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و کلمات وی صلی اللہ علیہ وسلم در عالم ارواح  
ظاہر کردہ بود و ارواح انبیاء از ان استفادہ نمودہ چنانکہ فرمودہ کہت نبیا المرسلین و نبوت  
انبیاء دیگر در علم الہی بود و در خارج ۔۔۔

۱۔ خارج، عبودتاری جلد ۱ صفحہ ۷

سوال:

اگر کہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ تمام انسانوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے ان کے وجودِ خدائی سے پہلے ہی عطا کر دیا ہے۔ عطا کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ اور مقدر کر دیا ہے پس حضور سیدنا محمد کریم - خدا والی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی فضیلت اس میں تو ہو گئی کہ انہیں دوسروں سے زیادہ عطا کریں، اس میں فضیلت نہیں ہو سکتی کہ پہلے عطا کریں۔ کیونکہ قضا اور تقدیر کے وجودِ خدائی سے پہلے ہونے میں سب برابر ہیں اس میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ علمائے اعلام اور اکابرین ملت فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا محمد کریم - خدا والی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت اور آپ کے دوسرے کمالات عالم ارواح میں ظاہر کر دیئے گئے تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ آپ سے فیض حاصل کرتی تھیں جیسا کہ حضور سیدنا محمد کریم - خدا والی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا هَاتِهِ بَيِّنَةُ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت علم الہی میں تھی خارج میں نہ تھی۔ ۲

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو  
 سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبوت حاصل تھی اور وہ  
 نبوت باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے

اور وہ نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے  
 آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام کو حاصل تھی اور اس مرتبہ کی نسبت خبر دہی ہے اور فرمایا ہے کہ  
**كُنْتُ نَبِيًّا وَأَنَا مَوْلَى نَبِيِّ الْقَائِمِ وَالْحَلِيِّ**  
 میں نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور کیچڑ میں تھے۔  
 وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔

کتبہ امام ربانی جلد اول حصہ سہ نمبر ۱۳۳



شہزادہ محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی سید الاولیاء حضرت خواجہ محمد معصوم ہندی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ اور فقیہ عصر یا دگاہ سلف سیدی و سندی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عرش سے لے کر فرش تک ہر ہر فرد اور ہر ہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں، عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے لیکن ہر کسی کو ہر نعمت حبیب خدا - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے وسیلہ جلیلہ سے ملتی ہے

سیدی حضرت خواجہ محمد معصوم ہندی قدس سرہ نے فرمایا:

جب میں حج کرنے گیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور وہاں روضہ مقدسہ پر حاضری دی تو یوں محسوس ہوا کہ جو شریف حضرت رسالت مآب - صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عرش



سے لے کر فرش تک سارے جہانوں - جن و انس و حیور، حیوانات، نباتات، معدنیات و جمادات - سب کیلئے مرکز ہے۔ بیچک عطا کرنے والا اللہ رب العالمین ہی ہے لیکن جس کسی کو بھی فیض پہنچتا ہے وہ رحمۃ اللعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے پہنچتا ہے اور مہمات ملک و ملکوت حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے اہتمام سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

عطاء نام ربانی صلیع ۱۱

اس ایمان آفر و زار شاد مبارک سے ہمیں چند فوائد حاصل ہوئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱- ہمارے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - زندہ جاوید نبی ہیں۔
- ۲- وہ سارے جہانوں کیلئے از عرش تا فرش ہر فرد اور ہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں۔
- ۳- عطا کرنے والا بیچک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ہر کسی کو ہر نعمت صحیب خدا - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے ملتی ہے۔
- ۴- وہ سب جہانوں کیلئے مہتمم ہیں ان ہی کے اہتمام سے کارہا عالم چل رہا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَآَسَاتِبِهِ وَسَلَّمَ .

اور یہ نظریہ صرف سیدی خواجہ محمد معصوم سرحدی کا ہی نہیں بلکہ دیگر اولیائے کرام کا

بھی یہی نظریہ ہے۔

جام مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - از فیض سر حضرت مصلیٰ محمد امین صاحب ذیجدہ - تیسرا ایضاً - صفحہ ۲۹

حضرت علامہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی قدس سرہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی نبی  
تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے مخلوق میں جو  
بھی کمال ہے وہ درحقیقت حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے کمالات میں سے ہے

اور وہی تعین اول حقیقت ہے جناب محبوب کبریا - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ  
وسلم - کی، علامہ قسطلانی و ملا علی قاری اور دوسرے اکابر نے کہا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ  
مضمون ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب سے خطاب فرماتے ہوئے کہا ہے کہ:  
اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اور اپنی خدائی کو ظہور میں نہ لاتا۔  
پس مظلوم ہوا کہ مہدا غلقت آں سرور عالمیاں کا وجود ہے جس کے فیض سے سب

کا وجود ہوا۔ اول آپ کا نور پاک ظہور میں آیا اور اسی نور پر ظہور سے عرش و کرسی و لوح و قلم اور آسمان و زمین اور ملائکہ و جن و انس اور تمام کائنات سب وجود میں آئے چنانچہ ارشاد نبوی - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - میں ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَ اُمِّي بَيْنَ الرُّوحِ وَ الْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابھی ان کا وجود مکمل نہیں ہوا تھا آں جناب بدرجہ اتم مظہر صفات حضرت احدیت ہوئے اور مخلوق میں جو بھی ظہورِ سماں ہے حقیقت میں وہ سماں محبوب کبریا - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے سمالات میں سے ہے۔ اسی نور کے ظہور سے حضرت آدم علیہ السلام مسکونہ ملائکہ ہو گئے اور اسی نور کی تجلیات سے کعبہ معظمہ مسکونہ مطلق ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ

اَفْضَلُ صَلَوَاتِكَ عَلٰی مَنْ اَتٰكَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

مجمع البحرین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ

محمد قمر الدین سیالوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت

بھی نبی تھے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب - فداہ ابی وامی صلی اللہ

علیہ والہ وسلم - کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا

میں اے کے قریب کی بات ہے کہ خواجہ خواجگان سرخیل قافلہ عشاق حضرت

خواجہ محمد قمر الدین سیالوی - رحمۃ اللہ علیہ - فیصل آباد تشریف لائے میں زیارت سے

مشرف ہوا اس محفل کی بہت سی باتوں میں تین باتیں میرے لوحِ دل پر نقش ہیں، مضموم

پیش خدمت ہے۔

۱- حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی

نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسد اطہر میں روح نہیں پھونکی گئی تھی بلکہ میں کہتا ہوں کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس وقت بھی نبی تھے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے علاوہ کوئی تیسرا موجود نہ تھا۔

۲ - لوگ اس بات میں اختلاف کرتے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو معراج کی رات ذات باری تعالیٰ کا دیدار ہوا یا نہیں میں قمر الدین سیالوی کہتا ہوں کہ اس معراج کی ایک رات میں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو دس مرتبہ سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا جب بھی نمازوں کی کی کیلئے جاتے دیدار خداوندی سے سرفراز ہوتے۔

۳ - قیامت کے دن بے عمل صاحبزادگان اور بیخیزاؤگان کو جہنم کی جس وادی میں پھینکا جائے گا اس کا نام ”غی“ ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

جامع المعقول علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی  
روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے

وَنَبِئْنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَأَن نَّبِيًّا فِي نَشَاتِهِ الْوُحَايَةِ لِلزَّوْجِ  
وَمُنَوَّسًا فِي تَغْيِيهِ جُذْرِ كَمَا لَتَهُمُ الْوُحَايَةِ الَّتِي بِحُسْبَاهَا  
يُظْهِرُ كَمَا لَتَهُمُ الْوُحَايَةِ كَمَا يُزَوِّجُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَوَّلُ مَا  
خَلَقَ اللَّهُ نَفْسِي .

اور ہمارے نبی - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی روحانی حالت میں  
ارواح کیلئے نبی تھے اور روحانی کمالات کے حصص کے تعین میں آپ ہی واسطہ اور وسیلہ

تھے جو کمالات ان سے عالمِ اجسام میں ظاہر ہوئے جیسے کہ حضور - فداہ الہی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے **أَوَّلُ مَا ظَهَرَ لِلَّهِ نُورٌ** کی مروی ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور مسعود کو پیدا فرمایا۔

- ❦ -

جامع التحول سیدنا عبدالکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علماء کرام میں بہت نمایاں ہے۔ آج بھی بڑے بڑے علماء و فضلاء اور بڑے بڑے بحرِ علوم آپ کا نام آتے ہی اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ جنہوں نے کس وضاحت کے ساتھ عالمِ ارواح میں حضور - فداہ الہی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت کو تسلیم فرمایا اور ظلم مبارک سے اسے قیامت تک آنے والی علمی دنیا کے سامنے ظاہر و باہر بھی فرمایا۔

برکتہ المصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی المحمد سیدنا عبد الحق محدث  
 و بلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ ، امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا  
 عقیدہ اور صدر الافاضل سیدنا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تخلیق میں  
 سب سے پہلے نبی ہیں اور عالم دنیا میں سب سے آخری نبی ہیں

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث و بلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت کے خطبہ میں فرماتے ہیں:  
**قوله الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ**  
 اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب - فداہ ابی و امی صلی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم - کی توصیف میں یہ الفاظ کہنا درست اور علمائے امت کا طریقہ ہے بلکہ خود حق  
 تعالیٰ نے رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی توصیف میں یہ الفاظ فرمائے



میں پس اب مکرین جو ان کلمات کو جناب رسالت مآب - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی شان میں مارا جانتے ہیں خدائے کریم پر کیا اعتراض نہ کریں گے کہ اس نے خود حضرت کی شان میں یہ کلمات فرمائے۔

بیک زمانہ جناب الحاج مولانا المولوی احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ مبارکہ جزو اللہ عصوہ بابانہ ختم نبوہ صفحہ ۳۰۳ میں نقل فرمایا علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضور سیدنا رسول اللہ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: **السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَوَّلَ السَّلَامِ**

**عَلَیْکَ یَا آخِرَ السَّلَامِ عَلَیْکَ یَا ظَہِرَ السَّلَامِ عَلَیْکَ یَا بَاطِنَ السَّلَامِ** نے فرمایا:

اے جبریل! یہ صفات تو اللہ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں؟ جبریل نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - پر یوں سلام عرض کروں۔ اللہ نے حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نام و وصف مشتق فرمائے۔

**وَسَمَّیْنِی بِالْأَوَّلِ لِأَنَّنِیْ أَوَّلُ الْأَنْبِیَاءِ خَلَقًا وَسَمَّیْنِی بِالْآخِرِ لِأَنَّنِیْ**

**آخِرُ الْأَنْبِیَاءِ فِی الْعَصْرِ فَانْتِ الْأَنْبِیَاءَ إِلَیَّ آخِرَ الْأَمْرِ**

حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نام بول رکھا کہ حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سب انبیاء سے آخرین میں مقدم ہیں اور حضور فداہ ابی و امی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا آخر نام رکھا کہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سب پیغمبروں سے زمانہ میں ہو خرو خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا نام نامی منبر سے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے اب تک کھسکا پھر مجھے حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ پر ہزار سال درود بھیجے اور ہزار سال بھیجے یہاں تک کہ اللہ نے حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو معوث کیا، خوشخبری دینا اور ڈرنا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانا اور جگمگاتا سورج۔

حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سموات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ پر درود نہ بھیجے ہوں۔ اللہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ پر درود بھیجے۔

فَوَيْلٌكَ مَعْشُورُةً اَنْتَ مَخْنُوعٌ وَوَيْلٌكَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ  
وَالْبَاطِنُ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۔

سید عالم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نے فرمایا:

اَلْقَمْتُ لِلّٰهِ اَلْمَبْنٰى فَنُطِنٰى عَلٰى يَمِيْنِ النَّظْمِ غَتُو فِى لِسْمِى مَبْقٰى ۔

حضرت سیدنا علیؑ کو اس رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریمؐ - فداواہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام مخلوق  
- عالم ارواح میں ہو یا عالم اجسام میں - کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے  
سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت قائم ہونے تک

سَيَبْعِي عَلَى الْخَوَاصِرِ رَحْمَةُ اللَّهِ يَقُولُ :  
كَانَ صَلَوَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَمٌ مِّنْ غَوْنَا إِلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ فِي  
عَالَمِ الْأَزْوَاجِ وَالْأَجْسَامِ مِنْ لَمَدٍ آتَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ .

سید علیؑ کو اس رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:  
حضور سیدنا رسول اللہؐ - فداواہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تمام مخلوق کی طرف

مبعوث فرمایا گیا ہے عالم ارواح میں ہو یا اجسام میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک۔

- ❦ -

سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کے اس صاف و صریح ارشاد مبارک کے بعد کسی قسم کے شک و تردید کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ حضور - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - عالم ارواح کی تمام مخلوق اور عالم اجسام کی تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور گزشتہ امتوں کے تمام صلحاء کرام بھی شامل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَنْی الْفَنَفِ فَنَفِ اَکْثَرِ اَطِبَّاءِ مُدَارِکَا فِیْهِ

علامہ محمد قاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - ذراہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام انبیاء  
و مرسلین ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین کیلئے رسول ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ .

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

الشیخ الامام العلامة محمد القاسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَالْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَبَيْنَهُمُ الْمُنْتَقِبُونَ

وَالْمُنْتَظَرُونَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ .

تمام انبیاء اور تمام رسل اور ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین کا قیام للناس

میں داخل ہیں۔

جو امر الجار

فانی الرسول۔ فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محقق شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد میں اشارہ حضور۔ فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی روح مبارکہ اور حقیقت مقدسہ کی طرف ہے اس وقت یہی روح یہی حقیقت مقدسہ نبوت کا محل تھی اور نبوت آپ کے ساتھ قائم تھی

وَبَارِ الْأَشَاطَةَ بِحَدِيثِ كُنْتُ نَبِيًّا إِلَى رُوحِهِ الشَّرِيفِ وَ إِلَى حَقِيقَةِ  
مِنَ الْحَقَائِقِ يَعْظُمُهَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَيَكُونُ لِلنَّبِيِّ مَثَلٌ إِنْهَا مَنَاقِبُ بِهِ

حدیث پاک کُنْتُ نَبِيًّا وَ أَمَّهُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَ الْجَسَدِ آپ۔ فداہ الہی

وہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی روح شریف کی طرف اشارہ ہے یا آپ۔ فداہ اپنی وہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی حقیقت مبارکہ کی طرف جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی چانتا ہے؟ پس وہ۔ آپ کی روح مقدسہ یا حقیقت مبارکہ۔ نبوت کامل ہوئی جس کے ساتھ اس نبوت کا قیام و ثبات ہوا۔

- ☆ -

سیدنا سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح پاک کو تمام انبیاء کرام کی ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ کو نبوت خلعت شریف سے مشرف فرمایا اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے عالم ارواح میں وصف نبوت ثابت ہے جو کسی اور کیلئے ثابت نہیں ہے

بَلْ بَارِئُ اللَّهِ خَلَقَ رُوحَهُ قَبْلَ مَآذِرِ الْأَرْوَاحِ وَخَلَعَ عَلَيْهَا خَلْعَ  
النَّبُوتِ بِالنَّبُوتِ أَيْ نَبَتْ لَهَا فَالْكَ الْأَوْفُوتِ فَوَوْ غَنِيْعَهَا فِي عَالَمِ  
الْأَرْوَاحِ . الخ



بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے قبل آپ کی روح اظہر کو پیدا فرمایا اور اس کو نبوت کی خلعت شریفہ سے مشرف فرمایا۔ آپ -ندام ابی ہامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے نبوت کا ثبوت اس وقت سے ہے جبکہ عالم ارواح میں نبوت کا وصف کسی اور نبی اور رسول کو ارزاں نہ ہوا تھا۔

- ☆ -

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
تمام انبیاء کرام علیہم السلام یا علماء عظام آپ کی بعثت مبارکہ سے  
پہلے ہوں یا بعد ان سب کو علم صرف اور صرف مصطفیٰ کریم - فداہ اپنی  
وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی روحانیت سے ملا ہے اور ملتا رہے گا

فَإِنْ قُلْتُ : هَلْ شَرَّ أَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ نَبَالَ فِي الدُّنْيَا عِلْمًا مِنْ غَيْرِ  
وَاسْطَلَّ مُدَمِّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
فَالْجَوَابُ : لَيْسَ أَحَدٌ نَبَالَ عِلْمًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَهُوَ مِنْ بَنِي آدَمَ  
مُدَمِّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ الْمُتَقَاتِلِينَ  
عَلَى مَنَافِعِهِ وَالْمُتَأَذِّرِينَ عَنْهُ .

سوال: کیا کوئی انسان دنیا میں حضور سید العالمین محمد - فداءہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے واسطے کے بغیر علم حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: دنیا میں کوئی بھی حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداءہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی باطنیت و روحانیت کے بغیر علم حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام یا علماء نظام علیہم الرحمۃ و الرضوان ہوں یا آپ کی بعثت کے بعد آنے والے علماء کرام رحمہم اللہ ہوں۔

علامہ مظہر الدین زیدانی کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کیلئے نبوت ثابت و واجب ہوگئی تھی جبکہ سیدنا آدم - علیہ  
الصلوات و السلام - روح اور جسم کے درمیان تھے

قَوْلُهُ : مَنْ فِي وَجِبَتْ لَهُ النَّبُوءَةُ ۙ قَالَ :  
وَأَنتُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ  
مَنْ فِي سِوَاكَ عَمَّ الرُّسُلُ وَالنَّبَاؤُ فِي وَأَنتُمْ لِلْخَالَةِ وَجِبَتْ أَيْ  
تَقَبَّلَتْ نَبُوءَتِي فِي خَالٍ أَوْ أَنتُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ  
حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے سوال ہوا: مَنْ فِي وَجِبَتْ لَهُ

النَّبِيُّ؟ آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وَأَمَّا بَيْنَنَا وَمَنْ بَيْنَهُمْ

جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مَتَى زَمَانَهُ مَتَى سَوَال کرنے کیلئے آتا ہے فَأَفْشَوْا أَوَّحَالِهِمْ وَفِيهِمْ

کا معنی ہے لَبَنَ تَحْتِ مِیْرِیْ نبوت ثابت ہوگئی تھی اس حال میں کہ جب سیدنا آدم علیہ

السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور رسید نانہی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے  
نوار رسالت جاری و ساری جس مقتدین اور متاخرین سب کیلئے

فَارْأَوْا أَنَا وَرَسُولُنَا هَلْ كُنَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُقْبَلِينَ عِزُّ  
الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَالْمُتَجَرِّبِينَ .

حضور خدا و ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار و تجلیات رسالت سارے جہاں میں باری و ساری میں اور مختلف ممالک میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور متاخرین حضرات اولیاء کرام علیہم السلام و الرضوان سید المرسلین مستفید ہو رہے ہیں۔

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علماء اور عرفاء کے درمیان ماننی ہوئی شخصیت ہے، علماء کرام آپ کے علوم سے آج تک پیاس بجھاتے آرہے ہیں اور عرفاء آپ کی معرفت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے آرہے ہیں۔ یہ مجمع البحرین شخصیت ہے جب ایسی عظیم ہستی حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مبارکہ کو اولین و آخرین سب کیلئے ماننی ہے تو ایک کلمہ گو مسلمان کو اب کیا تر دورہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حشر و نشر بھی ایسی پاکیزہ ہستیوں کے ساتھ کرے۔

آمین یا رب العالمین۔

حضرت سید احمد عابد بن رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عالم ارواح  
میں اور یثاقی انبیاء کے وقت وصف نبوت و رسالت سے سرفراز تھے

وَاعْلَمَ اَنْ اَتَصَافَ حَقِيقَتَهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -  
بِالْاَصْفَاءِ الشَّرِيفَةِ الْمَفَاضَةِ عَلَيْهِ مِنَ الْخُصْرَةِ الْاَلٰهِيَّةِ خَاصَّةً لَهُ  
مِنْ قَالِكِ الْحَقِّ ، اَيَّ حَيْثُ كَانَ نَبِيًّا اَوْ حَيْثُ اَتَمَّ الْمِنَادَ - صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آپ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی حقیقت  
مقدس آج بھی ان ہی صفات سے متصف ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار الوہیت سے مُکَنِّث  
نَبِيًّا وَاَصْحَابُ نَبِيِّ النَّامِ وَالسَّلَامِ يَا اَمَّا اَخَا اللّٰهُ مِيْنَا وَ الْكُفُوِيَّتِ عَمَّا



فرمائے گئے تھے۔

عالم ارواح اور میثاق انبیاء علیہم السلام کے وقت آپ و صف نبوت اور رسالت سے متصف تھے یہی اوصاف نبوت اور رسالت ظہور نبوت سے قبل اور ظہور نبوت کے بعد بلکہ برزخ قیامت اور ابد الابد تک آپ کو حاصل ہیں جو کسی دور کسی زمانے اور کسی وقت بھی آپ سے سلب ہوئے نہ منقطع۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام انبیاء کرام  
علیہم السلام کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اس وجہ سے آپ نبی الانبیاء ہیں

وَمَا جَاءَ مَا نَكُرُهُ فِي الْعَمَلِ الْهَبِ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ مُؤْتَلِّهِ الدِّعْوَةِ مَعَ بَقَائِهِمْ بِلَهْكَ ظَهَرَ فِي  
الْأَفْئِدَةِ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لَوَائِمِهِ وَفِي الدُّنْيَا كُنَّا لِنِلَّةِ الْأَنْبِيَاءِ  
صَلَّى بِهِمْ بِأَمَانَةٍ.

سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ائمہ اربعہ اللہ تعالیٰ شہ  
ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نبیوں کے بھی نبی ہیں، ہر نبی اپنی

نبوت پر قائم دائم ہیں لیکن اس کے باوجود آپ -فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- کو ان کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اور اس کا ظہور قیامت کے دن بھی ہو گا کہ تمام انبیاء کرام آپ کے جہنم سے ملے جمع ہوں گے اور دنیا میں اس کا ظہور ہو چکا ہے کیونکہ شب معراج آپ سب کے امام تھے اور امام ہو کر آپ نے تمام انبیاء اور رسل کو نماز پڑھائی تھی۔

- ☆ -

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سیدنا آدم  
علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے نبی و رسول ہیں اور آپ کی  
روحانیت تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے ساتھ موجود تھی اور ان انہوں قدسیہ  
کی ارواح کو آپ کی روحانیت مبارکہ سے امداد پہنچتی تھی

وَلِلّٰهِ مَا يَنْفَعُ اِلٰى النَّاسِ غَاثَةً اِلَّا هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَاصَّةً فَهُوَ الْمَلِكُ وَالْعَزِيزُ وَكُلُّ رِسْوَالٍ سَوَاءٌ بُعِثَ اِلٰى قَوْمٍ  
مَّخْصُوصِينَ ، وَلَمْ تَعْمُرْ رِسَالَةً اَحَدٍ مِنْ الرُّسُلِ سِوَايَ صَلَّيْهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى زَمَانِ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَلَكُهُ ، وَنَقَضَتْهُ عَلَى جَمِيعِ

الرُّسُلُ وَمِيفَاتُهُ فِي الْآخِرَةِ مَنْصُورٌ عَلَيْهِمَا فِي الصَّحِيحِ عَنْهُ،  
فَرَوْعَانِيَّتُهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَرَوْعَانِيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ  
مَوْجُودَةٌ، فَكَانَ الْأَمْنَانِ يَأْتِي بَالِيَهُمْ مِنْ بَلَدِ الزُّوْجِ الطَّاهِرَةِ بِمَا  
يُظْهِرُونَ مِنَ الشَّرَائِعِ وَالْعُلُومِ فِي زَمَانٍ وَجُوبِهِمْ وَشَأْنُ .

اس لئے انسانیت کی طرف آپ کے بغیر کسی کو بھی رسالت عامہ و کبر معوث نہیں  
کیا گیا اور یہ صرف اور صرف آپ کا ہی خاصہ ہے پس آپ ہی پوری انسانیت کے بادشاہ  
اور سردار ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے بغیر کسی بھی  
رسول کو رسالت عامہ کے ساتھ معوث نہیں فرمایا گیا بلکہ اس کو مخصوص قوم کیلئے رسول بنایا گیا  
پس سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ پاک سے لے کر سیدنا محمد رسول اللہ - فداء الہی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے زمانہ بعثت اور قیامت تک آپ - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
بادشاہت ہے۔ حدیث صحیح سے یوم آخرت میں تمام رسولوں سے آپ کی  
افضالیات اور سرداری پر نص موجود ہے پس آپ - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
روحانیت ہر نبی اور ہر رسول کی روحانیت کے ساتھ موجود رہی اور آپ - فداء الہی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح ظاہرہ سے پھر پورا کائنات پھلتی رہی۔ ہر رسول اور ہر نبی اپنے زمانہ  
بعثت میں شرعی اور عملی اعتبار سے اس کا اقتدار کرتا رہا۔

عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پانی اور مٹی کے درمیان تھے  
اس وقت سوائے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے کسی اور کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا

فَإِنْ قُلْتُمْ : هَلْ أَعْطَىٰ آدَمُ النَّبُوَّةَ وَأَتَمُّ بَيْنَ الْعَالَمِ وَالطَّيِّبِ غَيْرِ  
مُذْهِبٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟  
اگر تم کہو:

کیا حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے علاوہ کسی اور کو  
بھی نبوت دی گئی تھی جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور کچھڑ کے درمیان تھے؟

فَالْجَوَابُ: لَمْ يَبْلُغْنَا أَهْلاً أُعْطِيَكَ إِلَيْنَا كَانُوا أَنْبِيَاءَ أَيَّامِ  
رِسَالَتِهِمْ الْمَفْسُومَةِ .

جواب یہ ہے:

اس کے متعلق ہمیں کوئی خبر یا اطلاع نہیں ہوئی کہ آپ کے علاوہ کوئی اور بھی نبی تھا  
دیگر انبیائے کرام اپنے اپنے زمانے میں نبی ہوئے ہیں۔

- ❦ -

عارف و عالم سیدنا عبدالحق ناہلیسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور پاک کو پیدا فرمایا پھر اس نور مبارک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام - علیہم الصلوٰۃ والسلام - بھی حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور پاک کی تجلی سے متجلی فرمائے۔

علامہ عبدالحق ناہلیسی رحمۃ اللہ علیہ نے مثل نور کے تحت فرمایا:  
 اَیُّ نُوْرٍ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَمِشْکَلِہٖ اَوَّلُ مَا  
 خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ نُّوْرِہٖ ثُمَّ خَلَقَ مِنْہُ کُلُّ شَیْءٍ . پھر فرمایا:  
 اِنَّہٗ نُوْرٌ اَلْحَقُّ مِنْ حَیْثُ الْحَقِیْقَۃِ . پھر فرمایا:  
 اَبَدِ الْعَالَمُ بِجَمِیْعِ اَلْاَزَانِہِ مُؤَثَّرٌ مِنَ الْعِظَمِ لِتَجَلِّی اللّٰہِ تَعَالٰی



لَهُ وَيَتَجَدَّدُ لَهُ النُّورُ كُلُّ لَحْظَةٍ بِالتَّجَدُّدِ وَهُوَ نُورٌ مُدْمِجٌ - صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - .

اس لئے کہ جہاں اپنے تمام اجزاء کے ساتھ عدم سے وجود میں اس وقت آیا جب  
اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو وحی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کیلئے تجلی فرمائی اور  
اس تجلی کی بدولت وجود کائنات پر لمحہ تبدیل ہونے لگا، وہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔  
لَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ هَذَا النُّورُ الْأَعْظَمُ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ خَلَقَهُ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ ، فَأَوَّلُهُ رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ فَلَا يُؤْتَى إِلَّا  
بِعَاطَاةٍ نُورٍ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَبَضَ مِنْ هَذَا النُّورِ الْأَعْظَمِ  
الَّذِي هُوَ تَجَلَّى اللَّهُ تَعَالَى فِي الْعَالَمِ أُنْقَاةَ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نور اعظم - تجلی - رسول اللہ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم - کہ یہ فرمایا اور اسی نور اعظم - تجلی - کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پس ہر شی آپ  
- فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور سے معرض وجود میں آئی ہے، پھر اس نور اعظم  
جو جہاں میں اللہ کی تجلی تھی تمام انبیاء اور رسولوں کے انوار اس سے قبض فرمائے - صلوات  
اللہ علیہم - .

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام انبیاء کرام  
کے بھی نبی ہیں اور آپ سلطان اعظم کی طرح ہیں اور تمام انبیاء امراء لشکر  
کی طرح ہیں حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - آدم علیہ السلام  
سے لیکر قیام قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہیں

إِنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ فَهُوَ كَالسَّلْطَانِ  
الْأَعْظَمِ وَجَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ كَأَمْزَاءِ الْعَصَاكِرِ وَلَوْ أَنَّكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ  
لَوَجَدَ عَلَيْهِمْ آيَاتِي إِنَّهُ كَانَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثٌ إِلَى جَمِيعِ  
الْخَلْقِ مِنْ لَدُنْ آخِرِ قِيَامِ السَّاعَةِ

بے شک حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ الہی و الہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - انبیاء کے بھی نبی ہیں آپ سلطان اعظم اور بقیہ انبیاء امراء الفکر ہیں اگر انبیاء کرام آپ کے زمانے میں آپ سے ملاقاتی ہوتے تو آپ کی اتباع ان پر واجب ہوتی کیونکہ آپ کی بعثت شریفہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والی سب مخلوق کی طرف ہوتی ہے۔

عاشقِ رسول - فداہِ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - علامہ نبھائی - رنمۃ  
 اللہ علیہ - اور شیخ ابو محمد عبد الجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم - فداہِ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو  
 نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کی ابتداء کے  
 وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں  
 جسدِ عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضَتْ لَهُ النَّبُوءَةُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ  
 وَبِأَنَّهُ صَدَعَ الْخَلِيقَةَ بِمَنْتَ ظَلَمَ الْأَزْوَاجَ وَبَعَثَ الْأَنْوَارَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى كَمَا  
 صَدَعَهُمْ آخِرًا فِي خَلْقِهِ جَسَدِهِمْ آخِرَ الزَّمَانِ .

بے شک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو ہر شے سے پہلے نبوت دی گئی ارواح کی تخلیق کے وقت آپ نے روحانی مخلوق کو دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انوار کے ظہور کی ابتدا فرمائی۔ جس طرح آپ نے آخر زمانے میں جسد عنسری کے تخلیق ہونے پر مخلوق کو دعوت دی ہے۔

حضرت شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام اولین و  
آخرین کیلئے رسول مطلق ہیں آپ کی رسالت عامہ دعوتِ تامہ اور رحمت  
شاملہ ہے آپ سے پہلے جتنے انبیاء و رسل - علیہم السلام - تشریف لائے  
وہ آپ کے نائب تھے اور آپ ہی علی الاطلاق رسول ہیں

فَهِوَ الرَّسُولُ الْمَكْلُوفُ لِمَا فِيهِ الْخَلْقُ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
فَسَأَلَتْهُ غَاثَةً وَمَتَاعُوتَهُ نَامَةً وَرَحْمَتَهُ شَامِلَةً وَكُلُّ مَنْ تَقَعَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالرُّسُلِ قَبْلَهُ فَعَلَى سَبِيلِ الْبَيِّنَاتِ عَنْهُ فَهِوَ الرَّسُولُ عَلَى الْمَكْلُوفِ  
فَاتُجَّهَ اخْتِصَاصُهُ كُلُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمِ النَّبِيِّ وَالرَّسُولِ .

آپ - فداہِ انبی و اہی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - رسولِ مطلق ہیں ساری مخلوق کیلئے خواہ اولین ہوں یا آخرین آپ کی رسالت عامہ ہے اور آپ کی دعوت مکمل اور تام ہے، آپ کی رحمت ساری مخلوق کے شامل حال ہے، آپ سے قبل جتنے رسول اور نبی آئے وہ آپ کے نائب تھے، آپ علی الاطلاق رسول ہیں اسی لئے آپ کو یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے الفاظ سے پکارا اور متوجہ کیا گیا ہے۔

سیدنا فخر الدین رازی امام المتوسلین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام رسالت سے پہلے  
کسی نبی کے اتنی نہ تھے بلکہ مقام رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور  
آپ وحی خفی اور کشف صادقہ کے ذریعے جو ظاہر ہوتا اس پر عمل کرتے تھے

وَالْحَقُّ أَن مَّحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الرِّسَالَةِ مَا كَانَ  
عَلَى شَرَفٍ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ الْمُتَنَزِّعُ عَنْكَ الْمُتَقَوِّينَ مِنَ الْخَفِيِّ  
لَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَمَّةً نَبِيًّا قَطُّ لَكِنَّهُ كَانَ فِي مَقَامِ النَّبُوءَةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَكَانَ  
يَعْمَلُ بِعَاطَةِ الْحَقِّ الْحَقِّ ظَهَرَ عَلَيْهِ فِي مَقَامِ نَبُوءَتِهِ بِالْوَحْيِ الْخَفِيِّ  
وَالْكُشْفَةِ فِي الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِهَا كَمَا نَقَلَهُ الْقَوَنُوكُ  
فِي شَرْحِ غَمَضَةِ النَّفْسِ .

ما شیخ شریح ص ۱۵۱



امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حق بات یہ ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - رسالت سے قبل کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے، محققین غنیہ کے نزدیک یہی مذہب حق ہے اس لئے کہ آپ کبھی بھی کسی نبی کے امتی نہیں تھے لیکن آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - رسالت سے قبل مقام نبوت میں تھے مقام نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے وحی اور کشف صادقہ کے ذریعے جو حق بات شریعت ابراہیمی یا کسی اور نبی علیہ السلام کی شریعت سے آپ کے سامنے ظاہر ہوتی اس پر عمل فرماتے، شرح عمدۃ النسخی میں امام قزوینی نے یہی نقل فرمایا ہے۔

سیدنا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
نبوت حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی  
روح پاک کی صفت ہے - جیسے آپ عالم ارواح میں نبی تھے  
ویسے ہی - آپ اپنے وصال کے بعد بھی نبی و رسول ہیں

وَإِنَّمَا كُنَّا نُبَشِّرُ النَّبِيَّ بِصِفَةِ وَجْهِ غَلِيظٍ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ - يَفُتُّ مَوْتَهُ نَبِيًّا رَسُولًا وَلَا يَخْضُ انْقِطَاعُ الْأَحْكَامِ وَالْوَقَرِ .  
اور جب نبوت آپ کی روح القدس کی صفت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور  
سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بعد از وفات بھی نبی ہیں احکام و وحی  
کے اظہار سے کچھ فرق نہیں پڑتا -

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضرات انبیاء کرام - علیہم الصلوٰۃ والسلام - حضور سیدنا نبی کریم  
- نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے نائب تھے اور انبیاء کرام  
- علیہم الصلوٰۃ والسلام - کے وجود سے پہلے آپ صاحب نبوت تھے

فَإِنَّهُ قَالَ: كُنْتُ نَبِيًّا وَمَا قَالُوا كُنْتُ إِنْسَانًا وَلَا كُنْتُ مُؤَيَّدًا  
أُولِيَّتِ النَّبُوءَةُ بَالًا بِالشَّرَفِ الْمُقَرَّرِ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، فَأَقْبَرُ أَنَّهُ  
صَاحِبُ النَّبُوءَةِ قَبْلَ وَجُوبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصَيَّرِ لَهُمْ نَوَائِبُهُ فِي عَصِيَةِ الْكَفَرِ

حضور سیدنا نبی کریم - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے کُنْتُ نَبِيًّا

کے نہتہ بابتِ انسانی کے نہتہ موقوف فیضاً۔ نبوت تو اس شریعت کے ساتھ ہے جو  
منجانب اللہ آپ پر مقرر ہے تو آپ نے خردی کہ انبیاء کرام علیہم السلام جو اس دنیا میں آپ  
کے نائب و خلیفہ ہیں کہ وہ جو سے پہلے آپ۔ ندا دانی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ صاحب  
نبوت تھے۔

- ☆ -

سیدنا عبد الرکوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس  
وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - نذراہ ابی وای  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو وصف نبوت سے متصف فرما دیا تھا

عَوْنِي غِبَّاسٌ وَضَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
كُنْتُ نَبِيًّا وَأَكْتُمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ وَهُوَ خَبِيرٌ صَدِيقٌ قَالَ  
النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :  
قَالَ جَعَلَ اللَّهُ حَقِيقَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطُرُ عَقُولُنَا عَنْ  
مَعْرِفَتِهَا وَأَفَاضَ عَلَيْهَا وَصَفَ النَّبُوءَ مِنْ فَالِكِ الْوَقْتِ

سیدنا عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہما - سے مروی حضور - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَاَنتُمْ بَنُو الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ہمارے عقول - عقول انسانیہ - اس کی معرفت سے عاجز اور قاصر ہیں۔ اس حقیقت مقدسہ کے وجود پر اس وقت - عالم ارواح - سے ہی اللہ تعالیٰ نے وصی نبوت عطا فرمادیا۔

سید المفسرین علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے زمانہ ماضی میں ہی آپ کو الکوثر عطا فرمادیا تھا  
الکوثر سے مراد اسلام، قرآن اور نبوت وغیرہ ہے

جس طرح ہمارا اَعْطَيْنَاكَ الْكِتَابَ الْكَامِ باری تعالیٰ ہے اور اس کی  
صفت ہے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَمْ يَقُلْ سَنُعْطِيكَ مَا قَوْلُهُ اَعْطَيْنَاكَ يَمْثُلُ عَلَى مَا هَذَا الْإِعْطَاءُ  
مَكَانَ خَاصِلٍ فِي الْمَاضِي لِقِيَا اَعْطَاءِ زَمَانِ مَاضِي مِمَّنْ اَعْطِيَ اَلْكِتَابَ  
سے مراد الخیرات الکثیرہ ہے وَهِيَ الْإِسْلَامُ وَالْقُرْآنُ وَالنَّبِيُّوۃُ .

الخیرات الکثیرہ یعنی اسلام، قرآن اور نبوت ہے آیت کا معنی یہ ہے کہ اسلام، قرآن  
اور نبوت اللہ تعالیٰ نے آپ - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو زمانہ ماضی روز ازل سے  
ہی عطا کر رکھے ہیں۔

فخر العلماء والوارثین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ تفسیر فرمائی ہے کہ:  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو زمانہ ماضی  
 میں ہی الکلیئر عطا فرمادی تھی اور الکلیئر سے مراد نبوت بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمانہ  
 ماضی میں جبکہ انسانیت ابھی عالم ارواح میں تھی نبوت سے سرفراز فرما دیا تھا۔

- ☆ -



علامہ ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو تخلیق آدم سے پہلے ہی نبوت کیلئے تیار کر لیا تھا بلکہ اسی وقت ہی وصف نبوت عطا فرما دیا تھا اور انوارِ تجلیات کی آپ پر برسات فرمائی تو آپ اسی وقت مقام نبوت پر فائز ہو گئے

فَدَقِيقَةُ الْمُسْطَفَى كَانَتْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ مُنْهَيَّةً لِلنَّبُوَّةِ فَأَنَامَهَا اللَّهُ  
فَالِ فِي الْوُضُوءِ وَأَفَاضَ عَلَيْهَا تِلْكَ الْأَنْوَارَ فَصَارَ نَبِيًّا، وَكَتَبَ اسْمُهُ  
عَلَى الْعِزِّ وَأَخْبَرَ عَنْهُ بِالرَّسَالَةِ لِيُعْلَمَ الْعَالَمِيَّةُ وَخَيْرُهُمْ كَرَامَتُهُ عِنْدَ  
رَبِّهِ فَحَقِيقَتُهُ مَوْلُودَةٌ مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ وَإِنْ تَأَخَّرَ جِسْمُهُ الشَّرِيفُ  
الْمُسْتَوْفُ بِهَا

جوہر النجاشی اشراق فی الخوارق جلد ۳ صفحہ ۴۳

ہیں حقیقت یہ مصطفیٰ کریم - فداہِ نبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تخلیق آدم - علیہ السلام - سے پہلے نبوت کیلئے تیار تھی پس اللہ تعالیٰ اس - روح مصطفیٰ فداہِ نبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو یہ وصف - موصوفِ نبوت - عطا فرما دیا اور اس روح مبارکہ پر انوار کی بارش نازل فرمائی تو آپ - عالم ارواح میں - نبی بن گئے اور اللہ ذوالجلال نے آپ کو اسم مبارک عرش پر لکھ دیا اور آپ کی رسالت کی خبر دی کہ ملائکہ و غیرہم آپ کے رب تعالیٰ کے ہاں آپ کی عزت و کرامت کو جان لیں۔ پس آپ کی حقیقت اس وقت سے موجود تھی اگرچہ آپ کا جسم مبارک جو اس وصف سے متصف ہے بعد میں ظہور پذیر ہوا۔

حضور۔ فردا ہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک سے  
انبیاء کرام۔ علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا گیا اور آپ کا نور  
مبارک کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا

وَوَهَبَ لَنَا اللَّهُ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَ مِنْهُ أَنْوَارَ الْأَنْبِيَاءِ وَكَمَلَهُ بِإِقَاضَةِ الْكَفَالَاتِ وَالنَّبُوءَةِ  
أَمْرُهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَنْوَارِ الْأَنْبِيَاءِ

روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے نبی حضور سید محمد مصطفیٰؐ کو  
انبیاء کرام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور مبارک سے انبیاء کرام کے انوار کو  
تخریج فرمایا اور اس نور مصطفیٰؐ کو انبیاء کرام کے انوار سے مکمل فرمایا تو آپ کے نور پاک کو تکمیل فرمایا کہ انبیاء کرام کے انوار  
مقدسہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

جوہر انجاری اشراقی فی الخوارق جلد ۳ صفحہ ۸۰

شیخ احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کی روح مبارکہ اور حقیقت مقدسہ کو عالم ارواح میں ہی  
منصب نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا تھا

إِنَّ الْأَمَارَةَ بِحَدِيثِكَ كُنْتَ نَبِيًّا إِلَى رُوحِهِ الشَّرِيعَةِ وَآلِ حَقِيقَةِ  
مِنْ الْخَفَاءِ يَغْلِبُهَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَيَكُونُ لِلنَّبِيِّ مَثَلٌ يَكُونُ قَامَتْ بِهِ  
عَلَى أَنْ الْإِشْرَاطَ الْمَثَلِ الْمَبْدَى تَقُومُ بِهِ النُّبُوَّةُ إِنَّمَا هِيَ فِي النُّبُوَّةِ  
الْمُتَعَلِّقَةُ بِالْجَسَدِ بَغْتِ اِزْتِمَاطِ الرُّوحِ بِهِ فَلَا يُنَافِي أَنْ يَفَاضَةَ النُّبُوَّةُ  
عَلَى الرُّوحِ وَهَذَا هِيَ حَقِيقَةُ دَائِرَةِ الْقَدَمِ اِشْتِرَاطَ الْمَثَلِ الْمَبْدَى  
تَقُومُ بِهِ النُّبُوَّةُ وَهِيَ خَارِجٌ عَنْ حُدُودِهَا

کے فوٹو فیکٹس اور آپ کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، عالمِ ارواح میں یہ نبوت کا مکمل ہے اور نبوت کا قیام اسی کے ساتھ ہوا۔ جسدِ عنصری نبوت کا مکمل اس وقت ہوا جب روح کا اس کے ساتھ رہا ہوا لہذا روح کا مکمل نبوت ہونا، جسدِ عنصری کے مکمل نبوت ہونے کے لئے منافی نہیں معلوم ہوا اور روح نبوت کا مکمل ہے۔ جو روح اور حقیقت عالمِ ارواح میں نبوت کا مکمل اور موصوفِ حقّی جسدِ عنصری میں وہی روح حقّی اور وہی نبوت موجود تھی جس کا تعلق اور وجود جو عنصری کی موجودگی پر پایا گیا۔

شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور  
سید المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا  
اس کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور سیدنا  
محمد مصطفیٰ - فداءہ الی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - چمکتا تھا

وَأَمَّا سُجُودَ الْمَلَائِكَةِ لِآدَمَ ، فَقَالَ فَخَرُ الْمَلَكُ الرَّازِي فِي تَفْسِيرِهِ  
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِآدَمَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ نُورٍ مُخْتَصٍ - صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ فِي جَنَّتِهِ ، وَلِلَّهِ تَرْفَعُ الْقَائِلُ  
تَقْلِيدُ جَلَّ اللَّهُ فِي وَجْهِ آدَمَ فَكَلَّمَ لَهُ الْمَلَكُ جَنَّةَ تَوَسَّلُوا .

اور جہاں تک حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کے سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر تفسیر کبیر - میں فرمایا کہ: فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ محمد مصطفیٰ - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَبْلُغُوتِ جِلِّ اللّٰهِ فِي وَجْهِهِ أَضْرَ قَطْرٍ لِّهِ الْإِنْفُ لِي جِيْدٍ تَوَسَّلُوا .

اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے - پیشانی - میں جلی فرمائی تو فرشتوں نے آپ کے وسیلہ سے ان کو سجدہ کیا - آپ کے نور کی وجہ سے -۔

علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کیلئے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر قیامت تک عام ہے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں، حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے مستقدم بھی ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول بھی ہیں - صلی اللہ علیہ وسلم -

فَنَكُورُ نَبُوْتَهُ وَرَسَالَتَهُ غَاثَةً لِیَمْنَعِ النَّظْرَ ، مِنْ ذَمِّ أَصَمٍّ إِلَى  
یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، وَنَكُورُ الْأَنْبِیَاءِ وَأَمْعَلُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ أَمْرِهِ ، وَیَكُورُ قَوْلُهُ  
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَبُعِثْتُ إِلَى الدَّامِرِ كَأَفْلٍ یَخْتَضِرُ بِهِ الدَّامِرُ فِي زَمَانِهِ إِلَى



يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بَلْ يَتَذَكَّرُ مِنْ قَبْلِهِمْ أَيْضًا ، وَإِنَّمَا أَخَذَ لَهُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى  
الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ الْمُنْقَضُ عَلَيْهِمْ ، وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ وَرَسُولُهُمْ ، وَفِي  
أَخَذِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي مَعْنَى الْأَمْرِ خِلَافٍ ، وَلِمَا لَمْ تَذَلِّ لَمْ  
الْقَسَمِ فِي لَتَوْتُمْ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ .

پس آپ کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کیلئے عمومی ہے اور وہ سیدنا آدم علیہ السلام  
کے زمانے سے قیامت تک کیلئے ہے اور انبیاء کرام اور ان کی امتیں سب آپ کی امت ہیں  
اور نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا ارشاد گرامی:

وَيُجْعَلُ بِاللَّيْلِ النَّاسُ كَأَفَّةٍ

مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

یہ صرف آپ کے زمانے کے لوگوں سے متعلق نہیں جو قیامت تک ہوں گے بلکہ  
پہلے لوگوں کو بھی شامل ہے اور انبیاء کرام سے وعدہ اس لئے لیا کہ آپ کا ان پر مقدم ہونا  
معلوم ہو جائے نیز یہ کہ آپ ان کے بھی نبی اور رسول ہیں اور وعدہ لینا یہ حلف لینے کے معنی  
میں ہے اسی لئے لَتَوْتُمْ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ . میں لام قسم داخل ہے۔

سیدنا علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 کائنات میں جس کو بھی معجزات و آیات سے نوازا گیا یا کرامات سے  
 سرفراز کیا گیا وہ سب آپ کے نور مبارک سے ہے کیونکہ آپ کا نور  
 نبوت سب سے پہلے پیدا فرمایا گیا ہے

أَنْتَ مُصْبِحُ كُلِّ فَضْلٍ فَمَا نَضُّ بِالْأَعْرَ ضَوْءِ الْأَضْوَاءِ  
 عَنْ ضَوْفِكَ الْحَيُّ أَكْرَمُكَ اللَّهُ بِهِ الْأَضْوَاءُ كُلُّهَا، مِنَ الْآيَاتِ  
 وَالْمُعْجَزَاتِ وَهَاسِرِ الْمَزَايَا وَالْعَرَامَاتِ، هَازِ تَأْذِرُ وَفُتْكَ عَنْ  
 وَجْهِ الْأَنْبِيَاءِ، لِأَرْثُو نَفْسُكَ مُتَقَدِّمٌ عَلَيْهِمْ، بَلَّ وَغُلَى بِمَنْعِ  
 الْمَنْظَرِ قَابِتِ .

الحمد لله في شرح الحمزة  
 سنہ ۹۳

یا رسول اللہ - خداک اپنی وامی صلی اللہ علیک وسلم -! آپ ہر فضل و کمال کا منبع  
و مصباح ہیں کیونکہ مخلوق میں جتنی بھی روشنی اور نور ہے وہ آپ ہی کے نور مبارک سے صادر  
ہو رہی ہے۔

آپ کی اس روشنی اور نور سے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محترم و مکرم فرمایا، تمام  
روشنیوں اور تمام انوار کا صدور آپ ہی کے نور سے ہے وہ انوار آیات و معجزات ہوں یا باقی  
خصوصیات و کرامات ہوں۔ اگرچہ آپ کا وجود مسعود و انبیاء کرام علیہم السلام کے وجود سے  
مختلف ہے کیونکہ آپ کا نور نبوت ان پر مستند ہے بلکہ آپ کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے۔

برکتِ مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - فی اللہ

سیدنا عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی  
 نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام پانی و مٹی کے درمیان تھے، عالم ارواح  
 میں تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - کو آپ کی روح مبارکہ سے فیض پہنچا  
 حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - آفتابِ نبوت ہیں اور دیگر  
 انبیاء کرام اس آفتابِ عالمکتاب کے سیارے ہیں

و فضیلتِ اعلیٰ و اکمل وہی صلی اللہ علیہ وسلم آنت کہ پرہ روگار تعالیٰ روح اور اینہ شتر  
 از ارواحِ خلایق پیدا کردہ و ارواحِ سائر ملکوت را از روح وی متعصب گردانیدہ ہمہ را از  
 نور وی آفریدہ و وی صلی اللہ علیہ وسلم نبی بودہ و آدم ہنوز میان روح و جسد بود۔

کہا رواد الشریعہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و در عالم ارواح نیز فیض با ارواح انبیاء از روح نور سیدہ - شہر:

وَكُلُّ أُنْفُسٍ آتَتْ الرُّسُلَ الْكِبْرَامُ بِهَا

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

فَإِنَّهُ شَمْعُ فَضْلِ هُمْ كَمَا كُنْ بِهَا

يُظهِرُونَ أَنَّمَا هِيَ النَّارُ فِي الظُّلُمِ

و تا آنکہ آفتاب روح نور پروردگار غیب بود کہ کواکب ثواب حضرات انبیاء کہ منور بخور او بود ظہور نمودند و چون آفتاب نبوت وی ظہور کرد و محو و مخفی شدند و عین در رنگ ظہور کواکب در شب و اختفای ایشان نز و طلوع آفتاب چنانچہ ابو ہریرہ روایت کرد کہ فرمود و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من اول انبیاء ام در خلق و آخر ایشانم در بعثت - ۱

اور آپ - فدواہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی اعلیٰ نور اکمل فضیلت یہ ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے آپ - فدواہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح پاک کو باقی مخلوقات کی ارواح سے پہلے پیدا کیا اور باقی مخلوقات کی ارواح آپ کی روح اقدس سے فیض یاب ہوتی گئیں تمام مخلوق کو آپ کے نور پاک کے فیض سے پیدا کیا اور آپ - فدواہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام ابھی روح نور جسم کے درمیان تھے -

جیسا کہ اس حدیث کو امام ترمذی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور عالم ارواح میں بھی ارواح انبیاء علیہم السلام کو آپ - فدواہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی

روح القدس سے فیض پہنچا ہے۔

شعر:

وَكُلُّ أَمْرٍ آتَى الرَّسُلَ الْكَرَامُ بِهَِا

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِِم

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَمَا كُنْ بِهَِا

يُظَهِّرُونَ أَنَّمَا هِيَ النَّارُ فِي الظُّلُمِ

رسل کرام جتنے بھی معجزات لائے ہیں وہ صرف اور صرف حضور - فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور ہی سے ان تک پہنچے ہیں۔ بے شک آپ - فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - فضیلت کے آفتاب ہیں اور انبیاء کرام اس آفتاب کے سیارے ہیں جو اندھیروں میں لوگوں کی ہمدانی اور انہیں فائدہ پہنچانے کیلئے اس آفتاب کے انوار ظاہر کرتے رہے۔

اور جب تک آپ - فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح القدس والا آفتاب پردہ غیب میں تھا تو روشن ستارے حضرات انبیاء سابقین - فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - جو آپ ہی کے نور سے منور تھے ظہور پذیر رہے اور جب آپ کی نبوت کے آفتاب نے ظہور فرمایا تو ستارے چھپ گئے۔ عجیب اس طرح کہ رات میں ستاروں کا ظہور ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کے قریب چھپ جاتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: پیدائش میں سب سے پہلا نبی ہوں اور بعثت میں ان کے آخر میں ہوں۔

برکت مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - فی الحمد  
 سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح  
 میں نبوت ثابت تھی، حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح  
 مبارکہ عالم ارواح میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کی مربی تھی اور ان  
 پر علوم الہیہ کا فیض پہنچانے والی تھی اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ  
 وسلم - اس عالم ارواح میں بالفعل نبی مرسل تھے

وہیئت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہو دو راں عالم چنانچہ فرمودہ **فَعِیْبًا  
 وَأَہْمُ بِنَدِ الرَّؤُفِ وَالْجَحْظِ** اگرچہ در علم الہی نبوت تمام انبیاء ثابت و کائن بود  
 لیکن نبوت آنحضرت ظاہر معلوم بود در میان ملائکہ و ارواح و وہیئت ایشان مکنون دستور بود

بلکہ نیکو بند کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ورنہ عالم مرنے ارواح انبیاء مقبض علوم الہیہ بود برایشان چنانچہ درخشاہ دنیا مبعوث و مرسل بود بر سائر بنی آدم پس وہی صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل بود ورنہ عالم بالفعل در خارج نہ در علم الہی فقط و تو اندک اشارت دے

**الْعَابِقُونَ الْأَخْيَرُونَ** باین معنی باشد۔

اور اس عالم۔ عالم ارواح۔ میں حضور سیدنا نبی کریم۔ خدای الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت ثابت تھی جیسا کہ آپ خدای الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ:

**كُنْتُ نَبِيًّا وَأَكْتُمُّ نَبِيَّ الرَّؤُفِ وَالْجَسْبِ**

میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ تا۔ اگرچہ علم الہی میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت ثابت تھی لیکن حضور سیدنا نبی کریم۔ خدای الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت ملائکہ و ارواح کے درمیان ظاہر بود معلوم تھی اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت مخفی اور مستور تھی بلکہ علمائے اعلام اور اکابرین ملت فرماتے ہیں:

اس عالم۔ عالم ارواح۔ میں حضور محبوب کریم۔ خدای الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے مرنے اور انہیں علوم الہیہ کا فیضان پہنچاتی تھی جیسا کہ خدای دنیا میں تمام بنی آدم کی طرف۔ آپ۔ مبعوث اور مرسل ہیں پس حضور سرور کونین۔ خدای الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اس عالم۔ عالم ارواح۔ میں خارج میں بالفعل نبی مرسل تھے نہ کہ فقط علم الہی میں اور ہو سکتا ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم۔ خدای الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے فرمان مقدس **تَقُولُ الْعَابِقُونَ الْأَخْيَرُونَ** کا اشارہ الی حقیقت کی طرف ہو۔



محدث کبیر سیدنا ابو بکر محمد بن حسین آجری المتوفی سنہ ۳۶۰ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی سے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی

باب :

هَذَا مَتَى وَجَبَتْ النَّبُوءَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

باب: حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے کب نبوت واجب و ثابت ہوئی

عَنْ مَيْمُونَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى مَكُنْتُ نَبِيًّا؟ قَالَ  
هَذَا مَتَى بَيَّنَّ الرُّوحُ وَالْجَسَدُ

### ترجمة الحديث:

سیدنا میسرہ فجر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں نے عرض کی تیار رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

- اس وقت سے - جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ل

- ☆ -

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ :

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا ؟ قَالَ

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَنْتُمْ بَنُو الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

### ترجمة الحديث:

سیدنا میسرہ فجر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے عرض کی:

(۱) سند الامام احمد رقم الحدیث (۶۰۵۹۶) جلد ۳۲ صفحہ ۲۸

عالم شیعہ الارنؤد استاد کنگ، دارالافتاء دہلی، تصحیح خیر سماویہ پسرہ و الفجر

کتاب الشریعہ امام احمد شافعی کراچی رقم الحدیث (۹۰۳۳) جلد ۳ صفحہ ۱۲۰

عالم الحنفی استاد کنگ

(۲) سند الامام احمد رقم الحدیث (۶۰۵۹۶) جلد ۳۲ صفحہ ۲۸

عالم شیعہ الارنؤد استاد کنگ، دارالافتاء دہلی، تصحیح خیر سماویہ پسرہ و الفجر

کتاب الشریعہ امام احمد شافعی کراچی رقم الحدیث (۹۰۳۵) جلد ۳ صفحہ ۱۲۰

عالم الحنفی استاد کنگ

آپ کب سے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں اس وقت بھی تھی تھا جب حضرت آدم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - روح اور جسم کے درمیان تھے۔

- ☆ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ  
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَتَى وَجِئْتُ  
لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ:  
بَيْنَ ظُلَّةِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ .

### ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے پوچھا گیا: آپ  
کیلئے نبوت کب واجب و لازم ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا:  
سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم پاک کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کے  
درمیان۔

- ☆ -

واللہ اعلم بالصواب

کتاب التریخ و الامم الحمد شاہد کفر و کفری (رقم الحدیث ۹۳۶) جلد ۳ صفحہ ۱۳۷  
کمال الحق

الامام المحدث ابو بکر محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال ۳۶۰ھ ہے  
 ان بزرگوں نے اپنی کتاب کتاب الشریعہ میں ان احادیث کو بابہ **مِنْكُمْ مَنْ فِيهِ**  
**النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** فرمایا ہے یعنی چوتھی صدی  
 ہجری کے علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہاں کتب عقائد میں یہ آچکا ہے یعنی آج سے  
 ہزار بارہ سو سال پہلے ہمارا عقیدہ تھا کہ حضور - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عالم  
 ارواح میں بھی تھے اور اس عالم میں آپ کیلئے نبوت ثابت و ثابت و واجب ہو چکی تھی۔  
**فَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَكْثَرُ طَيِّبَاتِ مَا رَكَ أَفِينِهِ**

فانی فی الرسول سیدنا یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیدا فرمایا آپ ہی ساری کائنات کی اصل اور ہر سردار کے بھی سردار ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود سے پہلے ہی آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو منصب نبوت پر سرفراز فرمادیا تھا حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - وہ بے مثل ذات ہیں کہ تمام کائنات آپ کی فرع ہے

أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ نُورُ أَحْمَدَ أَخْلَقَ الْوَرْدَ سَيِّدَ كُلِّ شَيْءٍ  
فَمَا تَنَبَّأَ قَبْلَ طَيْرِ الْجَنَّةِ فَهِيَ أَبُ لَوَالِدٍ وَلَمْ  
يَنْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ وَبَعَثَ  
فَتَكَانَ نُورُ النَّبِيِّ الْكَالِفُ مِنْهُ خَلْقُهُ وَالشَّعْلُ

فَالْمَكُورُ فَذُرْنِي وَالنَّبِيَّ أَصْلَابِيْنَ لَهُ فِي الْعَالَمِيْنَ مَثَلُ  
لَهُ لَاءُ مَا أَنْفَكُ الْقُرْآنُ فِي قَيْصِ

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور احمد مبینی محمد مصطفیٰ - فداہ انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو پیدا فرمایا جو کائنات کی اصل ہیں اور ہر سردار کے سردار ہیں و جسم انسانی کی خاک بننے سے پہلے ہی مصعب نبوت پر فائز تھے اور سیدنا آدم - علیہ الصلوٰۃ و السلام - اور ان کی اولاد کے بھی باپ ہیں۔ آپ مصعب نبوت پر فائز تھے سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے بھی اور احدش بھی۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا نور پاک ہی کل ہے ، اللہ تعالیٰ نے ہر بلند و پست کو آپ کے نور سے پیدا فرمایا ہے تمام کائنات فرع ہے اور اس کی اصل حضور سیدنا نبی کریم - فداہ انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ہیں اور تمام جہانوں میں آپ کی مثل کوئی نہیں ہے اگر آپ کا وجود اقدس نہ ہوتا تو کائنات پر وہ عدم سے وجود میں نہ آتی۔

سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فدراہ ابی وای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی تشریف  
آوری سے پہلے جب آپکا وجود حسی موجود نہ تھا تو ہر نبی کی شریعت اس  
نبی کی طرف ہی منسوب کی گئی اگرچہ حقیقت میں وہ شریعت محمدی - فدراہ  
ابی وای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ہی تھی

لِكُلِّ عَالَمٍ يَتَقَدَّمُ فِي عَالَمِ الدُّنْيَا وَبَعَثَ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَوَّلًا نُسَبِّحُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَى مَنْ بَعَثَ بِهِ ، وَهُوَ فِي الْحَقِيقَةِ شَرِّعٌ  
مُخْتَصِرٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ تَفْقُوتُ الْجَنَّةِ عَنْهُ مِنْ خَيْرٍ لَا  
يَعْلَمُ كَمَا هُوَ تَفْقُوتُ الْغَيْرِ الْآنَ

جو امر انجاری تھا کہ انی انکار جلد ۳۰ ص ۱۰۰

لیکن چونکہ عالمِ ص - دنیا - میں آپ کا وجود یحییٰ پہلے موجود تھا اس لئے ہر نوع  
شریعت کو نبی مبعوث کی طرف ہوا منسوب کیا گیا حالانکہ درحقیقت وہ محمد رسول اللہ - فداء  
ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - کی شریعت تھی۔ اگرچہ نبی مبعوث کے نزدیک بھی آپ کا  
حقیقی وجود مقنن و قائم تھا جس طرح اس وقت آپ کا وجود یحییٰ مقنن و ہے۔



سیدنا احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ظہور کیلئے مقدمہ ہو سکیں جبکہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح مبارک کے تابع تھیں

وَاعْلَمَ أَنَّهُ لَمَّا تَغَلَّقَتْ بَابَةُ الدُّنْيَا بِأَبْيَابِ الْخَلْقِ أَبْوَرُ الْحَقِيقَةِ  
الْأَخْصِيَّةِ مِنْ كَمُورِ الْخُسْرَى الْأَخْصِيَّةِ فَمَيَّزَهُ بيمينِ الْأَمْكَارِ وَجَعَلَهُ  
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَشَرَّفَتْ بِهِ نَوَافِلَ الْإِنْسَانِ كُلِّ جَمِيعِ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ  
أَنْبَشَتْ مِنْهُ عُيُونُ الْأَوَاجِ ثُمَّ بَكَتْ أَبْغَاؤُ الْعَالَمِ الْأَشْبَابِ  
وَالْأَشْبَابِ مَعًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَلَامُ : أَنَا مِنَ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنَ

فَيَضْرِبُ نُورِي، فَهِيَ الْغَايَةُ الْبَلِيلَةُ مِنْ تَرْتِبِ الْكَاتِبَاتِ كَمَا قَالَ تَعَالَى  
فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ الْقُضْبَةُ الْوَلَاةُ لَنَا خَلَقْتَ الْإِفْلَاحَ فَيُعْطِيهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْئَاتِ شَرْفًا وَقَدْ وَابْنَا ظِلُّ اللَّهِ الْخَلْقَ وَيُعْطِيهِ الْأَنْبِيَاءُ  
وَالرُّسُلَ لِيَكُنُوا مُقْتَدِمَةً لِحُكْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَالَمِ  
الْعُلَمَاءِ وَالشُّعْرَاءِ، فَأَرْوَاهُمْ وَأَجْزَأَهُمْ تَابِعَةً لِرُوحِهِ الشَّرِيفَةِ  
وَيُعْطِيهِ الْأَطْيَافَ فِيهِ تَمُّ وَكَمَلٌ صَفَتْ لَهُمْ

جان لو کہ جب اللہ تعالیٰ کا اروہ مخلوق کی تخلیق سے متعلق ہوا تو حقیقت احمدیہ کو  
دربار الوہیت سے ظاہر فرمایا گیا اور درجہ امکان میں تمیز بخشی گئی اور اس حقیقت احمدیہ کو  
عالمین کیلئے رحمت بنایا گیا اور نوع انسانی کو اس کی بدولت شرف ملا بلکہ تمام عالمین اس کی  
مہر سے مشرف ہوئے پھر ارواح کی ذوات کو ظاہر کیا گیا، عالم اجسام، عالم اشباح میں جس  
جس کو ظاہر کرنا تھا اس کا ظہور ہوا جیسا کہ حضور سیدنا رسول اللہ - خدا و الی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - نے فرمایا:

میری حقیقت اللہ کے فیض سے ہے اور بقیہ تمام مومنین میرے نور کے فیضان  
سے ہیں اور یہی مقصد عظیم ترتیب کائنات سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں  
فرمایا ہے اگر اے رسول کریم آپ کو پیدا نہ کیا جاتا تو یہ آسمانی مخلوق نہ ہوتی۔ حضور سیدنا

رسول اللہ - خدا و انبی و اہل علیہ و آلہ وسلم - کے اشرف المخلوقات اور افضل المخلوقات ہونے کیلئے یہ حدیث قدسی ہی کافی ہے۔ آپ کو ظاہر کرنے کی خاطر ساری مخلوق کو پیدا اور انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرمایا گیا تاکہ وہ آپ کے ظہور کیلئے مقدمہ ثابت ہوں، عالم ملکوت اور عالم شحوات میں پس انبیاء اور رسولوں کی ارواح آپ کی روح شریفہ کے تابع اور ان کے اجساد مبارکہ آپ کے جسم لطیف کے تابع ہوئے تاکہ ان کی سعادتوں کا اتمام و تکمیل ہو سکے۔

خواجہ کبیر سیدنا عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
مشاہدہ بقدر معرفت ہوتا ہے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ  
علیہ و آلہ وسلم - کو یہ اس وقت حاصل تھا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب  
- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ اول المخلوقات  
ہیں اور آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسید اور معارف ربانیہ سے سیراب کیا  
گیا ہے پس آپ ہر ملت میں کیلئے اصل اور ہر ملت میں کیلئے مادہ و بنیاد بن گئے

إِنَّ الْمَشَاهِدَةَ عَلَى قَدْرِ الْمَعْرِفَةِ حَسْبَتْ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - جَنَّةٌ مَكَارِ الْغَيْبِ مَعَ الْغَيْبِ وَلَا تَأْلِفُ مَعَهُمَا فَهِيَ  
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أَوَّلُ الْمَنْظَرِ قَامَتْ فَهِيَ لَكِ سَقِيَّةٌ زُهْنُهُ  
الْمَكْرِيَّةُ مِنَ الْأَنْوَارِ الْقُدْسِيَّةِ وَالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ مَا خَارَتْ بِهِ أَهْلُ

## لِكُلِّ نَفْسٍ مِّنْهُنَّ لِكُلِّ أَكَلٍ لَّعَنٍ مُّقْتَصِرٍ .

مشاہدہ معرفت کے مطابق ہوتا ہے حضور نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو معرفت اس وقت سے حاصل ہے جبکہ حبیب اپنے حبیب - اللہ تعالیٰ - کے پاس تھے اور دوسری کوئی مخلوق وہاں موجود نہ تھی کو آپ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ہی اول مخلوق ہیں۔ اس وقت آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے اس قدر سیراب کیا گیا کہ آپ ان انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ کی بدولت ہر طالبکار کیلئے اصل ہر مستفید کیلئے اساس اور مادہ بن گئے۔

- ❦ -

شیخ محقق سیدنا احمد بن محمد بن ناصر سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم  
 ارواح میں جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے نبوت  
 سے سرفراز فرما دیا تھا اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو اس سے مطہر بھی فرما  
 دیا تھا اور آپ کی نبوت کی معرفت اور اس کے اقرار کا حکم بھی دے دیا تھا

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَنتُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ  
 فَالظَّاهِرُ أَنْ بَيْنَ ظَرْفٍ زَمَانٍ أَيْ فِي زَمَانٍ كَانَ بَيْنَ ظَلْوِ زُجْمٍ  
 وَجَسَدٍ فَيُفِيضُ ظُهُورُ نَبُوتِهِ بِنَفْسِ ظَلْوِ زُجْمٍ وَقَبْلَ ظَلْوِ جَسَدٍ أَيْ أَنَّهُ  
 نَبَاءُ اللَّهِ تَعَالَى فِي غَالِمِ الْأَزْوَاجِ وَأُطْلِعَ الْأَزْوَاجُ عَلَى ذَالِكِ وَأَمَرَهَا  
 بِمَعْرِفَةِ نَبُوتِهِ وَالْأَفْئَادُ بِهَا.  
 جو امر الہی تھا کہ میں نبی ہوں اور تم لوگ روح و جسم کے درمیان

حدیث نبوی: كُنْتُ نَبِيًّا قَآءَمُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالتَّوَلَدُ لِلْخَلْقِ فَرَزَمَان  
ہے عبارت یوں ہوگی:

أَنَا فِي زَمَانٍ كَانَ بَيْنَهُ ظُلُومٌ وَنُجُومٌ، میں اس زمانے میں  
نبی تھا جس وقت آدم علیہ السلام کی تخلیق روح اور جسم کے درمیان تھی، حدیث مبارکہ کا  
معنی مفاد یہ ہوگا کہ رسول اللہ - فداہ الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت روح آدم کی  
تخلیق کے بعد اور جسم کی تخلیق سے پہلے موجود تھی یعنی اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں آپ  
- فداہ الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو نبی بنایا اور تمام ارواح کو آپ کے نبی ہونے کی  
اطلاع دی آپ کی نبوت کے پہنچانے اور اس کا اقرار کرنے کا حکم دیا۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداوالی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا نور پاک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اس بات سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ فرشتوں کیلئے رسول مکرم تھے اور یہ بات صراحہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی اور فرشتے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں جانتے تھے

وَفِي رِوَايَةٍ :

يُسَبِّحُ صَالِحُ النَّوْرِ وَيُسَبِّحُ الْعَلَاءُ بِحُسْنِ دُحْبِهِ وَهَكَذَا يُؤْتِيكَ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - حُرِّسَ لِلْعَلَاءِ بِحُكْمٍ كَغَيْرِهِمْ فَهَلْ كَانَ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ظَهَرَتْ نَبُوَّتُهُ فِي الْوُجُوهِ الْغَيْبِيَّةِ



قَبْلَ نُبُوءَةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهِ وَبَارَكَ الْمَلَأُ بَعْكَ لَمْ تَعْرِفْ نَبِيًّا قَبْلَهُ

ایک روایت میں ہے کہ وہ نور۔ رسول اللہ - فداہ اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔  
کا نور۔ تسبیح پڑھتا تھا فرشتے بھی اس کی تسبیح کو سن کر اس کی اقتداء اور اتباع میں تسبیح پڑھتے  
تھے۔ یہ اس بات کی تائید ہے کہ آپ۔ فداہ اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ فرشتوں کے  
بھی رسول ہیں جس طرح دوسری مخلوقات کے رسول ہیں۔ یہ روایت اس بات پر صراحت  
ہے کہ آپ۔ فداہ اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت فرشتوں  
اور دیگر مخلوقات کی پیدائش سے قبل وجود یعنی خارجی میں موجود تھی اور فرشتوں نے اس نور  
سے قبل کسی نبی کو نہیں جانا تھا۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی  
**كُنْتُ نَبِيًّا وَاَتَمُّ بَيِّنَةِ الرُّوحِ وَالْبَشِيصِ** بات کی طرف واضح  
 اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت زمانہ کی تخلیق کی ابتداء میں ہی موجود تھی

آجے فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے **كُنْتُ** سے پہلے  
 ہے **وَلَمْ يَقُلْ كُنْتُ** **بِإِنْسَانٍ** **وَلَا كُنْتُ مَخْلُوقًا** **إِلَّا بِإِشَارَةِ** **إِلَهِ** **أَرْتَبُّهُ** -  
**صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَالْآلِ** **وَسَلَّمَ** **كَأَنَّكَ** **مَخْلُوقٌ** **فِي** **أَوَّلِ** **ظُلْمِ** **الزُّمَانِ** **فِي**  
**عَالَمِ** **الْفَنَاءِ** **هَذِهِ** **عَالَمِ** **الشَّهَادَةِ** **كُنْتُ** **بِإِنْسَانٍ** **لَكُنْتُ** **مَخْلُوقًا** **فَرُمَا**  
 اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
 نبوت عالم فہیپ میں زمانے کی تخلیق کے اول - ابتداء - میں ہی موجود تھی، عالم شہادت یعنی  
 عالم اجسام میں نہ تھی کیونکہ عالم شہادت ابھی مخلوق ہی نہیں ہوا تھا۔

سیدنا شہاب الدین ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو نور سے حقیقت محمدیہ  
کو ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت مبارکہ سے تمام عوالم کو جوہ بنششا پھر آپ کو بتایا  
کہ آپ کو نبوت سے سرفراز فرمادیا گیا ہے اور آپ کو رسالت عظمیٰ کی بشارت  
سے بھی نوازا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کا وہ جوہ مبارک ابھی تخلیق نہ ہوا تھا

أَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى شَرَّفَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ  
نُبُوتِهِ فِي سَابِقِ أَرْبَعِينَ، وَكَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا تَغَلَّقَتْ أَرْوَاقُهُ بِإِبْرَاهِيمَ  
الْخَلْقِ أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمُحْمَدِيَّةَ مِنْ مَخْضَرِ النُّورِ قَبْلَ وَجُوبِ مَا هُوَ  
كَأَنَّهُ مِنَ الْمَعْلُومَاتِ بَعَثَ ثُمَّ سَلَخَ مِنْهَا الْعَوَالِمَ كُلَّهَا ثُمَّ أَعْلَمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى بِسَبْعِ نُبُوتِهِ وَبَشَّرَهُ بِعَظِيمِ رِسَالَتِهِ كُلِّ مَالِكٍ وَأَدَمَ لَمْ يُؤْتِمْ ثُمَّ

اَنْبِیَیْسَتْ مِنْهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم - عَنْوَازِ الْاَنْبِیَآءِ فَظَلَّ  
بِالْطَّرِیْقِ الْاَعْلٰی اَصْلًا مُّمِیضًا لِّلْعَوَالِمِ كُلِّہَا

معلوم ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی - ندادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو ازل سابق میں ہی نبوت کو سب سے پہلے عطا فرما کر مشرف فرمایا اور یہ ایسے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کی ایجاد سے متعلق ہوا مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا - تو حقیقت محمدیہ کو نور خالص سے ساری مخلوقات سے پہلے ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت محمدیہ سے تمام عوالم - ساری کائنات - کی تخلیق فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے تمام عوالم کو حضور - ندادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے سب سے پہلے نبی ہونے کا بتایا اور یہ خوشخبری دی کہ آپ - ندادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ساری مخلوق کے رسول عظیم ہیں - ابھی تک آدم علیہ السلام کو وجود میں نہیں لایا گیا تھا پھر آپ - ندادہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے وجود نوری سے تمام ارواح کی ذوات کو تخلیق فرمایا گیا پھر آپ کا وجود نوری ملائے اعلیٰ - ملائکہ مقربین - کیلئے بطور اصل ظاہر کیا گیا اور تمام عوالم - کائنات - کیلئے معاون اور مددگار بنایا گیا -

سیدنا شیخ اجل علامہ جمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداءہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح مقدسہ  
نے عالم ارواح میں تمام ارواح کو دعوت دی اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف  
رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور عرفان الہی کی دولت سے سرشار فرمایا

وَقَفَّيْنَا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - الْخَلِيقَةَ فِي عَالَمِ  
الْأَرْوَاحِ وَالْمَرْفُوعَاتِ وَهُنَّ الشَّرِيفَةُ جَمِيعَ الْأَرْوَاحِ وَصَلَتْهَا عَلَى  
اللَّهِ الْخَلِيقَةَ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ وَالْمَرْفُوعَاتِ وَهُنَّ الشَّرِيفَةُ جَمِيعَ  
الْأَرْوَاحِ وَصَلَتْهَا عَلَى اللَّهِ وَآلِهِ وَآلِهِمْ وَغُرَّتْهَا بِرَبِّهَا وَصَلَتْهَا  
الشَّرِيفَةُ جَمِيعَ الْمَرْفُوعَاتِ وَآرَشَمَتْهَا وَغُرَّتْهَا بِرَبِّهَا

حضور سیدنا رسول اللہ - قدسہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - نے عالم ارواح اور عالم ذر میں مخلوق کو دعوت دی، آپ - قدسہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - کی روح نے تمام ارواح کو دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی توحید کی طرف راہنمائی فرمائی اور انہیں اپنے رب کی پہچان کروائی۔ آپ کے مادہ شریفہ نے تمام اجسام کے مواد کو دعوت دی اور انہیں اپنے رب کی طرف راہنمائی فرمائی اور پہچان کروائی۔

عارف باللہ سیدنا عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ٹھنٹ نبیاً  
وَأَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فرمایا یا اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت عالم الغیب  
میں زمانہ کی تخلیق کے وقت سے ہی موجود تھی جب آپ وجودِ ماضی سے  
دنیا میں تشریف آئے تو حکم اسم الباطن سے اسم الظاہر کی طرف منتقل ہو گیا  
جس سے تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا گیا

مَنْعَهُ نَبِيًّا وَلَمْ يَقُلْ مَنْعَهُ إِنَّمَا أَنَا وَلَا مَنْعَهُ مَوْجُوداً بِإِشَارَةِ إِلَهِ  
أَوْ نَبُوَّتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَوْجُودَةً فِي أَوَّلِ خَلْقِ الزَّمَانِ  
فِي عَالَمِ الْغَيْبِ هُوَ عَالَمِ الشَّهَادَةِ، فَلَمَّا انْتَهَى الزَّمَانُ بِإِصْرِ  
الْبَاطِلِ إِلَى وَجْهِ جَسَدِهِ وَازْدِيَادِ الرُّوحِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنْتَقَلَ حُكْمُ الزَّمَانِ فِي بَرِيَانِهِ اِلَى اِسْمِ الظَّاهِرِ فَظَهَرَ بِمَنَاتِهِ جِسْمًا  
وَزُوْنًا فَمَكَرَ الْحُكْمُ لَهُ بِاجْلَانَا اَوَّلًا فِي كُلِّ مَا ظَهَرَ مِنْ الشَّرَائِعِ عَلَيَّ  
اَيْبَى الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ ثُمَّ ضَارَ الْحُكْمُ لَهُ ظَاهِرًا فَتَسَخَّرَ كُلُّ شَيْءٍ  
اَبْوَةً اَلْاِسْمِ الْبَاطِنِ بِحُكْمِ اَلْاِسْمِ الظَّاهِرِ لِبَرِيَانِ اِخْتِلَافِ حُكْمِ  
اَلْاِسْمَيْنِ وَكَانَ الْمَشْرُوعُ وَاجِبًا .

حضور سید رسول اللہ - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے مکے نبوت فرمایا  
ارشاد فرمایا کُنْتُ اِنْسَانًا يَكُنْتُ مَوْجُودًا فَمَا يَكُنْتُ نَبِيًّا لَكَرَّ اَبِیْ نَبِیِّكَ اَرَأَيْتَ  
طَرَفَ اِشَارَةٍ فَرَمَا یَا هُوَ کہ زمانہ کی تخلیق کے شروع میں آپ کی نبوت موجود تھی۔ عالم  
شہادت کے علاوہ عالم غیب میں موجود تھی، جب اسم باطن کا زمانہ آپ کے جسم مقدس کے  
وجود اور روح کے اس کے ساتھ مرتبط ہونے پر ابھرا کو پہنچا تو زمانہ باطن کا حکم زمانے کے  
جریان - تسلسل - کی وجہ سے اسم ظاہر کی طرف منتقل ہوا، آپ - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم - نے جسم اور روح کے ساتھ اپنی ذات کا اظہار فرمایا۔ انبیاء سابقین اور رسولوں  
کے ادوار میں جتنے احکام و شرائع ظاہر ہوئے وہ آپ کا حکم باطن تھا۔ ذات اقدس کے ظہور  
قدس کے اظہار پر اسم باطن کا حکم اسم ظاہر کی طرف منتقل ہوا تاکہ اسم باطن اور اسم ظاہر کے  
احکامات کا علیحدہ علیحدہ ہونا واضح ہو جائے اگرچہ شریعت اور صاحب شریعت ایک ہی  
ہے۔



سیدنا شہاب الدین ابن حجر کی جتنی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم ﷺ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کی روح پاک کیلئے وصحہ نبوت ثابت تھا

مَنْ مَنَّكَ آهَ مَنَّكَ مَنَّكَ نَبِيًّا قَطْلَهُ يَبْزُ  
الرُّوحَ وَالْجَنَابَ، وَلَيْتَ الْمُرَادُ مِنْ مَّانِكَ التَّصْبِيحُ : أَوْ غَيْرُهُ مَنَّكَ  
بِلَا الْإِشَارَةِ إِلَى كَوْنِهِ رُوحَهُ الْقَلْبِيَّةَ ، تَبَيَّنَ لَهَا فَانَالَهُ الْهَدَفُ فَهُوَ  
غَيْرُهَا فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ : إِمَّا هَذَا أَوْ الْأَرْوَاحُ خُلِقَتْ قَبْلَ الْأَجْسَادِ  
بِالْفَقْدِ عَامٍ .

مَنْ مَنَّكَ آهَ مَنَّكَ مَنَّكَ نَبِيًّا ؟ قَلْبًا أَمْ نَبِيُّ الرُّوحِ ؟ وَالْجَنَابُ  
آپ کب نبی تھے یا آپ کیلئے کب نبوت کو واجب و لازم کیا گیا؟ تو حضور - فداہ ابی و امی  
ﷺ - الخ الکلیہ فی شرح الحمزۃ ص ۱۰۷

صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نے فرمایا:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور اس سے مراد صرف تقدیر الہی میں ہونا نہیں ہے کیونکہ آپ کے علاوہ دیگر انبیاء و کرام بھی تقدیر الہی میں نبی تھے بلکہ اشارہ ہے اس بات کی طرف آپ کی روح مبارکہ کیلئے یہ وصف سوسب نبوت۔ سالم ارواح میں ثابت و قائم ہوا بخلاف دیگر انبیاء و کرام کی ارواح کے جبکہ حدیث پاک میں وارد ہے کہ ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا ہے۔

مفسر قرآن سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کو ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا تھا آپ کی  
یہ فضیلت و خصوصیت اہل ایمان کیلئے کافی ہے

صاحب روح البیان نے تحریر فرمایا:

أَنَا الْفَضِيلَةُ الْعَظِيمَةُ وَالْأَيَةُ الْكُبْرَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَعَزَّ مِنْ  
الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي الْكِبَاةِ بِالْعُبُودَةِ مِنْتِ الْوَلَاةِ  
بِأَنَّهُ يُسَوِّلُ اللَّهُ وَشَرَّ الْكُفْرِ وَخَتَمَ النَّبُوءَةَ وَخَتَمَ الْمَلَايِكَةَ  
وَالنُّجُومَ مِنْتِ الْوَلَاةِ وَأَعَزَّ بِالنَّبُوءَةِ فِي عَالَمِ الْأَزْوَاجِ قَبْلَ الْوَلَاةِ  
وَالْكِبَاةِ بِكَفَى بِمَا لَمْ يَخْتَصِ بِمَا تَفْخِي

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ و جمہور کبار عالمائے امت مسطور ۶۲

بہر حال فضیلت عظمیٰ اور آیت کبریٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین - فداوانی  
 و امی صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کو بچپن میں ولادت کے وقت - اپنی بارگاہ میں - سجدہ کے  
 شرف سے مشرف فرمایا یہ اس وجہ سے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ کا شرح صدر  
 فرمایا، آپ کو ختم نبوت کا تاج پہنایا اور ولادت کے وقت فرشتوں اور حور عین کو خدمت پر  
 مامور فرمایا اور آپ کو ولادت اور صباوۃ سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرفراز فرمایا یہی  
 آپ کی خصوصیت اور فضیلت کافی ہے۔

سیدنا جبریل امین علیہ السلام کو جو مقامات رفیعہ حاصل ہوئے وہ حضور  
سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی صحبت مبارکہ کی  
برکت سے حاصل ہوئے اگر وہ ساری عمر ریاضت و مجاہدے کرتے  
رہتے اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی صحبت سے  
مشرف نہ ہوتے تو کبھی بھی ان مقامات کو حاصل نہ کر سکتے

سیدنا عبدالعزیز الدبائغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جَبْرِئِلُ وَجَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَجَمِيعُ الْأَوْلِيَاءِ وَأَزْيَابُ الْفَتْحِ  
وَعَتَى الْجُرُفُوفِ أَرْسَلْنَا جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَصَلَتْ لَهُ  
مَقَامَاتُ فِي الْمَعْرِفَةِ وَغُنِيَهَا بِبَرَكَتِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِحَيْثُ لَوْ عَاقَرَتْ سَيِّدَتُنَا جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَوْلَ عُمرِهِ وَلَمْ

يُصَلِّى سِتَّةَ الْوُجُوهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَى فِي تَحْقِيقِهَا  
وَبِمَنْزِلِ الْمَبْعُوثِ وَالسَّاقَةِ مَا خَصَلَ لَهُ مَقَامٌ وَاحِدٌ مِنْهَا

یعنی بے شک سیدنا جبریل علیہ السلام تمام ملائکہ، تمام اولیائے کرام اصحاب فتح  
حتیٰ کہ جن بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ سیدنا جبریل علیہ السلام کو معرفت وغیرہ حاصل تھے  
مقامات حاصل ہیں یہ سب حضور سیدنا نبی کریم - فدائے نبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
صحبت کی برکت سے ہیں۔ اگر سیدنا جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام تمام عمر جیتے رہتے اور  
حضور - فدائے نبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سیدالوجود کی صحبت اختیار نہ کرتے اور تمام عمر  
ان مقامات کے حاصل کرنے میں اپنی تمام کوشش و طاقت خرچ کر ڈالتے پھر بھی کوئی ایک  
مقام بھی حاصل نہ کر پاتے۔

سیدنا عبد العزیز دیا غرضی اللہ عنہ کا عقیدہ

غائرہ میں سیدنا جبریل - علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور سیدنا نبی کریم -  
 فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو اپنے سینے سے لگا کر دیا تا کہ اللہ  
 تعالیٰ کی ایسی رضا نصیب ہو جائے جس کے بعد ناراضگی نہیں اورتا کہ اپنے  
 آپ کو حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی پناہ اقدس میں دے  
 دیں اورتا کہ اپنے آپ کو حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا اس  
 عالم شہادت میں بھی امتی بنا لیں

فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

الْخُصْمَةُ الْأُولَى لِبَيْتِهِ صَلَّى بِهِ جِبْرِيلُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي  
 مَكَّةَ الرِّضَا لَ الْأَبْعَدِ الْمَعَادِ لَا شَقَطَ بَعْضُهُ ، وَ الْخُصْمَةُ الثَّانِيَّةُ

لَيْتَ خَلَّ غَلْبُهُ السَّلَامُ فِي جَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلُوفُ  
عَمَاءُ الشَّرِيفِ وَالْخُصْمَةُ الْخَالِدَةُ لِيَتَكُونُوا مِنْ أُمَّتِهِ الشَّوَيْفَةِ

یعنی غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سیدنا جبریل علیہ السلام نے پہلی مرتبہ  
اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے سینہ اقدس کے  
ساتھ اس لئے لگایا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا کے حصول کیلئے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ  
ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو بطور وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کریں ایسی  
دائمی رضا کہ جس کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو۔ دوسری مرتبہ اس لئے تھا کہ اپنے  
آپ کو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی بنیاد میں دے دیں اور  
تیسری مرتبہ اس لئے تھا کہ اپنے آپ کو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم - کی امت میں شامل کر دیں۔



سیدنا حافظ اللہ ریث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تمام انبیاء کرام  
- علیہم السلام - کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا آپ تمام انبیاء کرام - علیہم  
السلام - کے نبی ہیں اور سب کی طرف رسول ہیں

قَدْ صَرَّحَ الشَّيْخُ فِي تَأْلِيْفِهِ لَهُ بِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوَّلُ الْوَحْيِ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ آتَمَ فَمَنْ بَعَثَهُ وَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَبِيُّ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُمْ إِلَى جَمِيعِهِمْ .

امام مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی تالیف میں تصریح فرمائی ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم  
- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - حضرت آدم اور ان کے بعد والے تمام انبیاء کرام علیہم  
السلام کی طرف مرسل ہیں اور آپ ان کے نبی ہیں اور ان سب کی طرف رسول ہیں۔

المواہی للفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۱۲۵

نہایت مصطفیٰ اور مقتیدہ بہ ہذا کلمہ عالمی امت صفحہ ۲۸۲

سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تحقیق میں سب  
انبیاء کرام سے پہلے ہیں اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم  
- علیہ السلام - پانی اور مٹی کے درمیان تھے

خُصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ أَوَّلُ النَّبِيِّينَ خَلَقًا  
وَبِتَقْدِيرِهِمْ نُبُوَّتُهُ هَكَذَا نَبِيًّا وَأَوَّلُهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْطِّينِ

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی خصوصیت مبارکہ  
ہے کہ آپ تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت مبارکہ کو تقدیم حاصل ہے جبکہ  
سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

جوہر الجوارح جلد ۵ صفحہ ۵

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اجسام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا فرمایا اور حضور۔ فداہ الہی وامی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام  
کا وجود نہ بنا تھا، آپ کا اشارہ اپنی روح مبارکہ کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ نے  
عالم ارواح میں آپ کی روح مبارکہ کو اس منصب نبوت کیلئے تیار فرمایا اور  
روح مبارکہ کو منصب نبوت سے سرفراز بھی فرما دیا

قَالَ : فَإِنْ قُلْتُمْ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَفْهَمَ مَنَالَهُ الْقَتْلُ الْبُزْأَتِ فَإِنَّ النَّبِيَّةَ  
وَصَفَتْ لَأَبْهَتْ أَوْ يَمْكُورُ الْمَوْصُوفُ بِهِ مَوْجُوداً وَإِنَّمَا يَمْكُورُ يَنْفَعُ بُلُوغِي  
أَوْ بَعِيدِي سَنَةً أَيْضاً فَكَيْفَ يُوَصَّفُ بِهِ قَبْلَ وُجُودِهِ وَقَبْلَ أَرْصَالِهِ وَإِنْ  
سَخِ مَنَالَهُ فَغَيْرُهُ مَنَالُهُمْ : إِنْهُ قَدْ جَاءَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ

قَبْلَ الْإِنْسَابِ، فَقَدْ تَكُونُ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ كُنْتَ نَبِيًّا وَوَدَّ  
الشَّرِيفُ، أَوْ إِلَى حَقِيقَةِ مِنَ الْحَقَائِقِ، وَالْحَقَائِقُ تَقْبِصُ عَقُولُنَا عَنْ  
مَعْرِفَتِهَا، وَأَمَّا يَغْلِبُهَا ذَالِفُهَا وَمَنْ أَمَتْهُ اللَّهُ بَنُو الْهَيْ، ثُمَّ إِنْ بَلَغَ  
الْحَقَائِقُ يُؤْتِي اللَّهُ كُلَّ حَقِيقَةٍ مِنْهَا مَا يَشَاءُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي يَشَاءُ،  
فَحَقِيقَةُ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ تَكُونُ مِنْ جِنِّ خَلْقِ آدَمَ  
أَتَاهَا اللَّهُ فَالِكِ الْوُضُوءِ، بِأَنْ يَكُونَ خَلْقُهَا مِنْهُنَّ لِتَكُونَ، وَأَمَّا  
عَلَيْهَا مِنْ فَالِكِ الْوُضُوءِ، فَصَارَ نَبِيًّا، وَكَتَبَ اسْمُهُ عَلَى الْقُرُونِ،  
وَأَخْبَرَهُ عَنْهُ بِالرَّسَالَةِ لِيَعْلَمَ مَا يَكُونُ وَغَيْرُهُمْ كَمَا أَمَتْهُ عَنْهُ، فَحَقِيقَةُ  
مَوْلُودَةٍ مِنْ فَالِكِ الْوُضُوءِ، وَإِنْ نَأَى جَسَدُهُ الشَّرِيفُ الْمُتَكَوِّنُ بِهَا  
حضرت شیخ فحی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب اگر تم یہ اعتراض کرو کہ  
میں اس خصوصی قدر و منزلت کو سمجھنا چاہتا ہوں تو اس کی تفہیم یہ ہے کہ نبوت ایک وصف ہے  
ضروری ہے کہ اس وصف نبوت سے متصف موصوف موجود ہو جبکہ نبوت کا بیان ولادت  
کے چالیس سال بعد ہوا ہے تو پھر اس سے مانگنا یا بعثت سے پہلے کے زمانہ کو اس کے ساتھ  
کیسے متصف کر سکتے ہیں اور اگر یہ بات آپ کیلئے صحیح و درست ہے تو دیگر انبیاء کرام علیہم  
السلام کیلئے بھی یہ بات صحیح و درست ہوگی؟ اس اعتراض کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ حدیث  
شریف میں آیا ہے کہ:

المواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۱  
والتحفاً للکبری للشیخ علی صفحہ ۵

اللہ تعالیٰ نے ارواح کو جسموں سے پہلے پیدا فرمایا تو آپ کے ارشاد گرامی:  
 مَلِكٌ مُّسْتَكِنٌ أَرْوَحُ شَرِيفٍ یا حقائق میں سے ایک حقیقت کی طرف اشارہ ہو گا اور  
 ہماری عقلیں حقائق کی معرفت سے قاصر ہیں۔ ان حقائق کو ان کا خالق جانتا ہے اور وہ  
 لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے نور کے ذریعے مدد دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان حقائق کو جس وقت  
 چاہے جو چاہے عطا فرماتا ہے تو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
 کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی یہ وصف - وصف نبوت - عطا  
 فرمایا کہ اس نے اس حقیقت کو قبولی نبوت کیلئے تیار کیا اور اسی وقت آپ کو عطا فرمایا پس  
 آپ نبی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا اس گرامی عرش پر لکھا اور آپ کی رسالت کی خبر دی  
 تاکہ فرشتوں اور ان کے ملاوہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ - فداہ ابی  
 و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا کتابیہ اعزاز ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت اس وصف کے ساتھ  
 اس وقت موجود تھی اگرچہ آپ کا وہ جسم اقدس جو اس صف سے متصف ہے مٹا کر ہے۔

عارفِ شہیر سیدنا عبد العزیز دُبَاغِ رَحْمَةِ اللہ علیہ کا عقیدہ  
تمام اشیاء سے پہلے جب حضور - فداہِ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے  
نورِ پاک کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت آپ کو معرفتِ ربانیہ حاصل ہو چکی تھی

إِنَّ الْمَعْرِفَةَ حَصَلَتْ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
بِئِنَّهُ كَانَ الْغَيْبُ مَعَ الْغَيْبِ وَلَا تَالِفٌ مَعَهُمَا فَهُوَ - صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أَوَّلُ الْمُنْظَرَاتِ .

جب آپ نشیتِ حبیب اپنے حبیب - اللہ تعالیٰ - کے پاس تھے اور تیسری کوئی  
خلوق وہاں موجود نہ تھی اس وقت سے آپ کو معرفتِ ربانیہ حاصل ہے اور آپ ہی اول  
المخلوق ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بچپن سے ہی منصب نبوت پر فائز تھے جیسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنا دیا گیا تھا

أَقُولُ هَذَا مُشْكِلٌ بِوَعْدِ غَلِيٍّ السَّلَامُ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا مِنْ  
أَوَّلِ عُصْرِهِ بِالْأَمْنِ يُجِبُّ أَنْ يُقَالَ أَلَّا غَلِيٍّ أَنَّهُ مَا جَاءَهُ الْوَحْيُ إِلَّا بَعَثَ  
أَوْ بَعِثَ، وَهَكَذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا رَسُولَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

چالیس سال کی عمر سے پہلے نبی کے مبعوث نہ ہونے پر مشککین کا قول قابل تسلیم نہیں اس پر اشکال ہے بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں ہی نبی بنایا تھا مگر یہ کہنا لازم ہے کہ غالباً ان کے پاس وحی چالیس سال کے بعد آئی تھی، ہمارے رسول - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے حق میں معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

تقریباً

شیخ جلیل نور الدین علی بن زین الدین المعروف بابن الجزار کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عالم ارواح میں  
باقفل نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح پاک کو حضرات انبیاء کرام  
علیہم السلام کی ارواح کیلئے رسول بنایا اور وہ سب آپ پر ایمان لائے

وَالْمُرَات أَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا بِالْفِعْلِ فَإِنَّهُ تَعَالَى لَمَّا أَطْلَعَ عَلَى غَالِمِ  
الْأَرْوَاحِ فِي عَالَمِ الْحَيَاةِ وَقَالَ لَهُمُ اللَّهُمَّ بِرَبِّكُمْ قَاوُلُ مَنْ قَالَ بَلُو  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبْهُ مَوَاهِبَ شَرِيفَةٍ تَلِيْنُ بِعَاتِهِ  
وَأَوْسَلْهُ رُوحَهُ إِلَى الْأَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَنُوا بِهَا.

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عالم



ارواح میں بالفعل مئی تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عالم ذرسمات آدم پر عالم ارواح میں تجلی فرمائی اور ان سے دریافت کیا:

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب سے پہلے جس نے مئی سہاں کیوں نہیں۔ کہا وہ حضور سیدنا مئی کریم محمد مصطفیٰ - نداء اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کو عظیم اور بزرگ تجھے اور بدایا عطا فرما دیئے جو ان کی ذت والا صفات کے شایان شان تھے، آپ کی روح کو انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کیلئے مئی نور رسول بنا دیا تو وہ سب آپ پر ایمان لے آئے۔

سیدنا علی دودہ ہوسنوی خلیفہ سیدنا مصلح الدین خلوتی رمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کمالات کا مہدا  
ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے جوہر شریف کو پیدا فرمایا کائنات  
میں جس کو جو نعمت ملی یا ملے گی وہ سب حقیقت محمدیہ - فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ  
والتسلیم کے واسطے سے ہے

قَالَ أَهْلُ الْحَقِيقَةِ : لَا شَكَّ أَنَّ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيَّةٌ كُلُّ  
كَمَالٍ وَمَنْشَأُ خَيْرِ خِصَالٍ وَلَهُ السُّبُوُّ وَالْحَقُّمُ وَالْفَتْخُ وَالْخَيْرُ ظَاهِرًا  
وَبَاطِنًا فِي جَمِيعِ الْفَضَائِلِ وَالْكَوَالِبِ كَمَا وَظَلُّوا مَا خَلَقَ اللَّهُ  
بِجَوْهَرِهِ - يَفْنِي عَنْكَ الشَّرِيفُ مُقْتَمٌ عَلَى عَوَالِمِ الْغَنَصِيَّةِ رُتَبَةٌ  
وَبِظُهُورِهَا وَرُوحُهُ الْأَعْظَمُ مُقْتَمٌ عَلَى عَوَالِمِ الْأَرْوَاحِ رُتَبَةٌ وَظُهُورُهَا

وَمَا كَانَ لَكُمْ نُورٌ تَقْتَمُّ فِي الْأَنْوَارِ وَغُفْلَةٌ فِي الْعُقُولِ وَكَفَالَةُ الْمُغْفَرِ عَنْهُ  
بِالْقَلَمِ فِي الْأَمْكَالَاتِ فَمَكْنَا أَوْ خُطُّوْطِ الْعِلْمِ بِوَسَائِلِ الْأَقْلَامِ تَصَفُّوْ  
الْأَشْيَاءِ بِوَسَائِلِ الْحَقِيقَةِ الْمُتَحَبِّثَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ - صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :

إِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَاللَّهُ مُعْطٍ

اصل تحقیق علماء عظام رحمہم اللہ نے فرمایا:

لا ریب حضور - خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ الہ وسلم - ہر کمال کا سہارا اور خیر خصل کا منشأ  
ہے اور آپ ہی کیلئے سب سے مقدم، رفیع و ختم، ظاہر اور باطن تمام فضائل و کمالات میں ہے جیسے  
حدیث پاک میں وارد ہے: مَا خَلَقَ اللَّهُ جَوْهَرَةً - سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور  
خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ الہ وسلم - کے جوہر کو پیدا فرمایا - یعنی آپ کا عنصر شریف مرتبہ و ظہور  
کے اعتبار سے تمام عوالم عنصریہ سے مقدم ہے اور آپ کی روح اعظم عالم ارواح میں سب پر مقدم  
ہے مرتبہ و ظہور کے اعتبار سے ایسے ہی آپ کا نور تمام انوار میں مقدم ہے - آپ کی عقل تمام  
عقول میں اور آپ کا کمال جسے قلم سے تعبیر کیا گیا ہے تمام کمالات میں مقدم ہے - پس جیسے علم  
کے خطوط اقسام کے واسطے سے ہیں ایسے ہی تمام اشیاء کا صدور حقیقت محمدیہ کے واسطے سے ہے  
جیسے کہ آپ خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ الہ وسلم - نے اپنے ارشاد مبارک سے اشارہ فرمایا:

إِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَاللَّهُ مُعْطٍ

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے -

جو اہل کمال و فضائل ہیں ان کے لئے

جلد ۴ صفحہ ۲۱۷

سیدنا علیؑ وہ ہوسنوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
عالم امر عالم خلق سے مقدم ہے اور ارواح عالم امر سے ہیں اور  
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روح اعظم روح محمد مصطفیٰؐ - فداہ ابی  
وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو پیدا فرمایا

قَالَ شُبَّانَةُ وَتَعَالَى :

أَلَا لَيْلَةُ الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ سُبُّهُ لَمَرَأَةٍ ۝ وَاتَّفَقُوا أَنَّ عَالِمَ الْأَمْرِ  
مُقَدَّمٌ عَلَى عَالِمِ الْخَلْقِ فَعَالِمُ الْأَزْوَاجِ مِنَ عَالِمِ الْأَمْرِ وَقَالَ : أَوَّلُ مَا  
خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ الْقُسُوبِيَّةِ الرَّوْحُ الْمَاعِظُ الْمُتَكَلِّمُ كَمَا أَشَارَ  
لِعَالِي - عَلَى اللَّهِ غَلِيظُ الْإِلَهِ وَسَلَّمُ بِقَوْلِهَا أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ رُوحِي .

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَلَمْ يَلِدْكَ الْظُّلُومُ وَالنَّارُ . سن لیجئے! اسی کیلئے تھے خلق اور امر اور اس پر علماء کرام رحمہم اللہ نے اتفاق فرمایا کہ عالم امر عالم خلق سے مقدم ہے۔ پس عالم الارواح عالم امر سے ہے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارواح قدسیہ میں سے سب سے پہلے روح اعظم روح محمدی علیہ السلام کو سب سے پہلے پیدا فرمایا جیسے اس جانب حضور - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے اپنے اس ارشاد سے اشارہ فرمایا:

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ رُوحِي .

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا۔

عارف باللہ سیدنا امیر عبدالقادر جزا کرے حسی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
در حقیقت حقیقت محمدیہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہی ہر  
سراج منیر حسا اور معنی کو منور کرنے والی ہے وہ نبی، فرشتہ، ولی، شمس،  
قمر اور ستارہ سے کوئی بھی ہو

فَكُنَا الدَّقِيقَةُ الْمُحِبَّةُ هِيَ الْمُنِيرَةُ لِكُلِّ سِرَاجٍ مُنِيرٍ جَسَآ  
وَمَعْنَى مِنْ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِيٍّ وَشَمْسٍ وَقَمَرٍ وَنَجْمٍ  
پس ایسے ہی حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جو ہر سراج منیر کو منور کرنے والی  
ہے وہ سراج منیر حسا ہو یا معنی نبی علیہ السلام ہو یا فرشتہ یا ولی شمس و قمر ہو یا ستارہ۔

محبوب سبحانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو جنوبت  
سیدنا آدم - علیہ السلام - سے پہلے حاصل تھی اس کا تعلق حقیقت احمدیہ  
سے ہے اور جنوبت و جود غصری سے تعلق رکھتی ہے وہ دونوں حقیقتوں  
- حقیقت احمدیہ اور حقیقت محمدیہ - کے اعتبار سے ہے

وہ جو جے کہ پیش از خلق حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام آں سرور را حاصل  
بودہ و ازاں مرتبہ خبر دادہ و گفتہ کہ نہ نبیّا و آقام و نبیّو الصّٰلّٰہ وّٰالطّٰہّٰتین  
احمدی بودہ است کہ عالم امر تعلق دارد کہ ہمیں اعتبار حضرت صلی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام  
کہ کلمۃ اللہ بودہ اند و عالم امر بیشتر مناسبت داشتہ بشارت قدوم آں سرور را علیہ علی اللہ  
الصلوات و التسلیمات باسم احمد دادہ و فرمودہ و مبنیّو ا و بنفسو ا یأتی من بغیبی

اِسْمُهُ اَحْمَدُ یَبْنُو کہ نبیاً و عسری تعلق داروند ہا شمار حقیقت محمدی است بلکہ ہا شمار حقیقتیں است۔

اور جو نبوت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے پیدا کئے جانے سے پہلے حضور سرور کونین - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو حاصل ہوئی ہے اور آپ نے اس مرتبہ کی خبر دی اور فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَاَمْتُ نَبِيًّا اَلْمَاءِ وَاَلْبَلْبِ

وہ نبوت ہا شمار حقیقت احمدی کے تھی جو - حقیقت احمدی - عالمِ امر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور اسی اعتبار سے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے جو کہ کلمۃ اللہ ہیں اور عالمِ امر کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتے ہیں حضور سرور کونین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی بشارت اسم احمد کے ساتھ دی اور فرمایا:

وَتُعْبَدُ بِرَسُولٍ يَأْتِيكَ مِنْ بَنِي اِسْمِهِ اَحْمَدُ .

اور خوشخبری دینے والا اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا اسم گرامی احمد ہے۔

اور جو نبوت نبیاً و عسری کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، نہ صرف ہا شمار حقیقت محمدی کے ہے بلکہ ہا شمار دونوں حقیقتوں کے ہے۔



شیخ ابو محمد عبد الحلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کے ظہور  
کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسے آپ نے آخر زمانہ میں  
جسد عنصری کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی

قَوْلُهُ يَنْتَ قَوْلُ ابْنِ جَرِّ - فَتَبَيَّنَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هُوَ  
الْمَقْصُودُ مِنَ الْخَلْقِ وَهُوَ اسْطَلُّ عَقَبِهِمْ - أَيِ اعْظَمُهُمْ وَأَعْظَمُهُمْ  
وَأَعْلَاهُمْ ، بِإِبْطَالِ عَقَبَةِ هُوَ الْقَلْبَةُ مِنَ الْجَوْهَرِ ، أَيِ مَنْ لَهُمْ سَيَادَةُ مِنَ  
الْخَلْقِ بِمَنْزِلَةِ قَلْبَةٍ مِنَ الْجَوْهَرِ ، وَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
وَاسْطَلُّهَا أَيِ مَدْرُتْهَا الْيَتِيمَةُ الَّتِي لَا شَيْئَ لَهَا فِي حُسْبِهَا ، فَتَبَيَّنَتْ

لَهُ النَّبُوءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَكَفَا الْخَلِيقَةَ بَعَثَ  
خَلْقَ الْأَرْوَاحِ وَبَعَثَ الْأَنْوَارَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ، مَعَهَا عَاهُ آخِرَ آفِي  
خَلْقَ جَسَدِهِ آخِرَ الزَّمَانِ . وَمِنْ هَذَا الْمَعْنَى قَوْلُهُ تَعَالَى  
وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْبَنِيَّةِ ۖ قَالَ اللَّهُ الْآيَةُ إِلَيَّ قَوْلِهِ  
تَعَالَى: لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ تَلْتَضِعُنَّهُ ۚ ۸۱: ۸۱ إِلَى آخِرِ الْمَعْنَى ، فَقَدْ آمَنَ  
الْكُلُّ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ أُنْبُو الْأَرْوَاحِ وَيَغْسُوْنَهَا

شیخ ابومحمد عبدالجلیل قسری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد  
کے وقت فرمایا:

پس ہمارے نبی - فداہ الی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہی مقصود و خلقت ہیں اور  
ان کے عقد - ہار - کا واسطہ ہیں یعنی ان میں سے سب سے عظیم، سب سے قیمتی اور سب  
سے بلند و بالا ہیں کیونکہ عقد موتی کے ہار کو کہتے ہیں یعنی جسے بھی مخلوق میں سیادت  
و سرداری ملی وہ ہیرے کے ہار کی طرح ہے اور حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الی و امی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - اس کا واسطہ یعنی اس کا درختیمہ - بے نظیر موتی - ہیں کہ جس کے حسن و جمال  
کی کوئی مثال ہی نہیں۔

بے شک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو ہر شی کے  
وجود سے پہلے نبوت دی گئی ارواح کی تخلیق کے وقت اور اللہ تعالیٰ کی ہار گاہ میں انوار کے  
جو احجام رنی فضاں لئی المار جلد ۲ صفحہ ۴۶

ظہور کی ابتداء کے وقت آپ نے مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دی۔ جس طرح آپ نے آخر زمانے میں جسدِ انصری کے تخلیق ہونے پر مخلوق کو دعوت دی ہے اور اسی مفہوم کو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی واضح کرتا ہے:

وَإِنَّا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ لُتُوءَيْنَهُ لَنُؤْمِنُ بِهِ وَلَنَنْصُرُنَّهُ ۖ فَآخِرُكَ

پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح طہات آپ پر ایمان لے آئیں پس آپ ایوالا ارواح اور لٹسوب الارواح ہوئے۔

عارف باللہ سیدنا محی الدین ابن عربی، سیدنا تقی الدین سبکی اور

سیدنا احمد عابدین۔ رحمۃ اللہ علیہم۔ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ رسولان عظام

کے بھی رسول ہیں صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین اور حضرات رسولان عظام علیہم

السلام آپ کے نائب و خلیفہ ہونے کے اعتبار سے احکام الہیہ مخلوق تک

پہنچانے والے ہیں

وَقَفَّ تَكَلُّمُ نَبِيِّ الْمَدِينَةِ الشَّيْخِ عَلِيٍّ هَذَا الْمَقْنِي وَفَرَزَهُ بِرِصَالِهِ

مَخْصُوصَةً، وَيُؤَيِّدُ صَالِحَ مَا قَفَّ مِنْهُ عَنِ الْعَارِفِ شَيْخِي مُدَيِّدِ الْمَدِينَةِ

بِرِ الْغَدَبِيِّ، وَكَتَبْتُ لَهَا، وَهِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ الرُّسُلِ،

الْمُتَابِعِينَ الْخَلْقَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، الْقَائِمِينَ بِالنَّبَايَةِ عَنْهُ بِتَبْلِيغِ الْأَحْكَامِ

## النَّبِيُّ شَرَعَهَا اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ ؟

سیدنا تقی الدین سکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون پر کلام فرمایا ہے اور اپنے مخصوص رسالہ میں اسے مثبت فرمایا ہے اور اس کی تائید عارف باللہ سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ ارشاد مبارک ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے۔ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا جبکہ حضور۔ فدائو ابی و ابی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ رسولوں کے بھی رسول ہیں جو رسول مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے والے اور آپ کی نیابت میں قائم رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر جو اس نے لوگوں کیلئے مشروع فرمائے۔

در حقیقت حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ہی داعی الی اللہ ہیں اور دیگر تمام انبیاء و رسل علیہم السلام آپ کی جمعیت میں مخلوق کو حق کی طرف بلانے والے ہیں، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے خلفاء ہیں اور حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی رسالت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق بشمول انبیاء کرام علیہم السلام کے عام ہے، ہر نبی علیہ السلام کو جو معجزہ نصیب ہوا وہ در حقیقت آپ کے نور سے ہی انہیں ملا ہے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - فضل و کرم کے سورج ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اس سورج کے سیارے ہیں

فَكَانَ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَاعِيًا بِالْإِصْلَاحِ ، وَجَبِيحٌ

الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ يَتَخَوَّنُ الْخَلْقُ إِلَى الدَّوْرِ عَنْ تَبِعِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا خُلَفَاءَ فِي الْمَعْمُورَةِ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ مِنْ أَتْبَاعِهِ، فَرَسَّالَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثَةً لِجَمِيعِ الْخَلْقِ وَالْأَنْبِيَاءَ وَأَمْعِيهِمْ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجِئْتُمْ يَتَخَلَّفُونَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

وَأُرْسِلَتْ إِلَى النَّاسِ كَاتِبَاتُ أَجَلٍ فَالَيْكَ يَكُونُ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لَهَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمَامُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْبُرْجَةِ وَكُلُّ أَحَدٍ أَتَى الرُّسُلَ الْكِرَامَ بِهَا

فَإِنَّمَا انْصَلَبَتْ مِنْ نُفُوسِهِمْ بِهِمْ

فَأَنَّهُ شَفَعُ فَضَّلَ هُمْ كَمَا كُنْهَا

يُظْهِرُونَ أَنَّوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلُمِ

أَيُّ كُلِّ مُعْجَزَةٍ ظَهَرَتْ عَلَى يَدِ رَسُولٍ مِنَ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنَّهَا ظَهَرَتْ بِعَاطِلَةِ نُفُوسِهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَقْنِيَانِهِمْ مِنْ نُفُوسِهِمْ، فَهِيَ شَفَعُ فَضَّلَ هُمْ كَمَا كُنْهَا.

پس اصل میں داعی الی اللہ حضورِ خدیوہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ہیں پور تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ و التسلیم آپ کی اتباع میں مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں۔

پس تمام انبیاء و کرام علیہم السلام دھوۃ میں آپ کے خاندان میں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عہدہ بیان لیا ہے کہ وہ حضورِ خدیوہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے قریب ہیں۔ پس حضورِ خدیوہ





سیدنا شہاب الدین احمد ربلی رحمۃ اللہ علیہ اور  
سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - نذراہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تمام  
انبیاء کرام علیہم السلام کا رسول بنایا گیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے  
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ سے متعلق عہد و بیان لیا تھا

صَرَخَ السُّبْحِيُّ فِي تَالِيَتِهِ لَهٗ بِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَ  
إِلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ فَأَضْمَعُ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا  
وَأَضْمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَنَاحِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُئْتُ إِلَى  
النَّاسِ مَكَّةَ فَقَالَ : وَلِهَذَا أَخَذَ اللَّهُ الْعَوَاقِبَةَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كَمَا قَالَ تَعَالَى  
وَإِنَّا أَخَذْنَا اللَّهُ مِيثَاقَ الْنَّبِيِّينَ لَمَّا أُنْزِلُكُمْ مِنْ كُلِّ مَكَّةٍ وَبَعَثْنَا نَبِيًّا

جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنكُمْ لَمَّا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُوا بِهِ وَلَتَحْكُمَ الْقُلُوبُ لَكُمْ  
أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنتُمْ عَلَىٰ كُلِّكُمْ بِأَعْيُنِكُمْ قَالُوا أَفَرَأَيْتُمْ قَالُوا فَاشْهَدُوا وَأَنَا  
مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک تالیف میں صراحت فرمائی ہے کہ  
حضور - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنایا  
گیا ہے اور آپ نے حضور - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے ارشاد و کرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَفْدِ اس وقت بھی نبی تھا جبکہ  
آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے - سے استدلال فرمایا ہے اور حضور - خدا و انبی  
وامی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے اس قول مبارک:

بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كُلِّ قَوْمٍ اَوْ كُوفٍ كِيْلًا رسول بنا کر بھیجا گیا  
ہے - سے بھی استدلال فرمایا ہے آپ - یعنی سیدنا سبکی رحمۃ اللہ علیہ - نے ارشاد فرمایا:  
اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد بیان لئے تھے  
جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِن آتَاكَ اللَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْغَيْبِ لَشَيْءٌ لَّمَّا أُنْزِلَتْ كِتَابٌ مِّنْكَ وَجَعَلْتَ قُلُوبَهُمْ  
يُؤْمِنُونَ بِكَ وَأَنَّهُمْ يَتَكَلَّمُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ لَقَدْ كُنْتُمْ تَعِيبُونَ

عَاقِرُونَ ثُمَّ ءَاخِذْتُمْ عَلَىٰ ذُلِكُمْ لِصُلْبِكُمْ بِضُرٍّ مِّنَّا قَالُوا فَاشْهَدُوا ؕ  
**أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ**

اور یاد کرو جب ایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ تم ہے تمہیں اس کی جوہوں  
 میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے  
 والا ہوا ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد  
 کرنا اس کی۔ اس کے بعد فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھایا تم نے اس پر میرا بھاری  
 وعدہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی۔  
 تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

سیدنا شہاب الدین احمد ربلی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور

سیدنا تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ سیدنا آدم - علیہ السلام - کی تخلیق کے وقت حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - مرتبہ نبوت پر فائز تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمان لیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے متقدم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں

قَالَ الشَّيْخُ:

عَرَفْنَا بِالْخَيْرِ الصَّحِيحِ بِحُضُورِ الْكَمَالِ مِنْ خَلْقِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَيْمِ شُبُهَانَهُ وَتَغَالَى أَنَّهُ أَعْطَاهُ النُّبُوَّةَ مِنْ  
مَنَالِكِ الْوَقْتِ، ثُمَّ أَخَذَ الْعَوَائِيثَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ الْمُتَقَدِّمُ

عَلَيْهِمْ ، وَأَنْتَ نَبِيُّهُمْ وَرَسُولُهُمْ ، وَفِي آخِذِ الْمَوَاقِفِ وَهِيَ فِي مَعْنَى  
الْإِسْتِخْلَافِ ، وَلِمَا لَكَ مِنْ خَلْقِ لَأَمِ الْقَسَمِ فِي التَّوْفِيقِ بِهِ وَلِتَنْصُرُنِي ،  
لِحَقِيقَةِ أَخْرَجِي وَهِيَ كَأَنَّ أَيْمَانَ النَّبِيِّ تَوَقَّعَتْ أَجْزَأَتْ مِنْ هَذَا ،  
فَانْظُرْ هَذَا التَّعْظِيمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهِ ، فَالْنَّبِيُّ  
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، وَلِهَذَا ظَهَرَ فِي الْآيَةِ  
بِمَعْنَى الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لَوَائِهِ ، وَفِي الْكُنْيَا كَمَا لَكَ كَانَ لَيْلَةَ الْأَنْبِيَاءِ  
كَأَنَّ بِهِمْ .

سیدنا حق الدین سکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”مجموعہ حدیث صحیح سے پوچھنا کہ ہمارے نبی - فداء الہی وای صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم - کو سیدنا آدم علیہ السلام کی تحقیق سے ہی ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے نال حاصل  
ہو چکا تھا یہ کہ انہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمادی تھی پھر تمام انبیاء کرام علیہم  
السلام سے عہد بیان لئے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے مقدم ہیں اور وہ ان کے  
نبی اور رسول ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عہد بیان لینا یہ دراصل ان سے حلف لینا ہے اسی  
وجہ سے التَّوْفِيقُ بِهِ وَلِتَنْصُرُنِي میں لام قسم داخل ہوا۔

ایک اور نکتہ:

وہ یہ ہے کہ گویا یہ تہ پر حلف لینا نہیں سے اخذ کیا گیا ہے۔ پس اب دیکھئے حضور  
جہاں ہمارے تعالیٰ نبی الامار جلد ۲ صفحہ ۱۶۹

سیدنا نبی کریم - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے اس تفہیم و تکریم کو ان کے رب تعالیٰ کی جانب سے پس حضور سیدنا نبی کریم - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نبی الانبیاء - تمام نبیوں کے نبی - ہیں۔ اسی وجہ سے قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ظاہر ہوں گے اور ایسے ہی دنیا معراج کی رات ہوا کہ حضور - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کروائی۔

سیدنا شیخ الحدیث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
سیدنا سلیمان بن سیدنا داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش  
اللہ محمد رسول اللہ تھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ  
نبیوں کے نبی اور ان کی طرف رسول ہیں۔ فداہ ابی و امی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور آپ فرشتوں کے بھی رسول ہیں

قَالَ الْبَلَاءُ وَيُثَلِّبُ كُتُبَهُ مُرْسِلًا إِلَى الْآنْبِيَاءِ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ  
خَاتَمِ سَلِيمَانَ بِرُكُوتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِأَمَانَةٍ أَنَّهُ  
نَبِيُّ الْآنْبِيَاءِ، وَرَسُولُ إِلَهُهُمْ وَأَنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ أَوْزَمُ أَن يَكُونَ  
رَسُولًا إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَأَوْزَمُ أَن يَكُونَ مِنْ أَتْبَاعِهِ -

سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حنضور۔ فدا دینی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف رسول بنائے جانے پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ سیدنا سلیمان بن سیدنا داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ نبی الانبیاء۔ تمام نبیوں کے نبی۔ ہیں اور ان کی طرف رسول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں تو یہ بات لازم آتی کہ حنصور۔ فدا دینی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرشتوں کی طرف بھی رسول ہوں اور فرشتے بھی آپ کے تابع ہوں۔



شیخ الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تحقیق میں سب  
سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت تمام انبیاء کرام کی نبوتوں سے متقدم ہے

بَابُ خُصُوصِيَةِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - بِمَكَانِهِ  
أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الظُّلْمِ وَتَقْصُّمِ نَبِيِّهِمْ وَأَخْصِيَا الْمَيْتَاةَ عَلَيْهِ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی خصوصیت کا باب :  
سب نبیوں سے پہلے آپ کے پیدا کئے جانے اور آپ کی نبوت کے - سب انبیاء  
کرام علیہم السلام کی نبوت سے - پہلے ہونے اور آپ کیلئے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام  
سے - عہد و بیان لینے کے ساتھ -  
اگلا حصہ : اکبری جلد ۱ صفحہ ۲۴۱

عاشقِ مصطفیٰ - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
سیدنا شرف الدین بو صیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

وَكُلُّ الْأَشْيَاءِ آتَى الرَّسُولَ الْكَرِيمَ بِهَا فَإِنَّمَا أَتَاكَ بِشَيْءٍ مِنْهُ وَهُوَ بِهِمْ  
وہ تمام معجزات جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام لیکر تشریف لائے وہ  
انہیں حضور - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور مبارک سے ملے ہیں۔

فَإِنَّهُ شَمَّوْهُ فَضْلَهُ هُمْ كَمَا أَكْبَرُهَا

يُظْهِرُونَ أَنَّهُ آتَاكَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلُمِ  
آنحضرت - فدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - بزرگی کے آفتاب ہیں اور تمام  
انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب سے نور لینے والے سیارے ہیں۔ سیارے لوگوں کو اس  
سورج کی روشنی تاریکی میں دکھایا کرتے ہیں۔  
تخصیص: بدو شریف

عارف باللہ سید محمد نیک عالم شاہ - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
حضرات انبیاء کرام - علیہم السلام - کو جو معجزات مبارکہ ملے یا حضرات  
اولیاء کرام کو جو کرامات نصیب ہوئیں وہ سب حضور - فداہ ابی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے نور پاک کی ان پر بخشش و عطا کے طفیل ہے

جو جو ملے خوارقِ نبیاں یا ولایاں توں بھائی  
اوہ سب بخشش اوہناں اُسے او سے نورِ حق دی

خمس منور سرورِ عالم اوہ بھتا رہے اس دے  
ظاہر کر دے نورِ حق دا اندر راتِ قلم دی

تصنیف و تہذیب: بہانی

عارف کامل - سیدنا موانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات ملے وہ سب  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
کے نور پاک سے ملے ہیں

ہر چہ آور دند مجموعہ رسل از معجزات  
آں ز نور مصطفی آمد بایشان لاجرم

تمام انبیاء کرام علیہم السلام جو بھی معجزات لے کر آئے وہ سب نور مصطفی - فداہ ابی  
وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے لے کر آئے۔

تخصیص و مبارکبادی

او بود خورشید فضل و دیگران سیارگان

روشنی سیارگان ظاہر کنند اندر ظلم

حضور سیدنا محمد کریم - فداہ اپنا و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - فضل و کرم کے آفتاب  
عالمگشاہ ہیں اور دیگر انبیاء کرام - علیہم السلام - سیارے ہیں اور تاریکی میں سیارے آفتاب  
کی روشنی کو ظاہر کرتے ہیں۔

- ✽ -

سند الھدٰی میں سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - قدسہ البی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سورج کی  
 مانند ہیں اور باقی انبیاء کرام سیاروں کی طرح ہیں

وَ اَنْتَ اَعْلٰی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ کَانَ  
 ۝ اَنْتَ لَھُمْ شَعْرٌ ۝ وَ کَانَ الْاَوَّلُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا مرتبہ تمام رسولوں سے اعلیٰ و ارفع ہے اور آپ کی  
 ذات ان کیلئے سورج ہے اور وہ سیاروں کی طرح ہیں۔

تفسیر والیب الغم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۱۵۸

سیدنا علامہ بیجو ری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نور محمدی کے  
اعتبار سے تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - سے پہلے ہیں اور تمام رسولان  
کرام کو جو معجزات ملے وہ سب حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم - کے نور پاک سے ملے ہیں

لَا يُقَالُ : كَيْفَ تَكُونُ الْمُعْجَزَاتُ الَّتِي أُتِيَ بِهَا الرَّسُلُ الْكَرَامُ  
لَأَمِّهِمْ مِنْ نُورِهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَعَ أَنَّهُمْ مُتَقَدِّمُونَ  
عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ؟ لِيَأْتَا نَقُولُهُمْ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
مُتَقَدِّمٌ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ خِلَالِ النُّورِ الْمُتَقَدِّمِ .

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ:

وہ معجزات مبارکہ جو رسولانِ کرام علیہم السلام کو ان کی امتوں کیلئے دیئے گئے وہ حضور - فداہِ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے نو بھائی کے فیض سے کیسے قویٰ پذیر ہوئے جبکہ حضراتِ رسولانِ کرام علیہم السلام وجود میں آپ سے مستفید ہیں کیونکہ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ حضور - فداہِ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نور محمدی - صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے اعتبار سے تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام سے مستفید ہیں۔



شارح برودہ علامہ شربونقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جتنے عجرات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی  
- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور پاک کی وجہ سے ملے ہیں

بَاذِ يُقَالُ نَبِيْنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ لِأَنَّ نَبِيْنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَالْعِلْمُ كُلُّهُ أَجْرُ أَتَى الرُّسُلَ الْكِرَامُ بِهَا فَأَتَمَّا اتَّكَلَتْ مِنْ نَفْسِهِ بِهِمْ  
وَكُلُّ مَنْ شَاءَ كَذَلِكَ فَهِيَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ

یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ  
وسلم - جو ہمارے نبی ہیں وہ خیر الانبیاء کرام علیہم السلام سے بہتر و افضل ہیں  
کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی عجرات مبارکہ ملے وہ ہمارے نبی - فداہ ابی و امی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور پاک سے انہیں ملے جس کی یہ شہن ہو وہ تمام انبیاء کرام علیہم  
السلام سے افضل و برتر ہے۔

شرح الترمذی علی ابوداؤد سنہ ۶۹

شارح بر وہ سیدنا خربوئی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے وہ حضور سیدنا نبی کریم  
-ذراہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- کے نورِ اصلی کے فیض سے ملے ہیں  
اور حضرات انبیاء کرام- علیہم السلام- درحقیقت آپ کے نائب و خلیفہ ہیں

حَاصِلُ مَعْنَى الْبَيِّنَاتِ أَنَّ جَمِيعَ مَا أُجِى الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ  
خَوَارِجِ الْغَايَاتِ فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ وَفُصِّلَتْ بِذَلِكَ الْآيَاتِ الظَّاهِرَةُ  
وَالْمُعْجَزَاتِ الْبَاطِنَةُ مِنْ أَمْرِ نُوْرِهِ الْأَصْلِيِّ فَمُعْجَزَاتُ السَّابِقِينَ مُعْجَزَةٌ  
لَهُ كَمَا أَنَّ كَرَامَاتِ الْآخِرِينَ كَرَامَةٌ لَهُ فَالْسَّابِقُونَ وَالْآخِرُونَ بِأَمْرٍ  
أَحَدٍ فِي الْحَقِيقَةِ لَهُ نَائِبُونَ .

اس شعر کا حاصل یہ ہے کہ:

تمام رسولان کرام اور انبیاء عظام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ سب آیات ظاہرہ اور معجزات باہرہ انہیں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے اصلی نور کے فیض سے ملے اور حاصل ہوئے پس انبیاء سابقین علیہم السلام کے معجزات و حقیقت حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا ہی معجزہ ہیں جیسے بعد میں آنے والے اولیاء کرام کی کرامات آپ ہی کی کرامت و معجزہ ہیں پس سابقین انبیاء کرام اور لاحقین اولیاء کرام سب و حقیقت حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نائب ہیں۔

شراح بردہ سیدنا علامہ عمر بن احمد خربوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ حضور  
-فدراہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے ملے ہیں  
کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ ہے وہ حضور-فدراہ ابی وامی صلی  
اللہ علیہ والہ وسلم- کے نور پاک سے ہے

فَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ عِلْمُ أَنَّ كُلَّ مَا وَصَلَ إِلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ  
فَهُوَ مِنْ نُورِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّ كُلَّ مَا فِي الْمَكُونِيَّةِ مِنْ نُورِهِ  
حَدِيثِ سَيِّدِنَا جابر - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - كَوْنَهُ كَرَفَرَمَانِ كَيْفَ بَعْدَ سَيِّدِنَا خَرَبُوتِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
فَرَمَاتِ هِيَ:

شرح الخربوٹی علی البردہ صفحہ ۱۰۰

ہیں اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام تک جو بھی معجزات مبارکہ پہنچے ہیں وہ حضور - فداہ اپنی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے نور پاک سے ہیں کیونکہ وہ نولں جہاں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب حضور سید عالم کریم - فداہ اپنی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے نور پاک سے ہے۔

قائد المجد شین فی عصرہ سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ایک اسم گرامی  
سیدنا فاتح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے رسول تھے

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا نام فاتح ہونا درست ہے کیونکہ آپ  
- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے رسولوں کا آغاز کیا یعنی پیدائش میں آپ - فداہ  
ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سب سے پہلے رسول تھے یا آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم - شفاعت کرنے والوں میں سب سے پہلے ہوں گے۔

ان معانی کا قرینہ یہ ہے کہ یہ اسم دوسرے اسم خاتم کے ساتھ ملا ہوا - حدیث

اسرار النبی - صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - صفحہ ۴۱

میں۔ واپس ہے تو ان کے معافی بھی اس لئے مبارکد اول اور آخر کی مانند ہوں گے۔  
 میں کہتا ہوں یہ تمام صفات سرکارِ وہ عالم۔ فداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی  
 ذات پاک میں مجتمع ہیں۔

- ☆ -

مفسرِ قرآن اور محدثِ ذی شان سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ البی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ابتداء میں ہی  
نبی الانبیاء ہوئے جیسے شبِ معراج آپ امام الانبیاء ہوئے اور آپ  
قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے

قَدْ وَفَّيْتُ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلَى ،  
وَأَنَّكَ لَطَهَّرَ نُورَهُ أَوَّلًا بَلَى وَلَا كَانَ وَجُوهٌ مَوْجُوبٌ لَهُ لَا أَهَانَ هَذَا  
فِي عَالَمِ الْأَزْوَاجِ قَبْلَ ظَهْرِ الْأَشْبَاحِ كَمَا يُعَيَّرُ بِالْبَلَى - صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - كُنُوتُ نَبِيٍّ وَأَتَمُّ بَيْنِ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ ، فَهُوَ نَبِيُّ  
الْأَنْبِيَاءِ فِي عَالَمِ الْأَنْبِيَاءِ كَمَا كَانَ إِمَامَ الْأَنْبِيَاءِ فِي لَيْلَةِ الْإِسْرَاءِ  
وَيَكُونُ شَفِيعَ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ اجْتِمَاعِهِمْ تَحْتَ الْبَلَاءِ



یقیناً یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے سب سے پہلے - اَلْفُؤُتْ ہُوَ تَعْلُوْجُہُ جواب میں - ہَلْ کُنَا اِیْسَاوُ (آپ کے نور پاک کے ظہور کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وقت کسی موجود مخلوق - کواہ جو تک نہ تھا ایسا عالم ارواح میں اجسام کے ظہور سے پہلے ہوا جیسے اسی جانب حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا ارشاد گرامی ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَاَنْتُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے پس آپ عالم ابتداء میں نبیوں کے نبی ہیں جیسے آپ لیلۃ المعراج میں امام الانبیاء ہوئے اور آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - قیامت کے دن شفیع الانبیاء ہوں گے جب ان کا لوہ الحمد کے نیچے اجتماع ہوگا۔

سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو دو مرتبہ  
علم عطا فرمایا گیا، ایک مرتبہ آدم علیہ الصلوٰۃ السلام کی تخلیق سے پہلے  
اور دوسری مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے پہلے

فَكُلُّ نَبِيٍّ نَقِثَ فِي زَمَرٍ ظَهَرَ فِي فَهْوٍ نَادِبٌ عَنْهُ فِي بَغْيٍ بِذَلِكَ  
الشَّرِيعَةِ وَبِهِ نَفَثَ ذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِيبِهِ وَضَعُ  
اللَّهُ تَعَالَى يَمَهُ بَيْنَ نَفْسِي أَيْ كَمَا يَلِينُ بِذَلَالٍ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ  
وَالْآخِرِينَ إِنَّ الْعَزَازَ بِالْأَوَّلِينَ عَمُ الْأَنْبِيَاءِ الْبَازِ نَقِثَ مَوْهُ فِي الظُّهُورِ  
مِنْكَ غَنِيَّةَ جَسَمِ الشَّرِيفِ وَابْتِذَانِ ذَلِكَ أَنَّهُ طَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْلَى الْعِلْمِ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ خَلْقِ آصَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّةً قَبْلَ ظُهُورِ

وَسَالِّمُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَيْهِ أَوَّلًا مِنْ غَيْرِ  
جِبْرِيلَ ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِهِ جِبْرِيلَ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمَّا الْكَفَى قَالَ تَعَالَى لَهُ وَلَا  
تَعْدِلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ : فَإِنْ آتَى لَا تَعْدِلْ بَيْنَهُ وَ  
مَا بَيْنَكَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ جِبْرِيلَ بَلْ أَسْمَعَهُ مِنْ جِبْرِيلَ وَأَنْتَ  
مُنْصَحٌ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ مَا سَمِعْتَهُ قَطُّ

آپ کے زمانہ ظہور سے قبل ہر نبی اس شریعت میں جس کیلئے اس کو مبعوث کیا گیا  
تھا آپ کا نائب تھا اس بات کی تائید آپ کے اس قول سے ہوتی ہے جو حدیث کہ اللہ تعالیٰ  
نے اپنا ہاتھ اپنی جلالت شان کے لائق میرے سینے پر رکھا مجھے اولین اور آخرین کے علوم کا  
علم ہو گیا۔ میں واقع ہوا ہے کیونکہ اولین سے مراد وہ انبیائے کرام ہیں جو آپ کے جسم  
شریف کے ظہور سے قبل آپ کی نبوت میں پہلے ہو گزرے ہیں اس کی توضیح یہ ہے کہ  
آپ - خدا و ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو وہ مرتبہ علم سے نوازا گیا ایک مرتبہ تخلیق آدم  
سے قبل اور ایک مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے قبل جیسے پہلے جبریل علیہ السلام کی  
وساالت کے بغیر آپ پر قرآن کو اتارا گیا پھر دوسری مرتبہ بواسطہ جبریل اتارا گیا اور اسی  
لئے ارشاد باری تعالیٰ ہوا وحی مکمل ہونے سے پہلے آپ قرآن کی تلاوت میں جلت سے  
کام نہ لیں یعنی جو قرآن آپ کے پاس پہلے سے موجود ہے اس کو جبریل سے سننے سے قبل اس  
کی تلاوت میں جلدی نہ کریں بلکہ جبریل کی زبانی اس کو سنیں اور خود چپ رہیں گویا کہ آپ  
نے اسے سماعت ہی نہیں کیا۔

الذی ایت والحمد للہ

سیدنا شیخ ابو عثمان فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حقیقت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تمام انبیاء کی اصل ہے اور  
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی حقیقت کے اجزائے تفصیل کی  
طرح ہیں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو  
کَافَّةً لِلنَّاسِ کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا تو کَافَّةً لِلنَّاسِ میں تمام  
انبیاء و رسل، ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین داخل ہیں

وَلَمْ يَكُنْ ذَا عِيَا حَقِيقَةً مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا هُوَ  
الْحَقِيقَةُ الْأَعْمَدِيَّةُ الَّتِي هِيَ أَصْلُ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ كَالْأَجْزَاءِ  
وَالْتَفَاصِيلُ لِحَقِيقَتِهِ فَكَانَ تَعَوُّذُهُمْ مِنْ خَيْرِ دُورَتِهِمْ عَنْ خِلَافَةٍ  
مِنْ كُلِّهِمْ لِيُغْضِرَ أَجْزَائِهِمْ وَكَانَتْ تَعَوُّذُهُ الْكُلَّ لِجَمِيعِ أَجْزَائِهِ



علیہم السلام حق کی طرف مخلوق کو دعوت دیتے تھے تو آپ کے نائب اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے نور آپ کی اتباع میں اسی لئے اَلْعَمَلُ بِحَقِّهِ صرف اور صرف آپ کے ہی نمایان شان ہے۔

قصیدہ بروہ شریف میں ہے:

وَكُلُُّ الْاِيجَادِ اَتَوْا الرَّسُلَ الْكَرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اِتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظَهِّرُونَ اَنَّهُ اَزْهَى لِلنَّامِ فِي الظُّلَمِ

رسل کرام جتنے بھی مجرات لائے ہیں وہ سب آپ کے نور کی کرنیں ہیں بے شک

آپ - نداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بزرگی کے آفتاب ہیں انبیاء کرام اس کے سیارے ہیں جو اندھروں میں سورج کے انوار لوگوں پر بکھیرتے ہیں۔

سید العشاق سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے وجود  
مسعود کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی مختلف معجزات اور  
آپ کے وجود کا نور ظاہر ہو چکا تھا

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْمُرَاتُ بِالنُّورِ النَّبِيُّ هُنَا مُعْتَصِمٌ عَلَى اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورُ مُعْتَصِمٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَثَلُ نُورِ مُعْتَصِمٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ  
مُسْتَوْفَعًا فِي الْأَصْلَابِ كَمَشْكَاةٍ جَفَّتْهَا كِفَاةٌ أَوْ أَتَتْ بِالْمِصْبَاحِ فَلَبِنُهُ  
وَبِالزُّجَاجَةِ كَفَرَةٌ أَيْ كَانَتْ كَمَكُوبَةٍ فَزَكَّى لِمَا فِيهِ الْإِيمَانُ وَالْحِكْمَةُ  
يُوقَعُ مِنْ شَجَرَةٍ مِثْلَ مَكُوبَةٍ أَيْ مِنْ نُورِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَطْهُرًا

وَنُفْلًا وَكَغُفَةٍ فَذَرِبَ النَّمْلَ بِالشَّجَرَةِ الْخَبْرَةِ وَقَوْلُهُ يَكَاثُ يَنْتَهَا  
يُخْبِرُ أَيْ نَكَاحُ نَبُوَّةٍ مُخْتَبَرٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ لِلنَّاسِ قَبْلَ  
كَلَامِهِ وَظَهَرَ مَثَلُ أَنْوَاعِ مُعْجَزَاتِهِ غَوِيَّةٍ وَنُورِيَّةٍ وَجُودِيَّةٍ قَبْلَ وَجُودِهِ  
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دوسرے نور سے مراد اس مقام پر حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - خدا و ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان شعل نور سے مراد نور محمد مصطفیٰ - خدا و ابی و امی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - ہے پھر کہا نور محمد مصطفیٰ - خدا و ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی مثال جب  
اصلاب اور پشتوں میں ودیعت رکھا گیا تھا مشکوٰۃ کی طرح تھا جس کی شان یہ ہے مصباح  
سے مراد دل اور زہلچہ سے مراد آپ کا سینہ اقدس ہے گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے کیونکہ  
سینہ اور دل اقدس ایمان اور حکمت سے لبریز ہے۔ جس دل کو شجرہ مبارکہ یعنی امیرائیم علیہ  
السلام کے نور سے روشن اور درخشاں کیا گیا ہے یہ نور سیدنا امیرائیم علیہ السلام کے نور کا مظہر،  
سیدنا امیرائیم علیہ السلام کی نسل اور وعاء ہے جس کی شجرہ مبارکہ سے مثال دی گئی ہے پورا ارشاد  
باری تعالیٰ يَكَاثُ يَنْتَهَا يَخْبِرُ اَلْمَعْنٰی ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - خدا و ابی و امی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت اس قدر درخشاں اور بلند ہے کہ آپ کے اعلان نبوت  
سے قبل لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے کی قوت رکھتی ہے اور آپ کے گونا گوں معجزات کی  
حالت یہ ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے ہی ظاہر ہونے کی کیفیت میں ہیں اور آپ کے وجود کا  
نور آپ کی موجودگی سے قبل ظاہر ہوجانے کی طاقت رکھتا ہے۔

فقہ شریف جواہر انوار



سیدنا ابن حجر عسقلانی کی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو رسالت عامہ سے سرفراز فرمایا گیا ہے، حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -

فَتَكُونُ رِسَالَتُهُ غَاثَةً لِّبَشَرِ الْخَلْقِ ، فَهُوَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، وَلَمَّا  
كَانُوا كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنَفَّسَتْ لَهُ أَوْبَهُ كُلُّي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی رسالت مبارکہ عام ہے تمام مخلوق کیلئے پس آپ نبی الانبیاء - تمام نبیوں کے نبی - ہیں اور اسی وجہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے دن آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم - کے لواحقہ کے پیچھے ہوں گے -

المحکمۃ فی شرح المحرمۃ صفحہ ۶

مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی زیدہ مجددہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام ممکنات کیلئے فیض الہی کا واسطہ ہیں اسی لئے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور مبارک اول الخلوقات ہے

حضور سیدنا نبی کریم - خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کیلئے رحمت ہوا اس اعتبار سے ہے کہ آپ تمام ممکنات پر ان کی صلاحیت کے اعتبار سے فیض الہی کیلئے واسطہ ہیں اسی لئے آپ - خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا نور اول مخلوقات ہے نور حدیث میں ہے:

اے جاہل! سب سے پہلے اللہ نے تمہارے نبی کے نور کو پیدا کیا اور حدیث میں ہے کہ:

اللہ عطا کرنے والے اور ہمیں تقسیم کرنے والے ہوں۔

تمام مفسرین علیہم الرحمۃ والرضوان کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان ،  
اولیاء کرام ہوں یا انبیاء عظام - علیہم الصلوٰۃ والسلام -

اسی طرح مفسرین کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں خواہ فرشتوں کا عالم ہو، جنات کا عالم ہو، انسانوں کا  
عالم ہو اور خواہ انسانوں میں سے کافر ہوں، مسلمان ہوں، اولیاء ہوں یا انبیاء علیہم السلام  
ہوں آپ سب کیلئے رحمت ہیں اور خواہ حیوانوں کا عالم ہو، نباتات کا عالم ہو یا جمادات کا  
عالم ہو آپ ہر ہر عالم کیلئے رحمت ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم - فدا دہانی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کیلئے رحمت ہیں

اور تین اقیم نے مباح السعادات میں لکھا ہے کہ:

اگر نبی نہ ہوتے تو جہان میں کوئی چیز کسی کو نفع نہ دیتی، نہ کوئی نیک عمل ہوتا، نہ روزی حاصل کرنے کا کوئی جائز طریقہ ہوتا اور نہ کسی حکومت کا قیام ہوتا اور تمام لوگ جانوروں اور درندوں کی طرح ہوتے، ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے۔ سو دنیا میں جو بھی خیر اور نیکی ہے وہ آثارِ نبوت سے ہے اور جو شر اور برائی ہے وہ آثارِ نبوت کے مٹ جانے یا چھپ جانے کی وجہ سے ہے۔ پس یہ عالم ایک جسم ہے اور نبوت اس کی روح ہے۔

ابتداء آفرینش سے لیکر قیامت تک جس کو بھی جو نعمت ملتی ہے  
وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے

مختلف ہو یا غیر مختلف انسان ہو، جن ہو یا فرشتہ ہو، میدان ہو یا شجر ہو آپ سب  
کیلئے رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور آپ رحمۃ للعالمین ہیں جس جس چیز  
کیلئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے اس اس چیز کیلئے آپ رحمت ہیں و جو دین جو ہے اور ہر  
چیز کو جو آپ کے واسطے سے ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو عطا کرنے والا ہے اور آپ ہر چیز کو  
تقسیم کرنے والے ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم صرف اس لئے نہیں تھی کہ آپ کے فرزند  
ارجمند کا نام قاسم تھا بلکہ ابوالقاسم کا معنی ہے سب سے زیادہ تقسیم کرنے والے اور ابتداء  
آفرینش عالم سے لے کر قیامت تک جس کو بھی جو نعمت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی  
ہے۔ تمام دینی اور دنیاوی امور میں آپ ابتداء آفرینش عالم سے تقسیم کرنے والے ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم - فدا دہانی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - خیر الخلق ہیں اور آپ کے کمال سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں اور آپ کے مرتبہ سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی آپ - فدا دہانی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو منصب نبوت عطا فرمادیا تھا اور انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول ہیں

وَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْخَلْقِ فَلَا مَكْمَالٍ لِمَخْلُوقٍ أَعْظَمَ مِنْ كَمَالِهِ وَلَا مِثْلٌ أَشْرَفَ مِنْ مَقْلَبِهِ فَقَرَفْنَا بِالْخَيْرِ الصَّاحِبِ فَصَوَّلَ مَا إِلَيْهِ الْكَمَالُ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ وَبِهِ سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ أُعْطِيَ النُّبُوَّةَ مِنْ مَا إِلَيْهِ الْوَقْعَةُ ثُمَّ

أَفْخَلَتْ لَهُ الْمَوَائِدُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ الْمَقْصَرُ عَلَيْهِمْ وَأَنَّهُ نَبِيُّهُمْ  
وَرَسُولُهُمْ وَفِي أَخْبَارِ الْمَوَائِدِ وَجْهِ فِي مَعْنَى الْأَسْرَفَةِ وَلِذَا لَمْ  
يَذَلَّتْ لَأَمِ الْقَسَمِ فِي- لِنُؤْمِنُ بِهِ وَلِنَنْصُرُهُ - الْآيَةُ هِيَ كَأَنَّهَا أَيْمَانُ  
الْبَيْعَةِ الَّتِي تَوَخَّضَ لِلْإِلْفَاءِ وَلَقَدْ أَيْمَانُ الْإِلْفَاءِ أَخْبَرَتْ مِنْ هَذَا

حضور سیدنا نبی کریم - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی شان یہ ہے کہ آپ  
خیر المخلوق ہیں لہذا کسی مخلوق کا مال آپ کے مال سے برتر نہیں اور نہ کسی کا مقام آپ کے  
مقام سے اعلیٰ تر۔

یہ بات ہم نے صحیح حدیث کے ذریعے جانی کہ یہ مال آپ خدا و انبی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے حاصل تھا جسے حق تعالیٰ نے اپنے فضل  
و کرم سے عطا فرمایا۔ علاوہ انہیں اللہ تعالیٰ نے آپ - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد بیان لئے تاکہ وہ سب جان لیں کہ آپ - خدا و انبی  
و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ان پر مقدم ہیں اور آپ ان کے بھی نبی اور رسول ہیں اور اللہ  
عز و جل نے جو عہد اور بیعت لیا ہے اس میں آپ ہی کا خلیفہ بنا دیا بیان کیا گیا ہے اور اس کا  
مقصود آپ ہی کی ذات ہے اسی بنا پر آپ یہ کریمہ قَسُوصُ نَبِيِّهِ وَلِنَنْصُرُهُ الْآيَةُ میں لام  
قسم کیلئے آیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے جو عہد بیان لیا گیا گویا وہ اس بیعت کی مانند ہے  
جو خلفاء کے تابعوں سے بوقت استقرار خلافت لی جاتی ہے اور میں ممکن ہے کہ انہیں سے  
جو حلف لیا جاتا ہے اس کی اصل یہی ہو۔

وَلَمَّا نَحْنُ الْكُتُبُ لِلْمَسِيحِيِّ مَسِيحِي

جامع المعقول علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی روحانی  
حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے نبی تھے

وَنَبِيُّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا فِي نَشْأَتِهِ الرَّؤْيَا فِي الرَّؤْيَا لِلرَّؤْيَا  
وَمُنَّةً مَحَلًّا فِي تَغْيِيرِهِ حَسْرَ مَكَالَتِهِمُ الرَّؤْيَا فِي النَّبِيِّ بِحُضْرِهِمْ  
كَمَا لَأَتَهُمُ الْجِسْمَانِيَّةُ مَا يَزِيدُهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَهُ  
اور ہمارے نبی - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی روحانی حالت میں ارواح  
کیلئے نبی تھے اور روحانی کمالات کے شخص کے تعین میں آپ ہی واسطہ نور وسیلہ تھے جو کمالات  
ان سے عالم اجسام میں ظاہر ہوئے جیسے کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے  
مروی ہے أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ سَبَّحَ إِلَهُ تَعَالَى لَمْ يَرِ لَوْ رَسُوهُ كَوَيْدِ الْفَرَمَا  
حاشیہ شرح لموات جلد ۸ صفحہ ۵۵



محدث کبیر سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عالم ارواح  
میں صرف علم الہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس عالم میں بھی حقیقتہً  
وصف نبوت سے سرفراز تھے

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
كُنْتُ نَبِيًّا وَأَمُّكُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ ، كُنَّا نَنْظُرُ أَنَّهُ بِالْعِلْمِ قَبْلَ  
أَنَّهُ زَانِبٌ عَلَيَّ مَا شِئْنَا  
حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی :  
كُنْتُ نَبِيًّا وَأَمُّكُمْ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

اگرچہ انصاف، انگریزی، لاطینی میں

مترجم

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔  
 اس کا مطلب پہلے ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ صرف علم الہی میں نبی تھے پھر ہم پر ظاہر  
 ہوا کہ معاملہ اس سے زائد ہے جس کی ہم نے تشریح کر دی ہے یعنی حضور۔ فداؤ الہی و انبی  
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم صرف علم الہی میں نبی نہیں تھے بلکہ آپ اس وقت، عالم ارواح میں  
 بالکل نبی تھے۔

سبحان اللہ! حضور۔ فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا کیا مقام رفیع ہے کہ آپ لباس اولین میں بھی ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مقدسہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے حقائق سے سبقت و بازی لے گئی جیسے آپ آخر میں ظاہر و باہر ہوئے آپ کے سرانور پر رحمۃ للعالمین کا تاج چمکتا ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام جلنے سے اور موسیٰ علیہ السلام غرق ہونے سے آپ ہی کی برکت و رحمت سے بچ گئے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ  
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ ۱۸۱-۱۸۲

فِيَا سَفَاهَةَ أَهْلَ هَذَا الْمَقَامِ الْآدِيَةِ ، وَلَقَدْ ظَهَرَ كُلُّ آلَةٍ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِلِيَامِ الْأَوَّلِينَ ، وَسَبَقَتْ حَقِيقَتُهُ حَقَائِقَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ،

كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ بِالْأَفْرَاقِ، فَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً

لِلْعَالَمِينَ، وَلِهَذَا نَدَاهُ بِإِبْرَاهِيمَ مِنَ الْخَرِيقِ، وَمُوسَى مِنَ الْغُرَبَاءِ.

یقیناً تمہارے پاس تشریف لائے تھیں میں سے عظیم الشان رسول - خدا ابی و امی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمہارا مشقت میں پڑ جانا ان پر گراں گزرتا ہے وہ تمہارے - بھلائی و  
نجات کے - حریف ہیں اور مومنوں پر رؤوف و رحیم ہیں۔

سبحان اللہ! اس مقام اہل حق و رفیع پر غائر ذات اقدس - خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کیلئے کیا سعادت و خوش بختی ہے! یقیناً حضور - خدا ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ  
وسلم - اولین کے لباس میں ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مبارکہ تمام انبیاء و رسل علیہم  
السلام کی حقیقتوں سے ہیبت لے گئی جیسے آپ آخرین میں ظاہر ہوئے تو حضور - خدا ابی  
وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں اسی لئے سیدنا امیر الائمہ علیہ السلام  
آپ ہی کی برکت سے - مازمرو میں - جل جانے سے بچ گئے اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام  
غرق ہونے سے محفوظ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے فیض سے تمام انبیاء کرام، مرسلین عظام اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدافرمایا

إِنَّا هُوَ مَنْ فَتَحَهُ كُلُّ النَّاسِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْنَاءُ الدُّنْيَا جُلَّةُ جَلَالِهِ  
وَعَزَّ جَمَالُهُ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ .

رب تعالیٰ جل جلالہ و عز جمالہ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے فیض سے تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین کو ظاہر و پیدافرمایا۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے خلفاء ہیں ان میں سے ہر ایک حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - کے دریائے نور میں تیرنے والا اور آپ کے سمندر رحمت  
سے مدد لینے والا ہے اور حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - تمام دوا و خیرات، رسالات و نبوات، حقائق عیانیہ اور اسرار  
توحید کے جامع ہیں

وَعَلَّمَ صَلَواتِ اللہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ حُورَۃً تَفْصِلُہُمْ وَخُلَفاءُہُ ،  
وَمُظاہِرُ تَعْلِیْمَاتِہِمْ ؟ فَمَا مِنْہُمْ اِلَّا وَعدۃٌ سَابِقُہُ فِی نُورِہِ ، وَتُسَنِّیْفُ مِنْ  
بَحْرِہِ کُلُّ عَلَی حَسْبِ مَقَامِہِ کُلِّ خَیْرِ وَبَرَکَۃٍ ، وَعِنْدَہُ کُلُّ اللہِ عَلَیْہِ  
وَعَلَّمَ اَمْتِکَ الْوُجُوہَ کُلُّہُ کَمَا اَمْتِکَ مِنَ الشَّجَرۃِ مِنَ الْبَزْزِۃِ ، فَہُوَ - صَلَی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَصْلُ الْوُجُوبِ وَأَقْرَبُ مُوجِبٍ وَيُغْشَوْنَ الْآلَ وَآجَ ،  
وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤُفُ الْأَعْظَمُ ، وَأَصَمُّ الْأَكْبَرُ مِنْ الْأَمَلَةِ  
الْجَامِعَةِ وَالرَّسَالَةِ الْمُجِيطَةِ ، وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَامِعُ  
لِلْقُدَّةِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَالْجَامِعُ لِبَابِ الْخَيْرَاتِ وَالرَّسَالَاتِ  
وَالنَّبُوءَاتِ وَالْعَقَائِدِ الْغَيَابِيَةِ ، وَأَسْرَارِ الْفَوْجِيَةِ الْوُثَائِيَةِ

اور وہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کی صورت مبارکہ کی  
تفصیل اور آپ کے خاندان میں اور آپ کے تعینات کے مظاہر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک  
آپ کے دریاغے نور میں حیرنے والا ہے اور آپ کے سمندر سے مدد لینے والا ہے ہر ایک  
اپنے مقام و مرتبہ کے موافق، اور آپ - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے ساری  
موجودات کا وجود ظاہر ہوا جیسے بیج سے درخت ظاہر ہوتا ہے۔

پس حضور - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - وجود کا اصل نور موجود میں سب  
سے زیادہ مقرب اور معسوب الارواح ہیں اور حضور - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
روح اعظم، آدم اکبر، الکلمۃ الجامعہ اور ایسی رسالت والے ہیں جو تمام عالمین کا احاطہ کئے  
ہوئے ہے اور حضور - نداء ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام مخلوق  
کے جامع نور آپ خیرات و رسالت اور نبوات کے دوائر کے جامع ہیں اور حقائق عیانیہ اور  
اسرار حق حیدر بانیہ کے منبع ہیں۔

سیدنا شیخ ابراہیم کورانی اور سیدنا شیخ عارف نقاشی رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت مبارکہ  
روح و قلم وغیرہما کی تخلیق سے پہلے کی ہے یعنی اس زمانہ مبارکہ سے ہے  
جب آپ کی روح پاک مقام قرب الہی جل جلالہ پر فائز تھی

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ

وَأَمَّا عَلَى مَا تَكْهَبُ إِلَيْهِ شَيْئًا يَغْبِي الْعَارِفُ الْقَاشِي مِنْ أَرْ  
نَبُوتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ سَابِقَةٌ عَلَى ظَوِّ الْفُجْ وَالْعَلَمِ  
وَمَا بَغَتْ هُمَا ، فَلَعَلَّ الْمُرَاتِ الْمُرَاتِ الْعَتَقَتُمْ عَلَى جَبِّ بِاقَاتِهِمْ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِ الْقُرْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .



سیدنا شیخ ابراہیم کورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہمارے شیخ یعنی عارف نقاشی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ حضور سداوائی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت مبارکہ لوح و قلم اور مابعد کی تخلیق سے پہلے کی ہے شاید اس سے مراد وہ حتمی زمانہ ہے جب آپ - سداوائی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - قریب الہی جل جلالہ کے مقام و مرتبہ پر فائز تھے واللہ اعلم۔

حافظ اللہ ریٹ سیدنا جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت و  
رسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے  
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتیں حضور - فداہ ابی وامی صلی  
اللہ علیہ والہ وسلم - کی ہی امت ہیں

فَتَكْفُرُ نَبُوءَتُهُ وَرِسَالَتُهُ عَامَّةً لِجَمِيعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَتَكْفُرُ الْأَنْبِيَاءُ وَأَمْثَلُهُمْ مِنْ أَمْتِهِ : فَتَجَاءُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
خَلْدًا مَالَا زَوَاجَ قَبْلُ الْأَخْصَابِ : فَتَكْفُرُ الْأَشَارَةُ بِقَوْلِهِ : كُنْتُ نَبِيًّا إِلَى  
رُوحِهِ الشَّرِيفَةِ أَوْ إِلَى حَقِيقَتِهِمْ ، فَعَرَفْنَا بِالْخَيْرِ الْحَقِيقِ حَقَّهُ  
مِنْ مَالِكِ الْكَفَالِ مِنْ قَبْلِ آدَمَ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَبِّهِ  
سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ أَعْطَا النُّبُوَّةَ مِنْ مَالِكِ الْوَقْتِ فَالْخَيْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَعَلَّمَ خَلْقَ نَبِيِّ الْأَنْبِيَاءِ.

پس حضور - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت و رسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر یوم القیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام و السلام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو اجسام سے پہلے پیدا فرمایا ہے تو حضور - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی:

كُنْتُ نَبِيًّا فِي رُوحٍ شَرِيفَةٍ أَوْ رَحِيقَةٍ مُقَدَّسَةٍ كِي لَطَرَفِ أَشَارِهِ هُوَ - پس ہمیں صحیح حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ہمارے نبی - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو یہ کمال - کمال نبوت و رسالت - ان کے رب سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے سیدنا آدم علیہ السلام و السلام سے پہلے حاصل ہو چکا تھا اور اللہ جل جلالہ نے آپ کو اس وقت ہی نبوت عطا فرما دی تھی۔ پس نبی کریم خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

شارح پر وہ علامہ بیجوری - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
گزشتہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے نائب و خلیفہ ہیں اور حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں

وَمَا هُوَ إِلَّا الْبَشَرُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مُرْسَلٌ  
لِلنَّاسِ الْمُنَاقِبَةِ، لِكُنْ بِهَ اسْطَقَ الرَّسُولُ، فَهُمْ نَوَابِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَهْتَمُّ قَالَ الشَّيْخُ الشُّنُكِيُّ وَمَنْ تَعَفَّ أَخَذَ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى  
وَإِن أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّ لَمَّا آتَيْنُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ  
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْقَضُنَّ  
أَقْرَبُنَّه أَخَذَ عَلَى صَلَاتِكُمْ إِحْرَاقًا لَمَّا أَقْرَبْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا أَنَا

### مَعَكُمْ مِنَ الشَّهِيدِ

قصیدہ مبارکہ کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور - فداہ الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں لیکن رسولانِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے ہیں وہ رسول حضور - فداہ الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نائب و خلیفہ ہیں اور یہی مفہوم بیان فرمایا ہے علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اور ان کے تفسیرین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے۔

وَإِن آتَاكَ اللَّهُ مِثْلَ النُّبُوَّةِ لَمَا أَتَيْنَكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ  
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّخَصِّصٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْقَضُنَّ لَهُ  
أَقْرَبُ نَهْءٍ أَعَصَيْنَ عَلَىٰ صُلُوكِمْ أَخْرِجْنَا قَالَ أَقْرَبُ نَهْءٍ قَالَ فَاشْهَدُوا أَنَا  
مَعَكُمْ مِنَ الشَّهِيدِ

اور یاد کرو جب ایسا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پہنچا وہ کہ تمہیں اس کی جوبوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا وہ ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔ اس کے بعد سفر فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھایا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے سفر فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی۔ تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور - قداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم - کی نور سے ہی فیض حاصل کیا ہے کیونکہ آپ کا نور پاک  
تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مشتق ہے

وَلَمَّا شَهِدَهُ بِالشُّعْرِ الظَّاهِرِ نُورُهَا ظَلَمَتْهُ وَأَنَّى لَهَا  
الظُّلُمَ بِالْمَكْلُوبَةِ لَمَّا بَيَّنَّ مَعَ الشُّعْرِ عِنْفَ ظُلْمِهَا أَذَرَ الشَّيْءَ مِنَ  
الْحَكْمِ أَكْبَرُ ، كَمَا فِي آيَاتِهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَشَرِيعَتُهُ ؛  
لَمَّا بَيَّنَّ نَسَخَتِ سَائِرَ الشَّرَائِعِ لِأَنَّهَا نَسَخَتْهُ تَأْخُرُ الْهُجُوفُ عَنْهُمْ  
وَأَنَّهُمْ كُلٌّ مِنْهُمْ مُتَّقِبٌ عَلَيْهِ ، فَكَيفَ يَغْتَفِرُ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِنُورِهِ ؟ لِأَنَّا  
نَقُولُ نُورُهُ مُتَّقِبٌ وَأَمَّا تَأْخُرُ الْهُجُوفُ مَنَاجِمِ

اور اسی لئے حضرت علامہ ابو میر کی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور - قداہ ابی و امی صلی اللہ

علیہ والہ وسلم۔ کو سورج سے تعبیر ہوئی ہے جس کا نور مکمل طور پر ظاہر و باہر ہے نور ظلمات کو کلیتہً زائل کرنے والا ہے اور جب سورج کے نلبو رکے ساتھ کو اکب و سیارگان کا کچھ بھی اثر باقی نہیں رہتا ایسے حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزات مبارکہ اور شریعت مطہرہ ہے جب آپ کی شریعت مطہرہ ظاہر ہوئی تو تمام پہلی شریعتیں منسوخ ہو گئیں ایسا نہیں کہا جائے گا کہ آپ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا وجود مبارک ان سے متاخر ہے اور ان میں سے ہر ایک کے انوار حقدوم ہیں تو کیسے ان کے نور نے آپ کے نور پاک سے مدد و اعانت حاصل کی کیونکہ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حضور۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا نور پاک ان سے متقدم ہے اگرچہ آپ کا وجود ذات ان سے متاخر ہے۔

صاحب تفسیر کبیر سیدنا فخر الدین رازمی رحمۃ اللہ علیہ اور  
صاحب مرقاۃ سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنی ولادت  
کے دن سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک کُنْتُ  
نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ  
آپ عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے

فِيهِ صَلَٰلَةٌ عَلٰی اَزْ نَبُوْنَةِ لَمْ تَكُوْا مُتَحَسِّمَةً فَيُنَا يَغْفُ الْاَزْ بَعِيْنَ  
مَكَمَا قَالَهُ جَمَاعَةٌ بَلْ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهُ مِنْ يَوْمٍ وَّلَا مَتَّحِمْ مُتَحَسِّفٌ بِنَعْيِ  
النَّبُوَّةِ بَلْ يَضَلُّ تَحْبِيْثُكَ مَكْنُتُكَ نَبِيًّا قَاهُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالجَسَدِ عَلٰى اَنَّهُ  
مُتَحَسِّفٌ بِوَسْفِ النَّبُوَّةِ فِي عَالَمِ الْاَزْ هَاج .



امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں یہ دلیل موجود ہے کہ چالیس سال کے بعد آپ کی نبوت مختصر نہیں۔ یعنی یہ درست نہیں کہ۔ چالیس سال کے بعد آپ کو نبی بنایا گیا جیسا کہ ایک جماعت کا قول ہے بلکہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ روزِ ولادت سے ہی وصفِ نبوت سے متصف ہیں بلکہ حدیثِ مَحْصُوتِ نَبِیِّا وَاَکْمُ بَیِّنِ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ دلالت کرتی ہے کہ آپ عالمِ ارواح میں بھی وصفِ نبوت سے متصف تھے۔

عارف باللہ سیدنا عبد الوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام انبیاء کرام  
- علیہم اصالۃ و السلام - اور اولیاء عظام - علیہم الرحمۃ و الرضوان - کی امداد  
فرمانے والے ہیں اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے انوار  
رسالت بعثت مبارکہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جاری و ساری ہیں

إِنْ مُسْتَمْتَحِ لِّجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ دُونِ مُنْعَبِ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ قَطِبُ الْأَقْطَابِ فَهِيَ مُمَيَّتٌ لِجَمِيعِ النَّاسِ أَوَّلًا  
وَأَخْرَأَ فَهِيَ مُمَيَّتٌ كُلُّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ سَابِقٍ عَلَى ظَهْرِهِ خَالَ كَوْنُهُ فِي  
الْغَيْبِ وَمُمَيَّتٌ أَيْضًا لِكُلِّ وَلِيٍّ لَا حَقَّ بِهِ فَيُفْطَلُّ بِفَالِكِ الْأَمْتَابِ إِلَى  
مَرْفَعَةٍ كَمَالِهِ فِي خَالَ كَوْنِهِ مُؤْتَوًّا فِي عَالَمِ الشُّهُادَةِ وَفِي خَالَ

كَوْنِهِ مُنْقَلَبًا إِلَى الْغَيْبِ الْمُبْدِي هُوَ الْبَرَزُخُ وَالْمَثَارُ الْآخِرَةُ فَإِنَّ أَدْوَارَ  
رِسَالَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُنْقَلَبَةٍ عَنِ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَفِّصِينَ  
وَالْمُنَافِرِينَ .

جے جب تک تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مدد لینے کا مقام  
حضور سید محمد مصطفیٰ - فدراہ الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح مبارکہ ہے کیونکہ آپ  
ہی قطب الاقطاب ہیں۔ پس آپ ہی تمام اولین و آخرین انسانوں کی مدد فرمانے والے  
ہیں۔ پس آپ ہر نبی علیہم السلام اور ہر ولی علیہم الرحمۃ والرضوان جو آپ کے ظہور سے قبل  
جبکہ آپ عالم غیب میں تھے مدد اعانت فرمانے والے ہیں اور اسی طرح آپ ہر اس ولی  
کی مدد فرمانے والے ہیں جو آپ کے بعد آنے والا ہے پس یہی امداد اسے اس کے مرتبہ  
کمال تک پہنچاتی ہے جبکہ آپ عالم ہضادۃ میں موجود اور آپ کے عالم غیب میں مشغول  
ہونے کی حالت میں بھی جو عالم برزخ اور دار آخرت ہے کیونکہ آپ کے انوار رسالت  
وہوت جاری و ساری ہے حقیقت میں و متاخرین کے تمام عالم میں۔

- چہ -

عارف باللہ سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو تمام انبیاء کرام - علیہم الصلوٰۃ والسلام - سے پہلے نبوت عطا فرمادی گئی

فَإِنْ قُلْتُمْ: فَلِمَ قَالَ: كُنْتُمْ نَبِيًّا وَأَمَّا بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْرِ لَمْ يَقُلْ: كُنْتُمْ إِنْسَانًا أَوْ كُنْتُمْ مَعْجُونًا

اَلرَّحْمَنُ يَكُونُ حَسْبُور- نَدَوَانِي وَاسْمِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ الْوَسْمُ- لَمْ كُنْتُ نَبِيًّا

فَرَمَا: كُنْتُ إِنْسَانًا لَكُنْتُ مَعْجُونًا كَيْفَ تَقُولُ فَرَمَا؟

فَالْجَوَابُ: إِنَّمَا خَصَّ النَّبِيَّةَ وَالْمَبْعُوثَ فَهِيَ غَيْرُهَا إِنْشَاءً إِلَى أَنَّهُ

أَعْلَى النَّبِيَّةَ قَبْلَ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّبِيَّةَ لَا تَكُونُ إِلَّا مَعْرِفَةُ الشَّرْعِ

## الْمُعْتَدِرُ عَلَيْهِ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ تَعَالَى

اس کا جواب ارشاد یہ ہے کہ:

حضور۔ خدا دانی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ نے انسانا یا موجودات کی بجائے نبوت کا ذکر خاص فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے نبوت عطا فرمادی گئی کیونکہ نبوت شریعت کی معرفت کے بغیر نہیں ہوتی جو شریعت اللہ کے ہاں اس نبوت کیلئے مقدر ہو چکی ہے۔

سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فدا دینی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - باطن میں اول  
انبیائین اور ظاہر میں سب سے آخر انبیائین ہیں جو آپ کی بعثت مبارکہ سے  
پہلے تشریف لائے والے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے نائب ہیں

فَإِنْ قُلْتَ : فَمَا الدَّلِيلُ عَلَى كَوْنِهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَ  
الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ فِي الظُّهُورِ عَلَيْهِ مِنَ الْقُرْآنِ ؟

فَالْجَوَابُ : مِنَ الدَّلِيلِ عَلَى مَا كُنَّا قَوْلُهُ تَعَالَى لِنَكُنَّ الْبَاقِينَ

كَتَبَ اللَّهُ فِيهِمْ أَهْمَ أَهْمِهِمْ أَوْ إِذْ كُتِبَ لَهُمْ كُتِبَ الْبَاقِي مَرَّةً

إِلَيْهِمْ مِنْكَ فِي الْبَاطِنِ فَإِذَا اعْتَمِدَتْ فِيهِمْ أَهْمُ فَإِنَّمَا كُنَّا كُتِبَ

بِهِمْ كُنَّا كُنَّا الْإِلَهِيَّةُ لَمْ يَأْتِ بِهَا الْآخِرَةُ لَمْ يَأْتِ بِهَا الْآخِرَةُ

بِھُتِ اَھُمْ غَیْرُ مَا قَرَأَہُ لَقَالَ تَعَالٰی لَہُ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَبِھُتِ  
اَقْنَصُوْہُ نَقَضَہُ خَصْبِیْکَ مَکْنُتُکَ نَبِیًّا وَاَصْمُ نَبِیِّ النَّامِیِّ وَالطَّیْرِ ، فَکُلُّ نَبِیٍّ نَقَضَہُ  
عَلٰی زَمَرٍ ظُھُوْرُہُ فَھُوَ ذَا نَبِیٍّ عَنْہُ فِی بَعْثِہِ بِہِکَ الشَّرِیْعَۃِ وَیُوْثِقُ ذٰلِکَ  
قَوْلُہُ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِی خَبْرِہِ وَضَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَہُ نَبِیِّ  
نَحْبِہِ اَیْ کَعَا یَلِیْقُ بِظُلَمِہِ فَعَلِمَتْہُ عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ، اِذَا  
الْعُرَاتُ بِالْاَوَّلِیْنَ وَھُمْ اَلْاَنْبِیَاءُ الْحَنِیْنَ تَقَعَتْہُمُۃٌ فِی الظُّھُوْرِ عِنْدَ غَیْبَۃِ  
جَسَدِہِ الشَّرِیْفِ وَایضًا ذٰلِکَ اَنَّہُ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُعْطِیَ  
الْعِلْمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّةً قَبْلَ خَلْقِ اَصْمَ عَلَیْہِ الطَّلَۃُ وَالسَّلَامُ ، وَمَرَّةً بَعَثَ  
ظُھُوْرَ رَسَالَتِہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم .

اگر تم یہ کہو کہ اس بات پر قرآن کریم سے کیا دلیل ہے کہ حضور خدا و الہی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے ظہور سے قبل حضرات انبیاء کرام کی مدد و اعانت فرمانے والے تھے؟  
اس کا جواب یہ ہے کہ اس پر دلیل اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے:

اَوَّلَیْکَ الْحَنِیْنَ عَفَا اللّٰہُ فَبِھُتِ اَھُمْ نَقَضَہُ لِقَانِیْہِہُ کَرَامَہِہِ  
جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی پس آپ ان کو ملنے والی ہدایت کی پیروی کیجئے یعنی ان کی  
ہدایت آپ ہی کی ہدایت ہے جو درحقیقت آپ ہی سے ان کے طرف باطن میں گئی ہے۔  
پس جب آپ ان کی ہدایت کی پیروی کریں گے تو دراصل یہ آپ کا اپنی ہی ہدایت پر

چلنا ہے کیونکہ باطناً آپ کو ابلیس حاصل ہے اور ظاہراً آپ کو آخرت حاصل ہے جو ہم نے وضاحت کی ہے۔ اگر اس کے علاوہ مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ آپ سے ارشاد فرماتا:

فَبِهُمْ أَقْتَبِلَانِ کی پیروی کیجئے۔ اور پہلے حدیث کے فَوْتُ فَلْيُكَلِّمْ رَجُلًا ہے پس جو ہر نبی علیہ السلام جو آپ کے زمانہ ظہور سے پہلے ہوا ہے وہ آپ ہی کا نائب ہے اور آپ کی اس شریعت مطہرہ کے ساتھ بعثت پر حضور۔ فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی یہ حدیث پاک تاکید کرتی ہے:

وَضَعُ اللَّهُ تَعَالَى يَدَهُ بَيْنَ نَدَيِ آدَمَ كَمَا يَلِينُ بِطَلِيلِهِ فَقَلِمَتْ  
بِلَمَعِ الْإِبْلِيلِ وَالْأَخْيَرِ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک جیسے اس کی شان کے لائق  
ہے میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو مجھے اولین و آخرین کا علم حاصل ہو گیا۔  
اولین سے مراد حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جو آپ سے پہلے تشریف لائے تھے جبکہ  
آپ کا جسم شریف فیہ تھا اور اس کی وضاحت حضور۔ فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔  
کے اس ارشاد مبارک سے بھی ہوتی ہے کہ حضور۔ فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو وہ  
مرتبہ علم عطا فرمایا گیا۔ ایک مرتبہ تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی  
رسالت کے ظہور کے بعد۔ فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔



عارف ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک  
تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سید العالمین  
-فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے نائب ہیں

إِنَّمَا كَانَ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدًا فَلَيْسَ بِأَصَمٍّ لِّأَنِّ جَمِيعِ  
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَوَائِبُ لَهُ مِنْ أَصَمٍّ إِلَى آخِرِ الرُّسُلِ  
وَهُوَ يَنْعَلُو عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضور سیدنا نبی کریم - فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام اولاد آدم کے  
سرور ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر - حضور  
- فداہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے - آخری رسول  
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک سب آپ ہی کے نائب و خلیفہ ہیں -

الہدایۃ والجرم فی جان قتالہ الامیر ۳۶۶/۶

سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے  
انوار رسالت جاری و ساری ہیں متقدمین اور متاخرین سب کیلئے

فَاِنَّ اَنَّا رَوَّيْنَاهُ عَنْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُنْكَطِفَةٍ عَنِ  
الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَصِّصِينَ وَ الْمُتَأَخِّرِينَ .

حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے انوار و تجلیات رسالت سارے  
جہاں میں جاری و ساری ہیں اور متقدمین - حضرات انبیاء کرام علیہم السلام - اور متاخرین  
- حضرات اولیاء کرام علیہم الرضوان - برابر مستفید ہو رہے ہیں -

ایضاً: لجامہ دارف اشعرانی ۳۳۹/۲

عارف باللہ سیدنا عبد الوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہر نبی اور ہر ولی کیلئے  
اپنے ظہور قدسی سے پہلے عالم الغیب میں مدد و اعانت فرمانے والے ہیں

فَهُوَ مُمَكِّنٌ لِّجَمِيعِ النَّاسِ أَمَّا وَآخِرُ أَفْهَمُ مُعَمَّنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ  
سَابِقٌ عَلَيْهِ ظُهُورُهُ خَالِ كَوْنِهِ فِي الْغَيْبِ

پس حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اولین و آخرین سب لوگوں کی  
مدد و اعانت فرمانے والے ہیں پس آپ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہر اس نبی  
علیہ السلام اور ولی علیہ الرحمۃ و البرصوان کیلئے جو آپ کے عالم الغیب میں ہونے کی حالت  
میں آپ کے ظہور قدسی سے پہلے آنے والے ہیں کی مدد و اعانت فرمانے والے ہیں۔

سیدنا سلیمان جمل رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وادی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
عالم ارواح و نور میں بالفعل منصب رسالت پر فائز تھے

إِنَّهُ نَبِيٌّ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ وَالْمُتَرَاوِلِ إِلَيْهَا بِالْفِعْلِ وَمَعَاهَا  
وَصَلَّاهَا ثُمَّ نَبِيٌّ وَأَرْسَلَ نَابِيًّا فِي عَالَمِ الْأَجْسَادِ بَعَثَ بَلْوُغِهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً  
مِنْ غَمَرِهِ فَأَمَّا عَنْ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ بِأَنَّهُ نَبِيٌّ مُؤْتَمِرٌ وَأَرْسَلَ مُؤْتَمِرٌ  
الْأَوَّلَى فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ لِلْأَرْوَاحِ وَثَانِيَةً فِي عَالَمِ الْأَجْسَادِ  
لِلْأَجْسَادِ فَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي كُلِّ مَرَّةٍ  
الْخَالِقِينَ كَمَا تَقْصُرُ وَالْإِشَارَةُ إِلَى مَا لَمْ يَقُولُوا وَلَا وَرَدَتْ  
إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَجَمِيعُ أُمَمِهِمْ وَجَمِيعُ الْمُنْعَقَبِينَ

وَالْمُتَأْتِرِينَ تَاجِلُونَ فِي كَافَّةِ النَّاسِ فَكَانَ هُوَ تَاجِلًا بِالْإِصَابَةِ  
وَجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ يَصْعَدُونَ الْخَلْقَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُنْعِيثُهُمْ وَمَكَانُهَا  
خَلْقَانَهُ وَنُؤَابَهُ فِي الدُّنْيَا

بے شک حضور - خدایہ ابنی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عالم ارواح و دُور میں بھی تھے اور آپ کو اس عالم کی طرف بالفعل رسول بنایا گیا اور آپ نے اس عالم کے کینوں کو اللہ کی طرف بلایا بھی اور ان کی اس جانب راہ نمائی بھی فرمائی پھر آپ کو عالم اجسام میں اپنی عمر مبارک کے چالیس سال بعد دوسری مرتبہ نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا گیا پس آپ تمام انبیاء و رسل سے ممتاز ہو گئے اس وجہ سے کہ آپ دوسرے نبی ہوئے اور دوسرے رسالت سے سرفراز فرمایا گیا۔ پہلی مرتبہ عالم ارواح میں روحوں کیلئے اور دوسری مرتبہ عالم اجسام میں جسموں کیلئے پس حضور - خدایہ ابنی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجعت دی ان دونوں حالتوں میں اور اسی جانب اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ

ہے پس تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام اور ان کی امتیں اور تمام معتقدین و متاخرین کَافَّةً لِّلنَّاسِ میں داخل ہیں اور حضور - خدایہ ابنی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہی درحقیقت داعی الی اللہ ہیں باقی تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کی نیابت میں مخلوق کو حق کی طرف بلاتے رہے پس وہ حضور - خدایہ ابنی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے خلائع اور نائب ہیں رجعت الی اللہ میں۔

شیخ کبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور عارف صادق سیدنا عبدالوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس وقت بھی نبی الانبیاء تھے جب انبیاء کرام علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے بیٹھا لیا اور آپ کے ظہور کے زمانہ سے پہلے آنے والا ہر نبی علیہ السلام آپ ہی کا نائب ہے

وَقَالَ الشَّيْخُ فِي الْبَابِ السَّابِعِ وَالْثَّلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ فِي  
عَصِيدَةِ لَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ قِيَامًا وَسَعَةً إِلَّا أَنْ يُصْغَىٰ بِأَعْلَمَ أَنَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ لِأَفْهَمِ الْعَبْدِ أَخْبَرَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِيَادَتِهِ  
عَلَيْهِمْ وَنُبُوَّتِهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ هَٰذَا أَخْبَرْنَا مِيثَاقَهُ الْفَيْتَنَ لَمَّا أُنْزِلَتْكُمْ  
مِنْ كِتَابٍ وَحَكْمَةٍ. الْآيَةُ فَغَمِثَتْ وَسَالَتْهُ وَشَرَّيْغَتُهُ كُلُّ النَّاسِ فَلَمْ

يُخْصِرُ نَبِيَّ بَشَرٍ إِلَّا أَنْ كَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ لِعَدُوِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْإِصَالَةِ أَنْتَهَى فَمُلَّ نَبِيٌّ نَقَضَ عَلَى زِمْرِ حُلَّتِهِمْ فَهَلَّ نَائِبٌ لَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِهِ بِذَلِكَ الشَّرِيعَةِ

ماہنامہ الشیخ محمد الصمد السبکی نقلہ عنہ البطل الصمد السبکی فی اول الخصائص

شیخ محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الفتوحات المکیہ کے باب  
تین سو ستائیس-۳۳۷- حدیث پاک لے کر فرمایا کہ اے نبیؐ خدایا! اے نبیؐ  
یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ پیشہ حیات ہوتے تو  
انہیں بھی میری اتباع و پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ کے تحت فرماتے ہیں:

جان لیجئے کہ حضورؐ فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نبی الانبیاء ہیں اس عہد  
و بیان کی وجہ سے جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ان پر آپ کی سیادت  
و نبوت کا کیا گیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی میں:

وَإِنَّمَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ لَنَا الْاِئْتِمَارُ مِنْ دُونِكَ وَأَنْتَ كَاشِشٌ

تو حضورؐ فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی رسالت و شریعت ہر انسان کو شامل  
ہوئی پس جس بھی نبی علیہ السلام کو کوئی چیز مجھڑو آیت۔ عطا کی گئی تو درحقیقت وہ حضورؐ  
محمد رسول اللہ۔ فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ہی ہے۔ پس تمام انبیاء کرام آپ کے  
تلمیذ و رقبہ ہی سے پہلے تشریف لائے والے وہ حضورؐ فدائہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے  
ہی نائب و نایب ہیں اس شریعت میں جسے وہ لے کر مبعوث ہوئے۔

الہدایہ، ج ۱، ص ۱۰۰

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی - رحمۃ اللہ علیہ - اور  
عارف صادق سیدنا عبدالوہاب شعرانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر  
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم - کے نائب و خلیفہ ہیں حضرات انبیاء کرام کی شریعتیں  
درحقیقت آپ ہی کی شریعت ہے

وَقَالَ فِي الْبَابِ الْغَاثِرِ مِنَ الْفَتْوَا فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ ، إِنَّمَا كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ لَا رَجْعَ لَإَنِيبَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالْعِلَامُ نَوَافِلُ لَهُ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَدُنْ آخِرَ الرُّسُلِ وَهُوَ يَعْنِي عَلَيْهِ  
السَّلَامُ كَمَا أَبَانَ عَنْ مَا إِلَيْهِ الْخَبِيرُ

لَوْ كَانَ مُؤَسَّسِي حَيَاةٍ مَا وَسَّغَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي ، وَصَلَّى وَسَلَّمَ اللّٰهُ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَالِكِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مُؤَيَّدَاتٍ بِجَسَمٍ مِنْ  
لَدُنْ آخِرَ إِلَى زَمَانٍ وَبِهِمْ لَكَانَ جَمِيعُ بَنِي آدَمَ تَحْتَ شَوْبَتِهِ جَعَا  
وَهَكَذَا لَمْ يَنْغَمِ نَبِيٌّ إِلَى النَّاسِ غَامَةً إِلَّا هُوَ خَاصَّةً ، فَيَمِيعُ شَرَابِيعِ  
الْأَنْبِيَاءِ هِيَ بِالْحَقِيقَةِ شَرَعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ میں حضور - فداواہی و امی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - کے ارشاد و مبارک اَنَا سَيِّدٌ وَلَيْسَ آدَمَ وَلَا فُتَحِيحٌ تَحْتَ فَرَمَا:

حضور - فداواہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام نوا و آدم کے سردار و پیشوا ہیں  
کیونکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ  
والسلام آپ کے نائب و خلیفہ ہیں جیسے حضور - فداواہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اس  
حدیث میں خود وضاحت فرمادی:

لَوْ كَانَ مُؤَسَّسِي حَيَاةٍ مَا وَسَّغَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي .

اگر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس دنیاوی زندگی میں زندہ ہوتے تو انہیں مصری  
اجتاج و بیج وی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا اور حضور - فداواہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے  
اس بات بالکل حق و سچ فرمایا کیونکہ اگر آپ اپنے وجود مسعود کے ساتھ آدم علیہ السلام سے  
الیا قیامت و الجوامہ

لیکھنا اپنے وجود کے زمانہ تک موجود ہوتے تو تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جتنا آپ کی شریعت کے تحت ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی نبی علیہ السلام تمام لوگوں کیلئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ مخصوص لوگوں کیلئے مبعوث ہوا۔ پس درحقیقت تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شریعتیں حقیقت میں حضور۔ فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی شریعت ہیں۔

عارف باللہ سیدنا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسم انصری سے پہلے بھی نبی تھے  
 اَمْ كَانَ النَّبِيُّ عَلَى الْلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَجِئَتْ عَلَيْهِ اَحْكَامُ  
 النَّبُوَّةِ مِنْ ذَاكَ الْيَوْمِ بِخِلَافِ الْأَنْبِيَاءِ الْعَاطِقِينَ ، فَإِنَّ الْأَحْكَامَ جِئَتْ  
 عَلَيْهِمْ بَعْدَ الْبَيْعَةِ كَمَا قَالَ سَلَامُنَا النَّبِيُّ إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَبِيًّا قَبْلَهُ  
 النَّشْأَةُ الْغَضُوبِيَّةُ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اس وقت - جبکہ سیدنا  
 آدم علیہ السلام کی تخلیق نہ ہوئی تھی - نبی تھے اور اس وقت ہی آپ پر نبوت کے احکام جاری  
 ہوئے بخلاف انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ ان پر ان کی بعثت کے بعد نبوت  
 کے احکام جاری ہوئے جیسے عارف باللہ سیدنا مولانا جامی قدس سرہ نے فرمایا کہ:  
 حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - جسم انصری سے پہلے ہی نبی تھے۔

الحرف لکھی باب الناقب ۵۴۲/۵

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم - کی روح مبارکہ کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ  
کو نبوت کی خلعت شریفہ سے سرفراز کیا گیا اور حضور - فداہ ابی وامی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم - کیلئے عالم ارواح میں ہی وصف نبوت ثابت ہو گیا تھا

وَلَيْسَ الْمَغْنَىٰ أَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَىٰ كَمَا قِيلَ لِأَنَّهُ لَا  
يَخْتَصِرُ بِهِ بَلْ بَارَ اللَّهُ خَلْقَ رُوحِهِ قَبْلَ سَائِرِ الْأَرْوَاحِ وَقَطَعَ عَلَيْهَا  
خُلْعَةَ التَّشْرِيفِ بِالنَّبُوءَةِ أَذْهَبَتْ لَهَا ذَلِكَ الْوُصْفَ فَهُوَ غَيْرُهَا فِي  
عَالَمِ الْأَرْوَاحِ بِإِغْلَامٍ لِلْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ بِهِ وَإِذَا كَانَتْ النَّبُوءَةُ صِفَةً رُوحِهِ  
عَلِمَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِ مَوْتَهُ نَبِيًّا رَسُولًا .

كُنُوتِ نَبِيٍّ وَاَصَدُّ نَبِيٍّ الْعَالَمَ وَالْاَلْيَنَ فَيَنْفِيهِمْ كَمَا يَفْعَلُ - فدواہ الٰہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - علم الٰہی میں نبی تھے جیسا کہ کہا گیا ہے کیونکہ اس معنی کے اعتبار سے آپ کی کوئی خصوصیت نہیں رہتی بلکہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اقدس کو تمام ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور نبوت دے کر خلعت شرف و مکرم سے نوازا یعنی عالم ارواح میں یہ وصف نبوت آپ کی روح کے علاوہ کسی کو عطا ہوا اور نہ ثابت ہے۔ علماء الاعلیٰ حضرتشوں - کو بتانے کیلئے آپ کو یہ وصف نبوت دیا گیا جب نبوت آپ کی روح اقدس کی صفت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید رسول اللہ - فدواہ الٰہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - بعد از وفات بھی نبی مرسل ہیں آپ جس طرح عالم ارواح میں نبی تھے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
نبی مطلق ہیں اور باقی تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائب  
ہیں آپ ابوالانبیاء بھی ہیں اور آپ آخر الانبیاء بھی ہیں

فَإِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْكَامِلُ ، وَسَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاؤُهُ وَالْعُرَاةُ شَرِيعَتُهُ ظَهَرَتْ عَلَى لِسَانِ  
كُلِّ نَبِيٍّ بَقِيَّةً اِسْتَعْتَابَ أَهْلَهُ زَمَانِهِ ، فَهُوَ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
أَبُو الْأَنْبِيَاءِ وَأَخْرَاجُهُمْ

یہ نکتہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - النبی المطلق ہیں یعنی آپ کی  
جراحہ جاری فی تمام النبی الاولاد جلد ۳ ص ۴۱۴

نبوت کسی دور اور کسی زمانے اور کسی مدت کیلئے مختص، محصور، محدود اور مقصور نہیں ہے۔ آپ کی نبوت تمام ادوار، تمام زمانیات اور مکانات میں موجود جاری اور جاری رہی ہے، دیگر تمام انبیاء آپ کے خلفاء اور نائبین ہیں اور تمام شرائع آپ کی ہی شریعت ہے جس کا ظہور اہل زمان کی استعداد اور قابلیت کے مطابق ہر نبی کی زبان سے ہوا پس حضور۔ قدس او اپنی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ابو الانبیاء، سب نبیوں کے باپ، ان کے وجودِ خدائی سے پہلے نوت سے سرفراز تھے اور آپ آخر الانبیاء بھی ہیں۔

عارف کامل سیدنا عبد الغنی نامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم - فدراہ ابی وامی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور محمدی - فدراہ ابی وامی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - سے تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے انوار پیدا فرمائے

إِنَّ النُّورَ نُوْرَانِ: النُّورُ الدُّنُوْ وَهُوَ الْغَيْبُ الْمَطْلُوْ وَهُوَ النُّوْرُ  
الْقَبِيْمُ الْمُنَزَّ عَنِ الْكَيْفِيَّةِ وَهُوَ الْمُنْشَأُ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ نُوْرٍ أَوْ  
نُوْرٍ مُّخْمَبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَشَمَكَلَالِيَّةٍ : لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَا  
خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ نُّوْرٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ كَمَا تَقَعَّمُ إِلَى أَنْ قَالَ فَهَبْهُ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةُ وَغَيْبُهُ مِنْ حَيْثُ  
السُّكُوْتَةُ كَمَا أَنَّهُ نُوْرُ الْخَلْقِ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةُ وَغَيْبُهُ مِنْ حَيْثُ



النُّورِ بِإِذْنِ الْعَالَمِ بِجَمِيعِ أَجْزَائِهِ مُوجُودٌ مِنَ الْعَظَمِ لِتَجَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
لَهُ وَتَجَمُّدٌ لَهُ الْوُجُودُ كُلُّ لَمْحَةٍ بِالتَّجَلَّى وَهُوَ نُورٌ مُخْتَصٌ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَهَبَ هَذَا النُّورَ الْأَعْظَمَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ سَلَةَ رَحْمَةِ اللَّهِ عَالَمِينَ فَلَا يُوجِبُ إِلَّا بِوَاسِطَةِ نُورِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَبَضَ مِنْ هَذَا النُّورِ الْأَعْظَمِ الْمُبْدِي هُوَ  
تَجَلَّى اللَّهُ تَعَالَى فِي الْعَالَمِ أَنْوَارَ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَجَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ .

جے تک وہ نور ہیں ایک نور حق - اللہ تعالیٰ کا نور - یہ غیب مطلق ہے یہ نور قدیم ہے  
جو کیفیت سے پاک ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان سے اشارہ فرمایا:

أَلَمْ يَلَمْ يَنْزِلْ نُورُ الْمُسْلِمِينَ وَالْأَنْوَارِ اللَّهُ زَيْمُونِ اور آ - مانوں کا نور ہے اور دوسرا نور  
ہمارے نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان  
کے ذریعے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے مثل نورہ، حضور سید محمد مصطفیٰ - خدا و نبی و امی صلی  
اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور کی مثال مشکاؤ جیسی ہے کیونکہ یہی وہ نور ہے جس کو اللہ نے سب  
سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا، پھر اس نور سے ہر شی پیدا فرمائی، جیسا کہ پہلے گزر چکا  
ہے۔ پس رسول اللہ - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی حقیقت کے اعتبار سے  
کائنات کا عین ہیں اور صورت مبارکہ کے لحاظ سے غیر ہیں اس لئے کہ جہاں اپنے تمام  
اجزاء کے ساتھ عدم سے وجود میں اس وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ - خدا و نبی

وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے وجود کیلئے تجلی فرمائی اور اس تجلی کی بدولت وجود کائنات ہر لمحہ تبدیل ہونے لگا، وہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نور اعظم۔ تجلی۔ رسول اللہ۔ فدا دہی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کہہ ہیہ فرمایا اور اسی نور اعظم۔ تجلی۔ کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پس ہر شی آپ۔ فدا دہی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے نور سے معرض وجود میں آئی ہے، پھر اس نور اعظم جو جہاں میں اللہ کی تجلی تھی تمام انبیاء اور رسولوں، تمام ملائکہ سفرشتے۔ تمام اولیاء اور تمام مؤمنین کے انوار اس سے قبض فرمائے۔ صلوات اللہ علیہم۔

سیدنا احمد بن محمد بن سلاوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور محمدی کی کمالات اور نبوت کے فیضان سے تکمیل فرمائی پھر حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو حکم دیا کہ آپ انبیاء کرام کے انوار کو دیکھیں تو آپ کا نور ان پر چھا گیا جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت گویائی دی اور ان سے فرمایا: یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بنا دیا جائے گا پس سب انبیاء کرام آپ پر ایمان لے آئے

وَمَا أَوْلَىٰ لِلَّهِ تَعَالَىٰ لِمَا ظَنَنَّا أَنَّكَ مُتَّحِبٌّ إِلَىٰ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَ مِنْهُ أَسْمَاءَ الْأَنْبِيَاءِ بِمُكَمَّلَةٍ بِإِفَادَةِ الْكَمَالَاتِ وَالنُّبُوَّةِ

فَأَمَرَهُ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى أَنْوَاعِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُبِينِ أَخْرِجُوا مِنْ نُورِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنْ  
نُورِهِ مَا أَنْصَلَقَهُمُ اللَّهُ بِهِ وَقَالُوا يَا رَبَّنَا مَنْ هَذَا الَّذِي غَشَيْنَا نُورُهُ فَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى: هَذَا نُورُ مُحَمَّدٍ بَرِ غَيْبِ اللَّهِ بَارِ أَنْتُمْ أَمْتُمْ بِهِ جَعَلْتُكُمْ نَبِيًّا  
قَالُوا آمَنَّا بِهِ وَبَنَيْنُوهُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُفْشِرْهُ عَلَيْكُمْ قَالُوا نَعَمْ  
فَمَا لِي قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا أَخَذَ اللَّهُ مِنْهَا النَّبِيِّينَ ، الْآيَةُ

روایت کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضور محمد مصطفیٰ - خداوندی و امی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور پیدا فرمایا اور اس نور سے انبیاء کرام کے نور کو خارج فرمایا اور  
اسی نور کی نبوت اور رسالت کے فیضان سے شکیل فرمائی تو اللہ نے نبی کریم - خداوندی و امی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے نور کو تکمیل دیا کہ وہ انبیاء کے انوار کو ماحظ کرے جو اس کے نور  
سے نکالے گئے ہیں۔ نور محمدی انبیاء کے انوار پر چھا گیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے انوار کو قوت  
گوئیاتی عطا فرمائی تو انہوں نے کیا کہارے ہمارے رب! یہ ذات کون ہے جس کا نور ہم پر  
چھا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ محمد بن عبد اللہ - خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان  
لائے تو میں تمہیں نبی بناؤں گا اس پر وہ بول اٹھے ہم اس کی ذات اور اس کی نبوت پر ایمان  
لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں اس پر تمہارا گواہ ہوں انہوں نے کہا: ہاں یہی وہ یثاق ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ  
نے **وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْ آبَاءِ النَّبِيِّينَ** کریمہ میں فرمایا ہے۔

جو احادیثی فضائل نبی اکبر صلوات اللہ علیہ وسلم میں

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نبوت اور  
آپ کے کمالات عالم ارواح میں ظاہر تھے اور ارواح انبیاء کرام - علیہم  
السلام - آپ سے استفادہ کرتی تھیں اور حضور - فداہ الہی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم - نے خود فرمایا: میں اس وقت بھی خارج میں نبی تھا جبکہ دیگر انبیاء  
کرام - علیہم السلام - صرف علم الہی میں نبی تھے خارج میں نہ تھے

جوابش آنکہ منگو چہ کہ نبوت آنحضرت و کمالات وے صلی اللہ علیہ وسلم در عالم  
ارواح ظاہر کردہ بودند، و ارواح انبیاء ازاں استفادہ کردند چنانکہ فرمودہ است نبیائے  
و نبوت انبیاء دیگر در علم الہی بودند نہ در خارج -  
عارج محبوبہ جہاں انبیاء

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت ایک سوال کا جواب ہے اس کے جواب میں اکابرین ملت فرماتے ہیں کہ آنحضرت - خدا والہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - کی نبوت اور دیگر کمالات عالم ارواح میں ظاہر کر دیئے گئے تھے اور انبیاء کرام کی روحیں آپ کی روح اقدس سے استفادہ کرتی تھیں جیسا کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

كُنُوهُ نَبِيًّا وَاَتَمُّ نَبِيٍّ الرَّوحُ وَالْجَنَّةُ  
الہی میں تھی خارج اور ظاہر میں نہ تھی۔

سیدنا تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سید العالمین - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
بعثت مبارکہ اولین و آخرین تمام انسانوں کیلئے ہے

آپ کے فرمان **بُعِثْتُ إِلَى النَّظْمِ كُلِّهِ**  
کے بارے میں بتا رہے گمان تھا کہ اس سے مراد آپ کے زمانہ اقدس سے لے کر  
قیامت تک کی بعثت ہے لیکن بعد میں پتہ چلا:  
**فَبَارِئُ أَنَّهُ لِيُجْمِعَ النَّاسَ أَهْلَهُمْ وَأَذْوَحَهُمْ** کہ یہ بعثت اولین و آخرین  
تمام انسانیت کو شامل ہے۔

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور رسیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - تمام موجودات  
قدیمہ و جدیدہ کی اصل و حقیقت ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا  
ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا مظہر ہیں

وے صلی اللہ علیہ وسلم برزخ کلی است قائم در حقائق و جوہر قدیم و جدید پس  
اور است حقیقت ہر یک از جنات و ذاتا و صفاتا زیر اکثر مخلوق است از نور ذات، جامع اسماء  
و صفات، آثار و افعال

آپ برزخ بھی ہیں جو موجودات کے وجود میں قائم، موجودات قدیم، ہوں یا جدید،  
ہر چیز کی حقیقت آپ ہی ہیں، ذات کا معاملہ ہو یا صفات کا آپ اللہ تعالیٰ کے نور ذات سے  
پیدا ہوئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اسماء جنسی نور و صاف جلیلہ کے چھپتا نور سکما جامع ہیں۔

مدارج عبودیت جلد دوم - صفحہ ۶۳



حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی  
میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے  
درمیان تھے

عَزَّ سَيِّمَةُ الْغَبْرِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَتَى كُنْتُ نَبِيًّا؟ قَالَ  
وَأَمَّا بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ  
حضرت مہسرہ فجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عرض کی تیا رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:  
- اس وقت سے - جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۹۶) جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۵  
قال شعیب الارؤوطی: سمعنا رجلا من علماء الجبال قال: سمعنا

یہ کہنا کہ حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نبی ہونا عالم ارواح میں علم الہی میں تھا ایسے تو سارے انبیاء علیہم السلام علم الہی میں نبی تھے بلکہ درحقیقت عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے وصف نبوت ثابت و لازم ہو چکا تھا ورنہ **مُكْنَهُ نَبِيًّا وَاَصَمُ بَيِّنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ** کہنے میں کیا خصوصیت ہے

وَيَتَّبِعُونَ مَا كُنَّا مُنْفِي قَوْلُهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
**مُكْنَهُ نَبِيًّا وَاَصَمُ بَيِّنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ** وَأَمَّا مَنْ فَسَّرَهُ بِعِلْمِ اللَّهِ  
 بِأَنَّهُ سَيَصِيرُ نَبِيًّا لَمْ يَجِدْ إِلَى هَذَا الْمَعْنَى لَأَنَّ عِلْمَ اللَّهِ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ  
 الْأَشْيَاءِ وَوُضِعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالنَّبُوءَةِ فِي مِثَالِ  
 الْوَقْتِ يَنْبَغِي أَنْ يُفْهَمَ مِنْهُ أَنَّهُ أَمْرٌ ثَابِتٌ لَهُ فِي مِثَالِ الْوَقْتِ وَلِهَذَا

يَا آدَمُ اسْمُهُ مَكْتُوبًا عَلَى الْعَرْشِ مُخَمَّتٌ وَسُورَةُ اللَّهِ ، فَلَا بُدَّ أَنْ  
يَكُونَ مَا إِلَيْكَ مَعْنَى خَابِتًا فِي مَا إِلَيْكَ الْوَقْتُ وَلَوْ كَانَ الْمُرَافِقُ بِمَا إِلَيْكَ  
مُجَرَّبَ الْعِلْمِ بِمَا سَيَكُونُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ خُصُوصِيَّةٌ بِأَنَّهُ نَبِيٌّ  
وَأَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ أَنَّ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ يَعْلَمُ اللَّهُ نَبُوَّتَهُمْ فِي  
مَا إِلَيْكَ الْوَقْتُ وَقَبْلَهُ فَلَا بُدَّ مِنْ خُصُوصِيَّةٍ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - لِإِذْلَاجِهَا أَخْبَرَ بِهَذَا الْقَبْرِ أَغْلَامًا لِيَعْرِفُوا قَتْلَهُ عِنْتَ اللَّهِ  
تَعَالَى فَيَتَّخِلُوا لَهُمُ الْخَيْرَ بِمَا إِلَيْكَ

اور یہی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے عیاں ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح و جسم ناک کی

درمیان تھے۔

اور اگر کوئی اس کی یہ تفسیر کرے کہ اللہ عز و جل جانتا ہے کہ آپ مستقبل میں نبی  
ہوں گے تو یہ تفسیر مناسب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اسے حقیقت کا بڑے تک رسائی نہیں  
ہوئی۔ اس لئے کہ علم الہی تمام اشیاء کو محیط ہے اور حضور سیدنا رسول اللہ - خدا و انبی و امی صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے اپنی نبوت کی جو حقیقت بیان فرمائی اس کا مفہوم یہ متعین ہوتا ہے کہ  
آپ - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت اس وقت - عالم ارواح - میں بھی تھی۔

واللہ اعلم بالصواب

جلد ۱ صفحہ ۳۲۲

یہی وجہ تو ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولنے ہی سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا اسم مبارک عرش الہی پر محمد رسول اللہ نکلا دیکھا۔ احوالہ یہ ماننا پڑے گا کہ آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت حکیل و تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے تھی۔

اور اگر صرف علم الہی میں آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نبی ہونا مانا جائے یعنی یہ کہ آپ آئندہ ایک وقت مقرر ہو پر نبی ہوں گے تو یہ معنی مراد لینے سے رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی حالانکہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ارشاد فرمایا ہے:

میں نبی تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان تھے اس لئے کہ علم الہی میں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتیں اس وقت بھی تھیں اور اس سے پہلے بھی تھیں اس میں حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہی کی کیا تخصیص ہے؟ حالانکہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اس کا تذکرہ ہی لئے فرمایا کہ آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی امت کو پتہ چل جائے کہ اللہ رب العزت نے آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو کس قدر مرتبہ اعلیٰ سے نوازا ہے اور آپ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت تمام نبیوں کی آفرینش سے بھی پہلے موجود اور متعین تھی۔

علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت  
ورسالت تمام مخلوق کیلئے عام ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس  
سے لیکر قیامت تک حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ  
وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں

قَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ السَّبْكَيُّ

فِي طَبَقِهِ الْآيَةُ الشَّرِيفَةُ مِنَ التَّنْوِيهِ بِالنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - وَتَعْظِيمِ قَدْرِهِ الْغَلِيِّ مَا لَا يَنْفَعُ ، وَبَيِّهِ مَعَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ  
تَقْدِيرٌ مَجْنِبٌ فِي زَمَانِهِمْ يَكُونُ مَرْسَلًا إِلَيْهِمْ ، فَتَكُونُ رِسَالَتُهُ وَنُبُوَّتُهُ  
غَايَةً لِجَمِيعِ الْخَلْقِ ، مِنْ زَمَرٍ آمَرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَتَكُونُ الْإِنْبِيَاءُ

وَأَمَّهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ أَهْلِهِ، وَيَكُونُ قَوْلُهُمْ عَشْرٌ إِلَى النَّاسِ كَأَوَّلَ لَا  
يَخْتَصِرُ بِهِ النَّاسُ مِنْ زَمَانِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، بَلْ يَتَنَاقَلُ مِنْ قِبَلِهِمْ  
أَيْضًا، وَيَتَّبِعُونَ بِمَا إِلَيْكَ مَعْنَى قَوْلِهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَتَمُّ بَيْنَ الرُّسُلِ وَالْيَسِيرُ قَالَ: فَإِنَّا عَرَفْنَا هَذَا  
فَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ، وَلِهَذَا أَظْهَرَ فِي الْآخِرَةِ  
جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لَوَاهِهِ، وَفِي الثَّنِيَا كَتَبَ إِلَيْكَ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ صَلَّى  
بِهِمْ، وَلَوْ أُنْفِقَ مَجْدُهُ فِي زَمَرِ آدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى  
- صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ - وَجِبَتْ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أُمَّهِمْ الْإِيمَانُ  
بِهِ وَتُذَرَّتْ، وَبِذَاكَ أَثَبَّ اللَّهُ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ

حضرت شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس آیت شریفہ میں حضور سیدنا نبی کریم - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
شان کی بلندی اور آپ کے بلند مرتبہ کی تعظیم کو جس انداز میں بیان کیا گیا وہ پوشیدہ نہیں ہے  
اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ اگر فرض کریں نبی کریم - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم - ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کے زمانے میں تشریف لاتے تو آپ ان کی  
طرف بھیجے ہوئے ہوتے۔ پس آپ کی رسالت و نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر  
قیامت تک سب کیلئے عام ہے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ کی امت میں شامل  
ہیں اور سرکارِ دو عالم - خدا و الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی:

المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۵۷

وَبُجِّنَتْ إِلَى النَّاسِ كَأَهْلَةٍ مَجْهُدَةٍ لِّتَمَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نِسَابُكُمْ  
صرف ان لوگوں سے خاص نہیں جو آپ کے زمانہ مبارک سے قیامت تک ہوں  
گے بلکہ پہلے والوں کو بھی شامل ہے اور اس سے حدیث کا مضموم واضح ہو جاتا ہے کہ آپ  
نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَنْصُرُ نَبِيَّ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں نبی تھا اور ابھی حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اس کے بعد حضرت شیخ فخر الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام  
نبیوں کے نبی ہیں یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے  
جہنم کے بیٹے ہوں گے۔ اسی طرح دنیا میں شب معراج آپ نے سب کی امامت  
فرمائی اور اگر ایسا ہو جاتا کہ آپ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ  
اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں سے کسی کے دور میں تشریف لاتے تو ان پر اور ان کی امتوں  
پر لازم ہوتا کہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی بات کا  
 وعدہ لیا ہے۔

سیدنا احمد بن محمد تسطیلاً فی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو وہ کمالات بھی عطا فرمائے جو کسی اور نبی کو عطا نہ فرمائے آپ کو جو امح الکلم سے سرفراز کیا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم - علیہ السلام - روح اور جسم کے درمیان تھے جبکہ دیگر انبیاء کرام - علیہم السلام - کو نبوت اپنے اپنے زمانہ نبوت میں اور رسالت اپنے اپنے زمانہ رسالت میں ملی

بِأَعْلَمَ نَوَءِ اللّٰہِ قَلْبِیْ وَقَلْبِکَ ، وَ قَمَضَ سِرِّیْ وَ سِرِّکَ ، اَوْ اللّٰہُ  
تَعَالٰی قَمَضَ خُصْرَ نَبِیِّنَا - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - بِأَشْیَاءَ لَمْ یُعْطِہَا لِنَبِیِّ  
قَبْلَہُ ، وَ مَا خُصْرَ نَبِیِّ بِشَیْءٍ اِلَّا وَ کَانَ لِغَیْبِنَا مُتَمِّمٌ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمَ - بِمِثْلِہُ ، فَإِنَّہُ اَوَّلِیْ جَمَاعَةِ الْمُکَلِّمِ ، وَ کَانَ نَبِیًّا وَ آخِرُ نَبِیِّ الرُّوحِ



وَالْجَنَّةُ وَغَيْرُهَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا فِي خَالٍ نَفْسِهِمْ وَزَمَانٍ  
وَسَالْتِهِ .

اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے دل کو روشن کر دے، میرے اور تیرے دل کو پاک کر  
دے جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی - فدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بعض امور  
کے ساتھ خاص کیا اور وہ باتیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور جس نبی کو جو کچھ دیا  
گیا ہمارے آقا - فدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھی اس کی مثل دیا گیا آپ کو جماع  
الکلم سے نوازا گیا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم  
کے درمیان تھے جب کہ دیگر انبیاء کرام - علیہم السلام - اپنی اپنی نبوت اور اپنے اپنے زمانہ  
رسالت کے زمانہ میں ہی نبی و رسول ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے جب اس عالمِ آب و گل میں حضور سیدنا نبی کریم  
-نورانی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نبوت -نبوتِ مبعوثِ شالی الخلق-  
سے مشرف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس بھی درخت یا پتھر کے  
پاس سے گزرتے وہ اسلامِ علیک یا رسول اللہ کہتا

اپنی تجرأت رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرْسِلَ رُسُلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالنَّبُوءَةِ كَانَ لَا يَمُرُّ بِشَجَرٍ وَلَا خَبَرٍ إِلَّا قَالَ : الْعَلَامُ عَلَيَّ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَعَكَانَ يُلْقِيهِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَخَلْفِهِ فَلَا يُرَى أَحَدٌ .

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول -نورانی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو وصف

نبوت - نبوت مبعوث الی الخلق - سے مکرم فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ جس چتر اور جس درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو اسام علیک یا رسول اللہ کہہ کر پکارتا، آپ دائیں، بائیں اور پس پشت التفات فرماتے مگر کوئی دکھائی نہ دیتا۔

- ☆ -

سیدنا ابوسعید خدریؓ مسعود بن محمد جموع قاسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 علماء و عرفاء تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اور جملہ عباد اللہ الصالحین  
 حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح پاک سے علم و حکمت،  
 معارف ربانیہ اور اسرار ملکوتیہ حاصل کرتے رہے اور ہر قسم کا علم و حکمت حضور  
 - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے سمندر کا ایک قطرہ و نقطہ ہے

فَاِنَّ اِلٰهَ الْعُلَمَاءِ ، وَقُلُوبِ الْفَاضِلِيْنَ ، وَسَابِغِ النَّبِيِّيْنَ  
 وَ الْعُرْسَلِيْنَ ، وَ عِيَابِ اللّٰهِ الْخَالِدِيْنَ تَتَلَقَّى مِنْ وَجْهِ - صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - الْعِلْمَ وَ الْحِكْمَةَ ، وَ الْمَعَارِفَ الرَّبَّانِيَّةَ ، وَ الْاَسْرَارَ  
 الْمَلَكُوتِيَّةَ ، فَكُلُّ عِلْمٍ وَ حِكْمَةٍ نُّقْطَةٌ مِنْ بَحْرِ كَلِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ وَ لَا يَفْظَمُ حَقِيقَتُهُ غَيْرُ رَجَاءٍ ، لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ بَعَثْنَا بِالْحَقِّ لَمْ يَخْلَعْني حَقِيقَةً غَيْرُكَ .

پس علماء کی ارواح اور عارفین کے قلوب اور تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور عباد اللہ الصالحین کے قلوب و ارواح حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی روح پاک سے علم و حکمت معارف ربانیہ اور سراسر ارلکوتیہ حاصل کرتے رہے۔ جس پر علم و حکمت حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے سمندر کا ایک قطرہ ہے جن کی حقیقت ان کے رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کیونکہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ بَعَثْنَا بِالْحَقِّ لَمْ يَخْلَعْني حَقِيقَةً غَيْرُكَ .

اے ابوبکر! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری حقیقت کو میرے رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

- ☆ -

سیدنا عارف باللہ عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ مکرم سیدنا ابو عبد اللہ سلطان رحمۃ اللہ علیہ خواب میں زیارتِ مصطفیٰ - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں فرشتوں، جملہ انبیاء و مرسلین اور تمام مخلوق کی مدد و اعانت کرنے والا ہوں، میں ہی اصل الموجودات ہوں، میں ہی مبداء و منتهی ہوں اور تمام غایات کی غایت مجھ تک ہی ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا

وَنَقَلَ مِنْ مَصْنُوعِ عَيْنِ النُّورِ ، عَنْ شَيْخِهِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْجَامِي ،  
عَنْ شَيْخِهِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلْطَانَ أَنَّهُ قَالَ:  
وَأَنْبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِي النَّوْمِ  
فَقُلْتُ لَهُ: يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْبِئْتُكَ الْعَالَمِينَ وَالْمُرْسَلِينَ ،

فَقَالَ لِي : اَنَا مَكْتُبُ الْخَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَمَا مِنْ خَلْقٍ اِلَّا اَجْمَعِينَ ، وَاِذَا  
اَصْلُ الْمَوْجُودَاتِ ، وَالْمَمْنَعَاتِ وَالْمُنْتَهَى وَالْغَايَةُ الْغَايَاتِ ، وَلَا  
يَغْتَابِي اَحَدٌ مِنْهُمْ

عارف باللہ سیدنا عبدالرحمن جامی قدس سرہ اپنے شیخ سیدنا ابو عبداللہ بن سلطان  
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا رسول اللہ - فداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو خواب میں  
دیکھا تو میں نے آپ سے عرض کی:

یا سیدی الیا رسول اللہ! آپ ہی فرشتوں اور رسولانِ کرام علیہم السلام کے مددگار  
ہیں تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

میں فرشتوں، حضراتِ انبیاء و کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق  
کی مدد و اعانت کرنے والا ہوں اور میں اصل الموجدات ہوں اور ہر مخلوق کی ابتدا و انتہا  
ہوں اور مخلوق کی تمام غائبوں کی غایت مجھ تک ہے اور مجھ سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔





اور اس بات پر قرآن کریم سے دلیل ہے کہ حضور - قداہ نبی و امی صلی اللہ علیہ وسلم - اپنے تلواریں سے قبل حضرات انبیاء کرام کی مدد و اعانت فرمانے والے تھے؟ جیسے ہمارے شیخ سیدی عبد الوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ نے منابر کاغذ نے فرمایا:

اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے:

أُولَئِكَ الصَّانِعُونَ اللَّهُ فَيهُمْ أَهْمٌ لِّاَقْتَنَابِهِ، کرام وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آپ ان کو ملنے والی ہدایت کی پیروی کیجئے یعنی ان کی ہدایت آپ ہی کی ہدایت ہے جو درحقیقت آپ ہی سے ان کی طرف باطن میں گئی ہے۔ پس جب آپ ان کی ہدایت کی پیروی کریں گے تو دراصل یہ آپ کا اپنی ہی ہدایت پر چلنا ہے کیونکہ باطن آپ کو اولیت حاصل ہے اور ظاہر آپ کو آخریت حاصل ہے۔

اولیاء کرام اور علماء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - سے ہر قسم کی علمی و عملی مدد ملتی ہے حضرات انبیاء کرام رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کے نائب کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں آپ ہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہیں

وَبِالْخُلَّةِ قَبِ انْتَفَقَتْ كَلِمَةُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَلٰى اَنْ  
الْعَصَفِ الْعِلْمِيِّ وَالْعَظَمِيِّ كُلُّهُ مِنْهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - فَهِيَ  
الرَّسُوْلُ الْمُطْلَقُ عَلٰى كُلِّ مَنْ تَقَضَّى مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالدُّعَا قَبْلَهُ ، فَعَلُوْ  
كَسْبِ النَّبَايَةِ عَنْهُ فَكَانَتْ قَبْلَ مَقَاتِلِهِمْ وَوُجُوْبِ شَخْصِهِمْ نَبُوَّةٌ وَبَعْضُ  
وَلَايَةٍ ، فَهِيَ الظَّاهِرُ بِهِمْ ، وَالْبَاطِنُ فِيْهِمْ ، وَهِيَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ

وَالْبَاطِلُ.

ان مختصر اولیاء اللہ اور علماء باللہ رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علمی و عملی ہر قسم کی مدد و حضور۔ نداد الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ سے ہی ہے۔ پس آپ رسول مطلق ہیں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جو آپ سے پہلے آپ کے نائب کے طور پر گزر چکے ہیں۔ پس آپ کی بعثت مبارکہ اور آپ کی شخصیت کے وجود سے پہلے نبوت تھی اور بعد میں ولایت پس حضور۔ نداد الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ان کے ساتھ ظاہر ہیں اور ان میں باطن ہیں اور آپ ہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہیں۔

- ❦ -

المصاحف القدیہ ۲۵۲/۲ - ۲۵۲/۲

نکاح النکاح رزقنا شہداء سید البشر صفحہ ۶۲

سید المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی ذات اقدس  
و اطہر زمانہ ماضی میں عزیز و توجہ کا مرکز رہی اور باذن اللہ لوگوں کی حاجات  
پوری کرتی رہی تو وہ یقیناً بعد میں آنے والوں سے افضل و برتر ہے اس وجہ  
سے حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے فرمایا: میں اس وقت  
بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے

إِنَّهُ مَكَانٌ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي أَنْصَأَ عَزِيزاً مَّ عَلَى الْجَانِبِ  
مَقْبَضِ الدَّاجَةِ أَشْرَفَ مِمَّنْ سَيَبِيذُ كَمَالِهِ وَلَهُمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
كُنْتُ نَبِيًّا وَأَدَمُ نَبِيٌّ النَّبَاءُ وَالطَّبِيعُ

بے شک جو ذاتِ زمانہ ماضی سے ہی ہمیشہ عزیز اور توجہ خاص کا مرکز، حادث  
بر آری کا محور ہو وہ بعد میں آنے والوں سے اشرف اور اعلیٰ ہوگی۔ اسی عظمت اور افضلیت  
کے اظہار میں رسول اللہ - خدا و انبی و اہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے فرمایا:  
میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور کچھڑ کے درمیان تھے۔

- ☆ -

امیرِ مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - گمراہی پر جمع  
نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت  
سے علیحدہ ہوگا جہنم میں جائے گا

عَوَا يٰ اَيُّهَا عُمَرُو - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - : قَلِيلًا رَّسُولُ اللّٰهِ  
- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -  
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِي - اِنَّهٗ قَالِمًا مَّحْمُودٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى خَلْقٍ وَيَصِلُ اللّٰهُمَّ الْجَمَاعَةُ وَمَوْضِعُ شَيْءٍ اِلَى النَّارِ

صحیح سنن الترمذی	ترمذی (۲۶۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۸
عالم الانبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر و زیادہ	ترمذی (۱۸۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۷
عالم الانبانی	صحیح		

### ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عمر - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -  
 فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:  
 یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت - یا فرمایا: امت محمدیہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم - کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو  
 جماعت سے علیحدہ ہوا اسے آگ میں پھینکا گیا۔  
 - ❦ -

حضرت سیدنا محدث کبیر جلال الدین اسیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - آدم علیہ السلام  
سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث کئے گئے اور جب آپ کا  
وجود محضری نہ تھا تو یہی انبیاء کرام آپ کے نائب کے طور پر تشریف لاتے  
رہے اور ہر نبی آپ ہی کی شریعت کا ایک حصہ لے کر تشریف لایا اور اس  
سے تجاوز نہ کیا

مسلم شریف اور دیگر کتب احادیث میں ہے: **أَرْسَلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كُلِّهِمْ**  
تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ امام جلال الدین اسیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:  
**إِنَّ هَذِهِ مَبْعُوثٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ مِنْ**  
**لَدُنْ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ ، فَكَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ نُؤَابَهُ مُصَدِّقِينَ**



جَسَمِهِ الشَّرِيفُ وَكَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُنْعَمُ بِطَائِفَةٍ مِنْ شَرَفِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْعَمُ أَحَدًا.

آپ - فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی بعثت شریفہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والی سب مخلوق کی طرف ہوئی ہے۔ آپ کے جسم شریف کی غیرت اور عدم موجودگی میں تمام انبیاء آپ کے نائبین تھے ہر نبی آپ - فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی شریعت کا ایک حصہ لے کر مبعوث ہوا وہ اس سے آگے نہ بڑھا سکا۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت مبارکہ  
سیدنا آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود عینی میں ظاہر ہو چکی تھی

إِنَّ اللَّهَ قَدْ نُهُنِي قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَرْبَعَةِ  
عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ وَفِيهِ إِذْ يُسَبِّحُ مَا خَلَقَ النُّجُومَ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ  
بِتَعْبِيدِهِ وَهَذَا يَوْمَ أَنَّهُ خَلَقَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسِلًا لِلْمَلَائِكَةِ  
مُغْتَبِرُهُمْ فَهَذَا كَرِيْمٌ فِي أَنَّهُ خَلَقَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهِرًا نَبُوَّةً فِي  
الْجُؤْمِ الْغَيْبِ قَبْلَ نَبُوَّةِ آدَمَ وَغَيْرِهِ وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَعْرِفْ نَبِيًّا قَبْلَهُ  
بِجَنَابِ اللَّهِ تَعَالَى خَمْسَ مِائَةِ أَلْفِ سَنَةٍ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
سَلَامٌ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَارِثِيهِ

وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا اور ملائکہ اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور یہ بات اس کی تائید کرتی ہے کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ملائکہ - فرشتوں - کیلئے رسول تھے جیسے آپ ملائکہ کے علاوہ - جن و انس - کے رسول ہیں اور یہ صریح ہے اس بات میں کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم - علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود یعنی میں ظاہر و باہر تھی اور ملائکہ کو آپ سے پہلے کسی نبی کا عرفان نہ تھا۔

سیدنا علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضرات انبیاء کرام - علیہم الصلاۃ والسلام - کے معجزات  
آپ کے نور سے ہیں

وَكُلُّ أُولَئِكَ بِرُؤْسِهِ الْمَكْرَمِ بِهَا فَإِنَّمَا تَصَالَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ  
أَي: وَكُلُّ الْمُعْجَزَاتِ الَّتِي أَتَى بِهَا الرُّسُلُ الْمَكْرَمِ لَأَمْرِهِمْ  
فَلَمْ تَتَّصِلْ بِهِمْ إِلَّا مِنْ مُعْجَزَاتِهِ - عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ مِنْ  
نُورِهِ الْمَصْدَرُ هُوَ أَصْلُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا ، فَالسَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ نُورِهِ ،  
وَالْجَنَّةُ مِنْ نُورِهِ ، وَالمُعْجَزَاتُ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ نُورِهِ -

بروزہ معجزہ جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا وہ درحقیقت  
حضور - فدوہ الی وادی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے نور پاک سے ہی انہیں نصیب ہوا ہے۔

امیر و شرح لاجری ص ۹۶

یعنی ہر وہ معجزات مبارکہ جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ان کی امتوں کیلئے ان کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا تو درحقیقت وہ انہیں حضور - نداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزات مبارکہ سے ہی نصیب ہوئے ہیں یا وہ معجزات ان کو حضور - نداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور پاک سے جو تمام اشیاء کی اصل ہے سے ملے ہیں۔ پس تمام آسمان اور زمین آپ کے نور سے ہیں، جنت آپ کے نور سے پیدا شدہ ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات مبارکہ بھی آپ کے نور پاک سے ہیں۔

عارف صادق سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
روح پاک سے حضرات انبیاء کرام - علیہم الصلوٰۃ والسلام - واولیاء  
عظام رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح مبارکہ مدد و فیض لینے والی ہیں

قَالَ سَيَبْدُو عَلَى الْخَوَاصِّ رَحْمَةُ اللَّهِ وَأَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ:  
أَزْوَاجُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ مُسْتَوْفَّةٌ مِنْ رُوحِ مُقْتَدِرٍ - صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - . انتهى  
سیدی علی خواص رحمہ اللہ و افاض علینا من برکاتہ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: انجلیبی فی سیرۃ ۱/۲۲۰

نفاذ لکڑی رزمیہ اخبار سہ ماہی صفحہ ۶

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ارواح  
 مقدسہ حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - ندا و ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم - کی روح پاک  
 سے فیض و مدد لینے والی ہیں۔

- ☆ -

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
صبح صادق سے لے کر سورج طلوع ہونے تک کی روشنی درحقیقت  
سورج ہی کی روشنی ہے اسی طرح حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے  
لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کا نور درحقیقت حضور سیدنا محمد مصطفیٰ  
- فداءہ الی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ہی نور ہے

اِنَّ اَمَانَ كُلِّ شَيْءٍ مُّتَقَضٍ شَرِّهُ مُخْتَبٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ  
وَسَلَّمَ - بِمَنْزِلَةِ صَلَٰةٍ الْفَجْرِ اِلَىٰ حَيْثُ صَلَٰةٍ الشُّمْرِ ، فَكَانَ مَا اِلَى  
الْحَضَةِ وَتَرَ اَيُّهُ مِنَ الشُّمْرِ فَتَكُونُ اُمَّةٌ مُّخْتَبٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ  
وَسَلَّمَ - مِنْ اَقْصَا اِلَىٰ اَذْرٍ اَنْتَارٍ بِهٖ تَجِب

القرآن مجید جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۷



جب کہ ہرگز شہ شریعت جو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ہے  
ایسے ہے جیسے طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک کا وقت تو اس وقت کی رشتی سورج کی  
جہ سے بڑھتی جاتی ہے پس حضور سیدہ محمد مصطفیٰ - خداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
امت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر دنیا میں پائے جانے والے آخری انسان تک ہے۔

- ☆ -

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک  
تمام انبیاء کرام حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے نائب و خلیفہ ہیں

فَكَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ فِي الْعَالَمِ نُهَابًا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ الرَّسُولُ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام جہاں دنیا میں آپ - فداہ ابی و امی صلی  
اللہ علیہ والہ وسلم - کے نائب و خلیفہ تھے آدم علیہ السلام سے لے کر حضور - فداہ ابی و امی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم - سے قبل آخری رسول - سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک -

سرتاج الاولیاء سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی  
نبوت مبارکہ سیدنا آ و م علیہ السلام سے لے کر قیامت تک ہے

فَهِهِ الْمَلَكُ وَالْعَنُفُ ، وَكُلُّ سُؤْلِ سَأَاءٌ ، فَبَعْدَ الْوَقْعِ  
مُخَصَّصِينَ ظَنَّمْ تَعْمُ ، وَبَالَهُ أَحَبُّ مِنَ الرُّؤْيَا ، سَعَى وَبَالَتِهِ - صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَمَنْ زَمَانِ آصَم - عَلَيْهِ الْعَلَامُ - إِلَى زَمَانِ  
مُخَصَّصٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پس حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - یا وشاد اور سزاوار ہیں اور آپ کے  
علاوہ ہر رسول علیہ السلام کو قوم مخصوص کی طرف مبعوث فرمایا گیا ان رسولوں میں سے کسی

کی رسالت عام۔ تمام بنی نوع انسانی کو شامل۔ نہیں سوائے آپ۔ فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی رسالت مبارکہ کے پس یہ سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لے کر حضور سیدنا محمد مصطفیٰ۔ فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے زمانہ مبارکہ تک، قیامت کے دن تک ہے۔

- ☆ -

سید الاولیاء محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 جملہ انبیاء کرام علیہم السلام - دربار خیر الوری - فداہ ابی و امی  
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے دربان ہیں  
**الْأَنْبِيَاءُ حَبِيبَةُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَالْهٖ وَسَلَّمَ - قَبْلَ زَمَانٍ بَعَثَهُ**  
 حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی  
 اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے زمانہ بعثت سے پہلے آپ کے در کے دربان تھے

**وَأَنْمَا قُلْتُمْ لَهُمْ - أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ خُلُوعِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ -**  
**حَبِيبَتُهُ، لِقَوْلِهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :**  
**أَمُّهُ قَبْلَ مَوْلَانِي تَحْتَ لَهَائِي، فَهِيَ نُهَائِي فِي عَالَمِ الْخَلْقِ**

اور بے شک ہم نے کہا کہ وہ یعنی حضراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور  
سیدنا نبی کریم محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے - دنیا میں - ظہور سے قبل  
آپ کے دربان تھے یہ ہم نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم -  
کے اس ارشاد مبارک کی روشنی میں کہا ہے کہ آدم اور آدم علیہ السلام سے علاوہ جو بھی ہے وہ  
میرے جہنم کے نیچے ہوں گے۔ پس وہ آپ کے نائب و خلیفہ ہوئے عالمِ خلق - عالم  
دنیا - میں۔

عارف باللہ سیدنا پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ شریف رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبوت کے دو رخ ہیں ایک بطون جس سے منجانب اللہ فیض حاصل کیا جاتا ہے اور دوسرا ظہور جس کے ذریعے مخلوق کی ہدایت کی جاتی ہے

نبوت و رسالت کیلئے دو رخ ہیں یا یوں کہو بطون و ظہور ہے۔ بطون مہارت ہے اخذ کرنے فیضان سے منجانب اللہ جس کو خدا کے ہاں مقربین میں سے ہونا لازم غیر متفک ہے اور ظہور مہارت ہے توجہ الی الخلق سے یعنی تبلیغ شرائع و احکام کی اس ظہور میں تو بہ سب تغیر و تبدل شرائع کے انقلاب آ سکتا ہے۔ نبوت کا بطون جس کو قرب الہی اور عند اللہ معزز ہونا لازم ہے ہرگز متغیر نہیں ہوتا الحاصل بطون نبوت مع لازم اپنے کے جو قرب ہے کبھی انبیاء و رسل سے زائل نہیں ہوتا بخلاف ظہور نبوت و تبلیغ شرائع اپنے کے کہ یہ محدود ہے۔

سیف دمشقی صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۱ چہارم

نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ دہرہ ہر عالمائے امت صفحہ ۱۵

سیدنا امام العشاق قاضی عیاض ماکی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی ولادت  
 باسعادت کے وقت معجزات و خوارق کا ظہور آپ کی نبوت و رسالت پر  
 دلالت کرتا ہے

- وَمِنْ مَّا كُنَّا - اَيِّ مِمَّا يَكُنُّ عَلَى نَبُوْتِهِ وَرِسَالَتِهِ - مَا ظَهَرَ مِنْ  
 الْاٰيَاتِ - اَيِّ خَوَارِجِ الْغَائِبَاتِ - عَنْكَ مَوْلَاهُ - اَيِّ قُرْبٍ وَّلَاكُمُ صَلَی  
 اللہ علیہ وسلم - وَمَا كُنْتُمْ - اَيِّ اٰمِنَةٍ بِنَبِيِّكُمْ وَهَبِ اَنْهَا اٰمِنَتْ وَقِيلَ لَهَا  
 فَتِ حَمَلَتْ بِسَيِّبٍ طَبِیْہِ الْاُمَمَةِ فَاِذَا خَرَجَ قَوْلِيْ اَعِيْذُہُ بِوَاجِبٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ  
 نَاصِبٍ - وَكُنُوْهُ زَاجِعًا رَّاسُہُ - اَيِّ لِلْكُفَّاءِ - عَنْكَ مَا وَضَعْتُمْ شَايْئًا  
 بِبَصَرِهِ اِلَى السَّعَابِ - كَمَا زَوَّاهُ الْيَتِيْمُ فَقِيْرًا الْزُّهْرِيْ مُرْسَلًا - وَمَا زَادَهُ



- اَیُّ اُمَّةٍ - مِنَ النُّوْرِ الَّذِیْ خَرَجَ مَعَهُ بَعَثَ وَاَلَدَتِهِ - خَتْمٌ وَوَسِیْتُ  
قُصُوْرَ بُخْرَیْ مَکْمَا رَوَاهُ اَلْعَصَفُ وَالتَّبِیْهَاتُ عَنِ الْعِزِّیْنِ وَابْنِ اُمَامَةَ  
- وَمَا رَأَتْهُ اِبْنُ کَافَلٍ - اَیُّ وَقْتُتْ وَاَلَدَتِهِ - اُمُّ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ - اَیُّ  
التَّبَقَاتِ - مِنْ تَدَلَّى النُّبُوْمِ - اَیُّ تَزَوُّلُهَا وَتَوَلُّوْهَا تَبَرُّکًا بِخُصْرَتِهِ -  
وَظُهُوْرُ النُّوْرِ - اَیُّ الَّذِیْ سَطَعَ مِنْهُ بِاشْفَاقِهِ - بَعَثَ وَاَلَدَتِهِ خَتْمًا  
تَنْظُرُ - اَیُّ اُمِّ عُثْمَانَ - اِلَّا النُّوْرَ - وَفِیْ رِوَایَةِ اِلَّا النُّوْرَ مَکْمَا رَوَاهُ التَّبِیْهَاتُ  
وَالتَّبَقَاتُ عَنِ ابْنِ اُمَامَةَ

آپ کی نبوت اور رسالت پر دلائل میں سے وہ حواشی عادات بھی ہیں جن کا ظہور  
قرب ولادت باسعادت کے وقت ہوا ان میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو آئمہ سنت  
وحسب نے روایت کیا ہے کہ:

۱۔	جلد ۸	صفحہ ۳۸۳	مختصر	امام ابولیان فی ایضاح القرآن و القرآن
۲۔	جلد ۱	صفحہ ۶۳	مختصر	الموسمہ القرآن
۳۔	جلد ۲۵	صفحہ ۶۶	مختصر	الماوی فی تفسیر القرآن الکریم ۱۱۱
۴۔	جلد ۴	صفحہ ۶	مختصر	تفسیر امیر ابولیان علیہ السلام
۵۔	جلد ۴	صفحہ ۵۱۴	مختصر	شعب الایمان للعلامة
۶۔	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶	مختصر	سیرہ ابن اسحاق
۷۔	جلد ۱	صفحہ ۸۶	مختصر	دلائل الہیہ و النبیہ علی مواضع الصلوٰۃ
۸۔	جلد ۱	صفحہ ۱۱	مختصر	دلائل الہیہ و النبیہ علی مواضع الصلوٰۃ
۹۔	جلد ۹	صفحہ ۳۶۸/۳۶۹	مختصر	مرآت المفاتیح شرح صلاۃ الصالح

آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس امت کے سردار سے حاملہ ہیں جب دنیا میں آئے تو یہ کہنا کہ ہر حامد کے شر سے میں اس کو اللہ وحدہ کی پناہ میں دیتی ہوں اور جو آپ کی ولادت باسعادت کے وقت حاضر تھے انہوں نے عجیب قسم کے واقعات بیان کیے ہیں کہ ولادت باسعادت جب ہو چکی تو آپ اپنا سر مبارک اوپر اٹھائے کنگلی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے جیسا کہ امام تہجدی نے امام زہری سے حدیث مرسل روایت کی ہے: آپ کی والدہ ماجدہ نے ولادت کے وقت دیکھا کہ آپ کے ہمرلو ایک ایسا نور نکلا ہے جس کی روشنی میں مصری کے محلات دیکھ لئے جیسا کہ امام احمد اور محدث بیہقی نے عرباض بن ساریہ اور ابو امامہ سے روایت کیا ہے:

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ نے بوقت ولادت دیکھا کہ ستارے قریب آ گئے ہیں یعنی آپ کے دربار اقدس سے حصول تبرک کیلئے قریب ہو گئے ہیں اور ایک ایسا نور چمکا جس کی چمک سے ام عثمان کو ہر طرف نوری نور دکھائی دینے لگا۔ ایک روایت میں ہے کہ: اس نور نے ہر شی کو منور کر دیا ہے جیسا کہ محدث بیہقی کو بطبرانی نے حضرت عثمان سے ان کی والدہ کی زبانی روایت کیا ہے۔

سنداً للتحققین سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور  
فخر المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - قدراہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے یوم ولادت  
سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اس وقت بھی وصف نبوت  
سے متصف تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے

قَالَ الْأَمَامُ فَخْرُ الْبَصْرِ الرَّازِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :  
الْحَدُّ أَوْ مُعْتَصِماً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الرِّسَالَةِ مَا كَانَ  
عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ الْمُقْتَضَى عَنْكَ الْمُدْقِّقِينَ مِنَ الْحَقِيقَةِ  
لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمَّةً نَبِيًّا قَطُّ لَكِنَّهُ كَانَ فِي مَقَامِ النَّبُوءَةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَكَانَ  
يُغْمَلُ بِغَاكِهِ الْحَدُّ الثَّابِتُ ظَهَرَ عَلَيْهِ فِي مَقَامِ نَبُوءَتِهِ بِالْوَحْيِ الْخَفِيِّ

وَالْكَشُوفُ الصَّافِقُ مِنْ شَرِيعَةِ إِبْنِ الْحَيْثَمِ وَغَيْرِهَا كَمَا نَقَلَهُ الْقَوْنُوغِي  
فِي شَرْحِ غَمَمَةِ النُّسُفِي وَفِيهِ ضَالَّةٌ عَلَى أَنَّ نَبُوذَهُ لَمْ تَكُنْ مُنْجَسَةً  
فِيمَا بَعَثَ الْأَنْبِيَاءُ كَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّهُ مِنْ يَوْمٍ وَأَلَدِهِ  
مُتَّصِفٌ بِنَفْسِ نَبُوذِهِ بَلْ يَكُنْ خَبِيرٌ كُنُوتٌ نَبِيًّا وَأَصَمٌ بَيْنَ الرُّوحِ  
وَالْجَنبِ عَلَى أَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِوَضْعِ النُّبُوَّةِ فِي عَالِمِ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ  
الْإِنْسَانِ وَهَذَا وَضْعٌ خَاصٌّ لَهُ لَا أَنَّهُ مُخْتَلِفٌ عَلَى خَلْقِهِ لِلنُّبُوَّةِ  
وَاسْتَفْتِ اصْبَحَ لِلرَّسَالَةِ

امامِ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حق بات یہ ہے کہ محمد - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - رسالت سے قبل کسی  
نبی کی شریعت پر نہ تھے، محققینِ حنفیہ کے نزدیک یہی مذہبِ معتاد ہے اس لئے کہ آپ کبھی  
بھی کسی نبی کے امتی نہیں تھے لیکن آپ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - رسالت سے  
قبل مقامِ نبوت میں تھے مقامِ نبوت پر قائم ہونے کی وجہ سے وحی اور انکشافاتِ صادقہ کے  
ذریعے جو حق بات شریعتِ ابراہیمی سے یا کسی اور نبی کی شریعت سے آپ کے سامنے ظاہر  
ہوتی اس پر عمل فرماتے، شرحِ عمدة النسخی میں امام قونوی نے یہی نقل فرمایا ہے اور اس میں  
یہ دلیل موجود ہے کہ آپ کی نبوت چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں سمیرا کہ ایک جماعت  
کا قول ہے بلکہ اس میں اشارہ ہے کہ آپ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - یوم

شرح عمدة النسخ، اوکبر المصنفات علی القاری = ۱۸۰/۱

مطبع دارالاحیاء الاسلامیہ

والاوت سے ہی وصف نبوت سے متصف ہیں بلکہ حدیث کُنْتُ نَبِيًّا وَأَنَا مِّنْ بَيْنِ الرُّسُلِ  
وَالْجَسَدِطَلَبَات کرتی ہے آپ عالم ارواح سے ہی وصف نبوت کے ساتھ متصف چلے  
آ رہے ہیں جبکہ اجساد موجود نہ تھے اور عالم ارواح سے نزول وحی تک وصف نبوت سے  
متصف چلے آئے یہ آپ کا ہی خاصہ ہے اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ آپ کو نبی بنایا جائے گا  
اور رسالت کی استعداد بھی آپ کی حقیقت مقدسہ میں ودیعت رکھی گئی ہے۔

سنداً لِحَقِّهِ سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
 حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - رسالت سے  
 پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ کسی نبی کے امتی نہیں تھے بلکہ وحی خفی  
 کے سچے کشوف کے ذریعے آپ عمل کرتے تھے خواہ وہ شریعت ابراہیمی  
 کے موافق ہو جائے یا کسی اور شریعت کے

لَآئِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمَّةً نَبِيًّا قَطُّ لَكِنَّهُ كَانَ فِي مَقَامِ النَّبُوءَةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ  
 وَكَانَ يَعْمَلُ بِمَا هُوَ الدُّعَا الْمُبْدِي ظَهَرَ عَلَيْهِ فِي مَقَامِ نُبُوَّتِهِ بِالْمَدَى  
 الْخَفِيِّ وَالْكَشُوفِ الصَّافِ مِنْ شَرِيعَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَغَيْرِهَا  
 حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اعلان نبوت سے پہلے - کبھی بھی کسی

شرح تفسیر: مفتح سیدی کراچی

نبی کے امتی نہیں ہوئے بلکہ آپ رسالت سے پہلے مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ پر آپ کے احکام نبوت میں جو حق ظاہر ہوتا وہی خفی کے ذریعے یا مکاشفات صادقہ کے ذریعے وہ شریعت ابراہیمی کے مطابق ہوتا یا کسی اور کی شریعت کے مطابق اس پر عمل کرتے۔

سنداً لکھن سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ولادت  
کے دن سے ہی وصفِ نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اجسام  
سے پہلے عالم ارواح میں بھی وصفِ نبوت سے متصف تھے

وَفِيهِ كَلَامٌ أَنَّهُ نَبُوَّتُهُ لَمْ تَكُنْ مُنْخَصَرَّةً فِيمَا بَغَتْ الْأَنْبِيَاءُ كَمَا  
قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ إِيَّاهُ أَشَارَتْ إِلَى أَنَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا كُنْتُمْ مُتَّصِفُونَ بِنَبُوَّتِهِ بَلْ  
يُمَلُّ حَبِيْبُهُ كُنْتُمْ نَبِيًّا وَأَهْلُ بَيْتِهِ الرَّؤُفُ وَالْحَسَبُ عَلَى أَنَّهُ مُتَّصِفٌ  
بِصُفِّ النَّبُوَّةِ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَشْبَاحِ .

اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی

شرح فقہ اکبر، مطبع سیدی کرچی



نبوت مبارکہ چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں جیسے ایک جماعت نے کہا بلکہ اشارہ ہے کہ حضور - فدائے الہی و الہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اپنے یوم ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ جدیث پاک:

كُنْتُ نَبِيًّا وَأَنَا بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَنَّةِ كَرْتِي هَكَذَا أَجْسَامِي  
تخلیق سے پہلے عالم ارواح میں وصف نبوت سے متصف تھے۔

سیدنا عارف باللہ شیخ تہجانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
جب حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے خود  
فرمادیا کہ میں تخلیق آدم - علیہ السلام - سے پہلے نبی تھا تو یہ محال ہے کہ  
آپ رسالت و نبوت و کتاب سے بے خبر ہوں، العیاذ باللہ من ذالک

وَيَكُلُّ عَلَى هَذَا الَّذِي مَكَرْنَا قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ  
نَبِيًّا وَأَكْتُمُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَهَيْئَتُ كَانَ فِي ذَلِكَ نَبِيًّا يُسْتَجَلُّ أَنْ  
يُذْهِلَ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَطَلَبَاتِ الْجَمِيعِ وَمَا يُقُولُ إِنَّهُ  
كُلُّ مِنْهَا وَمَا يُنَافِي مِنْ جَمِيعِهَا

ہمارے اس قول کی دلیل حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا یہ ارشاد  
گرامی ہے:

كُنُوتٌ نَبِيًّا وَاَصْحٰبُ بَيْنَا الْعَابِ وَالتَّحَالِي وَتَقَاتِي وَتَقَاتِي وَتَقَاتِي  
 علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے۔ کیونکہ جب اس وقت نبی تھے تو یہ امر محال ہے کہ  
 نبی ہونے کے باوجود رسالت و نبوت اور کتاب و سقر آن کریم۔ سے بے خبر ہوں ان کے  
 مطالب تقاضوں سے آگاہ نہ ہوں اور ان کے نتائج اور مقاصد سے باخبر نہ ہوں۔

سید الکفمرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ  
جسب بعض انبیاء کرام کو بچپن میں نبوت ملی جبکہ وہ دو یا تین سال کے تھے  
تو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس بات کے  
زیادہ حق دار ہیں کہ بچپن میں آپ پر اس قسم کی وحی نازل کی جائے اور جو  
خوش قسمت آپ کے مقام و مرتبہ کو جانتا ہے اور آپ کے حبیب اللہ ہونے  
کی تصدیق کرتا ہے اور مانتا ہے کہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدم علیہ  
السلام پانی اور مٹی میں تھے تو اس کیلئے بچپن میں وحی کا نزول ناممکن نہیں

وَإِنَّمَا كَانَ نَفَرَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قُبَرُ الْأَنْبِيَاءِ  
الْحَقُّ صَبِيًّا أَبْنُو سَتْنِيْمَ أَوْ ظَلَمَ فَهِيَ عَلَيْهِ السَّلَامَةُ وَالْإِنَّمَا  
بَارِئُهُ إِلَى مَا لَمْ يَنْتَهَ مِنَ الْأَنْبَاءِ صَبِيًّا أَيْضًا وَمَنْ عِلْمُ مَقَامِهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَتْ بِأَنَّهُ الْحَبِيبُ الْكَارِ نَبِيًّا وَأَخْرَجَ بَيْنَ  
الْعَامِ وَالْحَلِيزَةِ لَمْ يَنْصَغِفْ مَا لَمْ

جب حضور خدا واپی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعض نبی بھائی کو بچپن میں  
یعنی دو سال یا تین سال کی عمر میں احکامات عطا کئے گئے تو آپ خدا واپی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو بھی بچپن میں اس طرح کی وحی سے  
سرفراز فرمایا جائے اور جو آدمی بھی آپ کے مقام اور مرتبے سے آگاہ ہے اور اس بات کی  
تصدیق کرتا ہے کہ یہ وہی اللہ کے محبوب ہیں جو اس وقت بھی اللہ کے نبی تھے جب آدم  
- علیہ السلام - پانی اور مٹی، کچھڑ کے درمیان تھے تو وہ آپ کے حق میں اس قسم کی وحی کو بعید  
نہیں سمجھے گا۔

بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

وَمَا لَكُمْ لِنُذِرْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ غَوْظُهُمْ نَبَأُهُمْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
وَأَضَلُّ مِمَّا ظَلَمَ الْكُفْرَ وَالضَّلَالَةَ

یہ نور آپ - خدا ہا اہی و اہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت کا ظہور تھا جو مشرق اور  
مغرب کے درمیان پھیلا، کفر اور گمراہی کی تاریکیاں جس سے کافروں کو تھیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہما - کا عقیدہ  
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی  
انجیل کو پڑھ لیا تھا اور اسے حفظ کر لیا تھا

سیدنا عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہما - سے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ:  
إِنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَزَعَرَ الْأَنْجِيلَ وَأَخَذَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ  
وَمَا لَكُمُ قَوْلُهُ أَنَا ابْنُ الْكِتَابِ  
بے شک عیسیٰ علیہ السلام نے شکم مادر میں انجیل کو پڑھ لیا تھا اور اسے  
قول آجانی الکتاب سے اشارہ اسی کی طرف ہے۔  
- پیڑ -

اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ عظمت و شان ہے تو جو سنی سیدنا عیسیٰ علیہ  
السلام بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبی - خدام نبی و امی صلی اللہ علیہ وسلم - ہے اس کی  
جلالت شان اور عظمت کا عالم کیا ہو گا۔

بحر العلوم سیدنا ملا علی قاری - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ  
حضور سیدنا نبی کریم - فداء الی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا شق  
صدر اور اس کا معالجہ معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے

لَا تُكْوِّرُ خِيَامَ بَغْتِ شَيْءٍ الْبَطَرِ مُغَالِبَاتِهِ بِزُخْرَارِ  
الْعَاصَةِ وَ غَلَامَةِ النَّبِيِّ

حکم مبارک کے شق کئے جانے کے بعد آپ کی زندگی کا تصور - زندہ رہنا - اور  
علاج کیا جاتا معجزہ ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل اور علامت ہے -



حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو  
بچپن میں ہی بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا

امام تہذیبی نے سیدنا عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہما - کی روایت سے یہ واقعہ نقل کیا  
ہے کہ:

جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی تو وہ دو آدمیوں پر مشتمل افراد کا انتخاب  
عمل میں لایا گیا۔ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے ساتھی  
سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عباس کا بیان ہے کہ:

لوگوں نے اپنے ازار اتارے ہوئے تھے، ازار پتھر کے ٹپے رکھ کر لارہے تھے۔  
حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے بھی اپنا ازار اتار کر کندھے  
پر رکھا ہوا تھا اور آپ میرے آگے آگے جارہے تھے۔ اچانک آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم - گر پڑے اور منہ کے بل گرے، میں نے اپنا پتھر پھینک دیا اور دوڑتا ہوا آپ

کے پاس آیا آپ ﷺ کی ہاتھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی:

کیا ہوا؟ آپ اٹھے اور ازار باندھا اور فرمایا:

إِنِّي نَهَيْتُ أَوْ أَعْشُو عَزِيَانَا

مجھے بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

صحیحین میں واقعہ عبدالرزاق کی زبانی بیان ہوا ہے:

حضور سید عالم نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو بیچین میں ازار اتار کر

چلنے سے منع کیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ یہ کس نے منع کیا؟ جواب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا یہ بھی

آپ کے پیرائے طور پر نبی ہونے کی دلیل ہے ہمارے حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ

والہ وسلم - کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ عالم ارواح سے ہی ”صِبْ نُبُوتٍ“ پر سرفراز

فرمایا ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی کا عقیدہ

حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے چاند جمولے میں  
کلام کرتا تھا اور آپ جب شکم مادر میں تھے لوح محفوظ پر چلنے والے  
قلم کی آواز سن لیتے تھے

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا  
تھا اور آپ ان دنوں چہل روزہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:  
مادر مشفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط بنا دیا تھا اس کی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا اور  
چاند منع کرتا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی:  
آپ ان دنوں چہل روزہ تھے یہ حال کیوں کر معلوم ہوا فرمایا:  
لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا، بعقل  
مجموع الفتاویٰ جلد ۱۶ صفحہ ۹ مطبوعہ ریحانی دار الفکر

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
اعلان نبوت سے پہلے اہل جاہلیت کا کوئی کام کرنا چاہتے  
تو اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا

وَوَكَّلْنَا عَلِيًّا - وَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - نَحْرَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ :

مَا كُنْتُ بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُونَ بِهِ غَيْرَ  
مُرْتَبِعٍ كُلُّ مَا لَيْ يَنْدُهُ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَا أُرِيدُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ مَا  
كُنْتُ بِغَتِّهِمَا بِشَيْءٍ قَدِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِوَسَائِلِهِ  
سیدنا علی - رضی اللہ عنہ - حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -

سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے کبھی بھی ان کاموں میں سے کسی ایک کام کا ارادہ نہیں کیا تھا جو اصل  
جاہلیت کرتے تھے سوائے وہ دفعہ کے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ میرے اور ان افعال کے درمیان  
حائل ہو گیا جن کا میں ارادہ رکھتا تھا اس کے بعد میں نے کبھی کسی غیر مناسب امر کا ارادہ  
نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رسالت سے نوازا۔

- ❦ -

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی پیدائش کے وقت مشرق و مغرب کے درمیان تمام زمین روشن و منور ہو گئی

وَقَوْلُ الشَّعَاءِ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ لَمَّا سَقَطَ صَلَوَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ وَاسْتَهْلَ قَائِلًا يَقُولُ: رَحِمَكُمُ اللَّهُ وَأَخَاءُ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ خَشِيَ نَظْرَتُكَ إِلَيَّ قُصُورَ الْأَرْوَاحِ، أَيُّ يَأْخُضُ الشَّامُ - مدبرج

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی والدہ محترمہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب آپ میرے ہاتھوں پر تشریف لائے آپ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نے ہاؤا زبند چھینک ماری اور فرمایا: الحمد للہ تو میں نے سنا کہنے والے کو اس نے کہا: رحمت اللہ اور میرے لئے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام زمین روشن ہو گئی یہاں تک کہ میں نے ملک شام میں واقع روم کے محلات دیکھ لئے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام واقعات کو خوارق عادات تحریر فرمایا ہے جس سے یہ امر بالکل اور خوارق عادات سے ثابت اور مبرہن ہے کہ آپ -فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- پیدائشی فطری اور تخلیقی طور پر نبی تھے۔ پیدا ہوتے ہی دعا کیلئے سرا قدس کا رفیع اور آسمان کی طرف تکلی با تدبہ کرو پکھنا آپ کی والدہ محترمہ کا آپ -فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم- کے ہمراہ نکلنے والے نور کی روشنی میں شام کے محلات کو دیکھ لیا اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا ہر طرف نور ہی نور دیکھنا اور ہر شے کا منور ہونا امور عادیہ سے نہیں بلکہ خوارق عادات ہیں جو آپ کی نبوت کیلئے بالکل حسیہ ہیں جن کا انکار اور جن سے منکر ممکن نہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت با سعادت کا وقت قریب آیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا آپ کو شعور ہے کہ آپ کے وطن میں اس امت کے سردار اور اس کے نبی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہیں

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الوفا میں نقل فرمایا ہے کہ:  
 بِأَنَّ أُمَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ جِنًّا فَذَنَّتْ وَلَاحِظَهَا أَنَا هَذَا  
 آتٍ فَقَالَ قَوْلِي أَعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَاسٍ يَغْفُكُ أَوْ رَأَتْ جِنًّا  
 بِهِ أَوْ أَتَىهَا فَقَالَ  
 هَلْ شَغَرْتَ أَنْكِ خَلَّيْتُ بِسَيْبِ خِيَمِ الْأُمَّةِ وَنَبِيِّهَا



حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا جب وقت قریب آیا تو ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ:

یہ کہو: میں اس ذات مقدس کو ہر حاسد کی شر سے محفوظ رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں لیکن یہ واقعہ حمل کے بعد اور قرب ولادت کا ہے حمل کے دوران آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا ان کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو شعور ہے کہ بلاشبہ آپ اس امت کے سردار اور اس کے نبی سے حاملہ ہیں۔

### اجماع امت

میں عالم تو نہیں لیکن علماء کرام سے سنا ہے کہ کسی بھی دور کے علماء اہل سنت کا کسی مسئلہ پر اجماع حجت شریعہ ہے۔ میں نے جب سے اس عالم آب و گل میں آنکھ کھولی ہے مجھے ہر طرف حضور - فدو ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح والی نبوت کے چہرے ہی نظر آئے۔ میرا تعلق علماء کے گھرانے سے ہے بلکہ ہمارا خاندان ایک علمی خاندان ہے، میں نے اپنے جتنے بھی بزرگ دیکھے وہ سب علم کے کوہ گراں تھے اور دنیا ان کے علم کی معترف و معتقد تھی۔

بچپن میں علماء کرام کے مواعظ سننے کا شوق تھا فیصل آباد کے مکی کوچوں میں علماء کی محافل و وعظ و ارشاد سنی تھیں۔ میں ایک پرانی سائیکل پر بیٹھ کر ان کے ارشادات حالیہ سنا کرتا تھا۔ میں نے جس درگاہ سے علم کے موتی چننے کی کوشش کی وہ علم کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے لیکن آج سے چند سال پہلے تک میں نے کسی ایک عالم، کسی ایک واعظ، کسی

مدرس یا خطیب سے بھی یہ نہیں سنا کہ حضور سیدنا نبی کریم - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - عالم ارواح میں نہیں تھے بلکہ سب کے سب بشمول موجودہ دور کے علماء کے مختلف آیات کریمہ اور احادیث مقدسہ سے حضور - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی وجود سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت کا بیان خوب مجھ بھوم کر کیا کرتے تھے۔

کیا علماء کرام کا میری زندگی کے پچاس سالوں تک عالم ارواح والی نبوت پر اجماع اس نبوت مصطفیٰ - نداء الہی و امی علیہ الطیبہ الطیۃ والثقا - کے حق ہو سکتا ہے جو ہونے کی دلیل نہیں۔

حضور زمانہ ہر نماز میں پانچوں وقت **اَللّٰهُمَّ اِنْعَمْ عَلَیْہُمْ** کی تلاوت کرتے ہیں اور **اِنْعَمْ عَلَیْہُمْ** کون ہیں اس کا ذکر بھی باری تعالیٰ جل شانہ نے فرمادیا ہے۔ **اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہُمْ** **مِنَ النَّبِیْنَ** **وَ الصّٰحِبِّیْنَ** **وَ الشّٰہِدِیْنَ** **وَ الصّٰلِحِیْنَ** پر اللہ تعالیٰ نے انعام و اکرام فرمایا اور نبی، صدیق، شہید اور صالح ہیں۔ نبوت کا دورہ از جا تو بند ہو چکا لیکن صدیق و شہید و صالح تو ہر دور میں موجود رہے ہیں اور تاقیام قیامت رحمتیں گئے تو میں اپنی دانست میں کہتا ہوں کہ ان پچاس سالوں میں صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا جس بات پر اجماع رخصا ہو گیا وہ صراط مستقیم نہیں ہے حاشا و کلا انہیں پاکیزہ لوگوں کا راستہ بطریقہ ایمان و عمل ہی صراط مستقیم ہے پھر

حضور سیدنا نبی کریم - نداء الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کا ارشاد گرامی:  
**لَا تَتَّبِعُوا اُمَّتِیْ عَلَی الْخُلَافَہِ** میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

کیا عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم - خدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت مبارکہ کے حق و سچ ہونے کی دلیل نہیں؟

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُضْلِهِ جَهَنَّمَ  
وَمَا هُمْ عَنْ مَصِيرِهِمْ

کیا عالم ارواح والی نبوت مسلمانوں کے ایمان و ایمان کا حصہ نہیں ہے؟

میں نے اپنی ہمسایہ کے مطابق اس دور کے اجماع کی بات کی ہے ہو سکتا ہے کہ کسی کا نظریہ ایسا نہ ہو تو کیا علماء کرام، علماء ربانین، مائتین مصطفیٰ - خدائے الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جم غفیر کے مقابلہ میں کسی ایک آدمی کی رائے زنی وزن رکھتی ہے؟

اللَّهُمَّ إِنَّا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ  
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمِينَ يَا مَنْ اتَّخَذَتْهُ حِينًا فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ شَرَفْتَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَأَظْهَرْتَهُ بِالرُّوحِ وَالْجَسَدِ بِكَاهِ أَبِي  
هَاشِمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم -  
اول الصبیحین بھی ہیں اور آخر الصبیحین بھی ہیں

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اول الصبیحین اور آخر الصبیحین میں تضاد و تناقض ہے اگر  
اول الصبیحین مانیں گے تو آخر الصبیحین کا انکار لازم آئے گا اگر آخر الصبیحین مانیں گے تو اول  
الصبیحین کا انکار ضروری ہے اس لئے ہم متم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اول الصبیحین ماننے  
سے انکار ہی ہیں۔

کیا اول الصبیحین ماننے اور آخر الصبیحین ماننے میں تناقض ہے اس کا صحیح اور علمی  
جواب تو کوئی عالم اور منطقی ہی دے سکتا ہے شاید تناقض کی کچھ شرائط بھی ہوں گی، شاید زمان  
و مکان کا اتحاد بھی ہو بہر حال اس کا علمی جواب تو علماء کے ہاں سے دستیاب ہوگا۔

میں بے علم و بے ہنر، بے مایہ و تہی دامن صرف ایک سادہ سی مثال دیکر اپنے جیسے  
عوام کیلئے وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ و ما تو فیقی الا باللہ

مثلاً ہمارے ہی ایک بزرگوں نے فیصل آباد میں ایک عظیم درسگاہ کی بنیاد رکھی ہو اس میں اول المدرّسین وہ خود بنے انہوں نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت تیار کر لی انہوں نے انگلینڈ یا ہالینڈ میں ایک درسگاہ بنائی جس سے تدریس کا کام شروع ہو گیا۔ آخر میں انہوں نے ان کے شاگردوں نے سوچا ہماری کیا خوش قسمتی ہوگی کہ ہمارے استاد محترم ہمارے پاس ہی تشریف لے آئیں۔ انہوں نے اپنے استاد محترم سے وہاں شرفِ بخشے کا تقاضا شروع کر دیا آخر استاد محترم نے ان کی درخواست کو قبول کر لیا اور آخر میں وہ وہاں۔ انگلینڈ یا ہالینڈ میں منتقل ہو گئے اب وہاں کی درسگاہ کے یہی استاد محترم آخر المدرّسین بنے حالانکہ فیصل آباد کی درسگاہ کے یہ اول المدرّسین تھے تو کیا اس کو تناقض و تضاد کہیں گے؟ حالانکہ ہر ذی شعور یہ سمجھتا ہے کہ ایسا ممکن ہے اور ایسا ہونے میں کوئی قیاحت نہیں تو وہی استاد محترم فیصل آباد کی درسگاہ کے اعتبار سے اول المدرّسین ہوئے اور انگلینڈ یا ہالینڈ کی درسگاہ کے اعتبار سے آخر المدرّسین ہوئے۔

ہمارے آقا مولا خیر الانبیاء و المرسلین - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے بھی ایسے ہی فرمایا عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام کے مربی و محسن ہوئے اور ان تک فیضانِ نبوت پہنچایا جس بنا پر آپ اول النبیین تھے۔ آپ ہی کے شاگرد آپ ہی کے تیار کردہ انبیاء عالم دنیا میں آئے اس دنیا کو رونق بخشی پھر اللہ ذوالجلال نے کرم فرمایا کہ سب سے آخر میں پھر انہیں کے مربی و محسن حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو مبعوث فرمایا تو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - آخر النبیین و خاتم النبیین بن کر تشریف لائے۔

عالم ارواح میں حضور - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - اول النبیین بنے اور  
عالم اجسام میں آخر النبیین بنے اس میں کیا تعارض و تناقض ہے؟ یہ تو ہمارے آقا و ولی  
- فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی عظمت و رعت شان ہے جو ان کو ان کے پروردگار  
جل جلالہ نے عطا فرمائی ہے۔

بَلَغَ النُّظْرُ بِكَمَالِهِ      كَشَفَ الثَّوْبُ بِجَمَالِهِ  
تَعَنَّتْ جَمِيعُ فَصَالِهِ      صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

- :- -

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - خاتم النبیین بھی ہیں، ختم  
نبوت پر ہمارا ایمان غیر محزول ہے۔ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم - کے آخری نبی ہونے پر ہر مومن کا ایمان پختہ ہوا ہے۔ اب سُنئے!  
اس بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کیا فرماتے ہیں؟

یونہی محمد رسول اللہ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو خاتم النبیین ماننا ان کے  
زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جانتا فرض اصل و جزو  
ایقان ہے۔ **وَالْحُكْمُ رُسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ** (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب  
نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ  
ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھتے والا قطعاً ایماناً کافر ملعون مخلد فی العیرین  
ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی

کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردید کو راہ دے وہ بھی کافر ہے۔ **الکافر جلی**  
**المکفر** اور ہے۔

قیادی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۰

ہر مومن کا یہی ایمان و ایقان ہے کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے دنیا میں تشریف لانے، آپ کی اہستہ مبارکہ کے بعد جو کسی بھی طریقہ سے آپ کی شتم نبوت کا منکر ہو یا شک کرے یا ضعیف سا احتمال خفیف بھی رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملعون اور مٹلہ فی النار اور جو اس کے اس عقیدہ باطلہ پر مطلع ہو کر بھی اس میں ذرہ سا شک کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے، مٹلہ فی النار ہے، ملعون ہے، اعلیٰ فہائد من ذالک۔

لیکن ان حضرات کو کیا کہا جائے کہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح کی نبوت پر ایمان لانے والوں کو شتم نبوت کا منکر قرار دے رہے ہیں اسے انکی سادگی، بھولپن یا عدم توجہی کہا جاسکتا ہے۔

میری اس عرضداشت کو دوبارہ سنئے:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اول النہیین اور آخر النہیین میں تشاد و تناقض ہے اگر اول النہیین مانیں گے تو آخر النہیین کا انکار لازم آئے گا اگر آخر النہیین مانیں گے تو اول النہیین کا انکار ضروری ہے اس لئے ہم شتم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اول النہیین ماننے سے انکاری ہیں۔ انہوں نے سوچا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ گئے اور کیا لکھ گئے ہیں اور ان کے اس ارشاد کی زد میں کون کون آ رہا ہے۔

فقیر عصر یا دگار اسلاف سیدی و ابی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ



جن کی گزشتہ ساری زندگی عشق رسول - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ - کا درس دیتے اور لوگوں کو درود شریف کی سہ پائے گز رہی، کیا وہ ان کے بھی ختم نبوت پر ایمان میں شک کرتے ہیں؟

محدث اعظم پاکستان سیدنا ابو الفضل محمد سرور احمد - رحمۃ اللہ علیہ - جنہیں ہمارے بزرگ بڑی محبت سے ہمارے آقائے نعمت جیسے پیارے کلمات سے یاد کرتے ہیں جنہوں نے ساری زندگی حدیث پاک کا درس دیا اور جن کے جنازے پر انوار کی بارش ہوئی جس کے دیکھنے والے ابھی تک کئی لوگ یتیم حیات ہیں کیا وہ انہیں ختم نبوت کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں؟

امام اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ جن کے علم و فضل کی دھوم عرب و عجم میں پھیلی، قافلہ تجرید و احیاء دین کے چودھویں صدی کا چمکتا سہرہ ان کے گلے کی زینت بنا کیا وہ بھی مرتد ٹھہرے؟

برکتہ مصطفیٰ - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ - فی المحمد شیخ المصطفیٰ سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے خدمت حدیث پاک کے چرچے دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچے کیا ان پر بھی ارتداد کا فتویٰ لگے گا؟

محبوب سیکانی قطب ربانی سیدنا محمد دومنورالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ جن کے روحانی فیوض و برکات کی دھوم آج تک مچی ہوئی ہے اور جن کے سرانور پر ہزار سالہ تجرید کا تاج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے کیا وہ بھی اسلام سے خارج ہیں؟

محدث کبیر، عشق رسول - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - میں ڈوبا ہوا وجود

سیدہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کے خدا اور علوم کتابوں میں نہ سائکے اور جنہیں جانتے ہوئے تہتر مرتبہ حضور - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا دیدار نصیب ہوا کیا یہ بھی خلفہ فی الخیر ان ظہرے؟ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

میں کس کس ہستی کا ذکر کروں ان کے صرف نام مبارک لکھنے کیلئے ہفتہ درکار ہیں۔ اے نبلی چہت والے اللہ! اے عرشِ عظیم کے مالک! اے ساری کائنات کو پیدا کرنے والے! تجھے تیری عزت و جلال کا واسطہ، تجھے تیرے ہی فضل و کرم کا واسطہ!

اے اللہ! ایسے لوگوں کو واپس صراطِ مستقیم پر لے آ، ہمارے پاس تو ہمت نہیں کہ ان کے سامنے بول بھی سکیں تو ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے اپنے محبوبِ کریم - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی چادرِ رحمت کا واسطہ، ان کے رُخِ زیبا سے نکلنے والے نور کا واسطہ، ان کی دستارِ مبارک کے ہر پتے کا واسطہ، اپنی امت کی خاطر ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کا واسطہ! ان چوکیدارِ انِ عظمت و شانِ مصطفیٰ - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو واپس غلامیِ مصطفیٰ - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں لے آ۔ ان کی آنکھوں سے پرے سر کا دے پورا نہیں دو بارہ مصطفیٰ کریم - خدا و انبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی عالمِ ارواح کی نبوت کے چرچے کرنے کی توفیق عطا فرما۔

أَمِينُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِجَاءَ سَوَاقِطَاتِهِ خَبِيرًا فِي الْمُنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَبِجَاءَ مَوْشَفَقَةٍ بِالنُّبُوَّةِ وَأَمْرٍ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فِضَاءً أَبَدِي  
وَأَمْرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

يَا مُغْلِبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى مَبْنِيِّهِ وَسَلِّحْ

## حضرات علماء اہل سنت زینتِ فاضلہم و مہذبِ ہمہ کی خدمتِ اقدس میں ادنیٰ سی گزارش

حضرات علماء کرام! یہ عاجز و حقیر آپ حضرات کی خدمتِ اقدس میں ایک گزارش کرنے کی جسارت کر رہا ہے اگر کوئی گستاخی کا پہلو نکلے تو اللہ معاف فرمائے گا۔

یہ آپ حضرات کی سعادت ہے کہ آپ کو منبرِ رسول - فداہِ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اور مصلیٰ رسول - فداہِ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ملا ہے آپ محراب و منبر کے وارث ہیں یہ مت سمجھئے گا کہ یہ آپ کا ذاتی کمال ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ لہجہ الہی - فداہِ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی کرم نوازی ہے کہ آپ کو اپنا محراب و منبر عطا فرما دیا۔ اب آپ ذمہ دار ہیں، آپ کو اس عظیم الشان منصب پر بٹھایا گیا ہے، آپ کو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - فداہِ الہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اپنی عظمت و شان کا چوکیدار بنایا ہے۔ چوکیدار کا فرض ہے کہ وہ مالک کی ہر ہر چیز کی نگرانی و رکھوالی کرے۔ دن و ہاڑے

سورج کی روشنی میں حضور نبی رحمت - فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح کی نبوت کو چوری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے آپ خاموش تماشاخی بنے ہیں آپ کے فرض کا تقاضا ہے کہ آپ مالک کی ہر چیز کی حفاظت اور اس کا دفاع کریں۔ ہاں مالک بڑا شفیق و نیکسار ہے وہ رحمۃ العالمین ہے۔ فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - لیکن جب اس پر بے نیاز اللہ کی بے نیازی کا پرتو پڑتا ہے تو پھر اسے کسی کی پرواہ بھی نہیں۔ اس ذات اقدس و اظہر - فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے ہاں چوکیداروں کی کمی نہیں ایک سے ایک بڑھ کر محافظ و چوکیدار ہے وہ اپنی چیزوں کی خود حفاظت کرتا جانتا ہے کہیں ایمان نہ ہو کہ وہی غفلت سے مالک کو نہیں - فدا دانی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نظروں سے گر جاؤ اگر خدا نخواستہ ایسا ہو گیا تو پھر

جو تیرے در سے یا رہتے ہیں      در بدریوں ہی غوار پھرتے ہیں  
والا منظر لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔  
اعیانِ اہل اللہ من ذالک ثم اعیان اللہ من ذالک۔

## عوامِ اہل سنت سے درو منداناں پہیل

اے میرے پیارے بھائیو! اے حضور سیدنا نبی کریم - فداہِ انبی و امی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم - کے لاڈلے بھتیو!

ایمان بہت بڑی دولت ہے بلکہ سب سے بڑی دولت ہے اللہ تعالیٰ نے انگنت  
لوگوں میں سے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایمان کی دولت نصیب فرمائی مَالِکے فَضْلُ  
اللّٰہِ یُوَفِّیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

ایمان ہے کیا؟ سادہ لفظوں میں

انہیں مانا انہیں جانا نہ رکھا غیر سے کام ----:-

:- ---- اللہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

ایمان صرف بوجہ صرف حضور سیدنا نبی کریم - فداہِ انبی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی  
محبت و الفت کو آپ کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے ہر ہر کلمہ کو حق بوجھ جانا اور ماننا ہے۔

یہ دور فتنہ و فساد کا دور ہے میں ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں اگر یہ دشمن میں رہ گئیں، دل میں سائیں تو سمجھئے ہمارا ایمان بچ گیا اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

۱۔ شارح بخاری علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا نبی کریم ﷺ خداہ اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت میں فرماتے ہیں:

حضور۔ خداہ اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کا بول و براز مبارک طیب و خالص اور پاک ہے، یہی میرا ایمان ہے اس کے خلاف اگر کوئی بات کرنا چاہے، کوئی دلیل دینا چاہے تو اَنَا الْكَافِرُ میں بہرہ ہوں۔ اس کی بات ہی نہیں سنتا۔

آپ بھی اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے اگر کوئی حضور نبی رحمت خداہ اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عالم ارواح کی نبوت کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہے تو آپ بھی کہئے اَنَا الْكَافِرُ۔ میں بہرہ ہوں۔ نہیں سنتا اور فوراً اس مجلس سے اٹھ جائیے۔

۲۔ سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جنگ تعلق خیر و القرون سے ہے کہ آپ کے پاس چہرہ آدمی آئے کہنے لگے: ہم آپ کو حدیث پاک سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا انہوں نے کہا: ہم قرآن کریم کی آیات سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا وہ نامراد ہو کر آپ کی محفل سے چلے گئے۔

بعد میں آپ کے خدام آپ کے نیا زمندوں نے عرض کی: حضور و قرآن پاک سنانا چاہتے تھے، وہ حدیث پاک سنانا چاہتے تھے آپ نے سننے سے انکار کیوں کر دیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

قرآن کریم بے شک ارحب کتاب ہے، حدیث پاک پر میرا ایمان کامل ہے لیکن سنانے والے ٹھیک نہیں تھے اگر وہ قرآن و حدیث سنانے کوئی ایسی بات کر دیتے جو میرے دل میں بیٹھ جاتی تو میرا تو ایمان تباہ ہو جاتا اس لئے میں نے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے انکی کوئی بات نہیں سنی۔

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ صَبِيرٌ فَأَنْظِرُوا عَفْوُ نَأْفُكُمُ

اے میرے بھولے بھائی! اے حضور سید! نبی کریم - خدا والہی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے لاڈلے امتی!

ہوشیار! خبردار! کسی بھی ایسے آدمی کی بات تک نہ سننا چاہیے وہ کچھ بھی سنانا چاہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا ایمان ضائع ہو جائے۔ اَلْفَيَاكُ بِاللّٰهِ مِنْكَ الْيُحَنَّا بِاتَّهٍ سے خدا بخواتم سے نکل گیا تو سب کچھ جاتا رہے گا اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے ایمان کو محفوظ فرمائے۔  
۳۔ فخر المفسرین سید فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے دنیا سے جانے کا وقت آیا نزع کے قریب شیطان ایمان چھیننے کیلئے آگیا۔ پوچھتا ہے رازی! خالق کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

ایک، اس نے کہا: کوئی دلیل؟ آپ نے دلیل دی لیکن مقابلہ میں تو شیطان تھا اس نے دلیل توڑ دی آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایک اور دلیل دی اس نے وہ بھی توڑ دی اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک سو ایک دلیل دی شیطان لہجہ نے وہ سب کی سب توڑ دیں اسی وقت فخر المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے بیرو مرشد امام الاولیاء سیدنا خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقہ میں حضورؐ مارے تھے

آپ نے وہیں سے وضو کا پانی پھینکا اور سینکڑوں میل دور سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر پڑا اور یہی ہمہ شد کی آواز آئی: اے رازی! کہہ دے میں اللہ تعالیٰ کو بغیر دلیل کے قہر کا شکر دیتے ہوں اس بات کو سن کر شیطان کی چنگیں نکل گئیں اور وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے بائیمان خالق حقیقی جل جلالہ سے جا ملے۔

اے میرے بھائیو! اے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے لاڈلے امتیہ اللہ کے محبوب - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے قادیواں اگر کوئی آدمی چاہے جتنے بھی علم والا ہو جب حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح کی نبوت کے خلاف کوئی دلیل دینا چاہے تو فوراً یہ کہہ کر اٹھ جائے کہ ہم اپنے پیارے آقا و ولی - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو بغیر دلیل کے اس وقت بھی نبی مانتے ہیں جب سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود بنا تھا۔

اے اللہ! اے ساری خدائی کے مالک! اے پاک پروردگار! یہ فتنوں اور آزمائشوں کا دور ہے رات بھر مومن ہوتا ہے تو صبح اس کا ایمان رخصت ہو چکا ہوتا ہے صبح مومن ہوتا ہے تو رات آنے تک وہ ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔ تجھے تیری عظمت و بزرگی کا واسطہ! تجھے تیرے فضل و کرم کا واسطہ! تجھے تیرے محبوب کریم کی ہر ادائے دلہن کا واسطہ! ان کے جسد اطہر کے ہر خد و خال کا واسطہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہمارے ایمان کی حفاظت فرما۔ ہمیں مرتے دم تک حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عالم ارواح کی نبوت پر یقین و ایمان سے سرفراز رکھنا۔



اے ہمارے خالق و پروردگار! اگر کوئی تیرے محبوب کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی نبوت کے بارے میں یا ادنیٰ سی شان کے بارے میں کچھ کہنا چاہے تو ہمیں ہرہہ کرو دینا ہم اسے نہیں سننا چاہتے ہیں، ہمیں تیری محبت تیرے محبوب کریم - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی محبت عزیز ہے۔

فَاِنَّ فَضْلَهُ سَؤْلُكَ لَيْسَ لَهُ

كَفٌّ فَيُغْفَرُ عَنْهُ نَاطِلٌ بِغَمٍّ

- :-

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

مَوْجِهِي السُّبُورِ لَقَدْ نَوَّاهُ الْقَمَرِ

لَا يُنْفِكُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ

بَغْضٍ لَمْ خُصَّ بِكَ نَدْوٍ قَبْلَهُ مُنْفَرِّ

اے اللہ! ہمیں مرتے وقت بھی حضور نبی رحمت - فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم - کی تمام جہانوں میں نبوت پر ایمان کامل نصیب فرماتا۔ آمین

يَا رَبَّنَا وَهَبْ الْعَالَمِينَ بِجَاءِ مَوْجِ احْضَمْنَاهُ قَبِيلاً فِي الْمُنْيَا

وَالْآخِرَةِ فَصَلِّ اَبِي هَامِي صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تاکارہ غلاق

محمد کریم سلطان

کچھ اہل علم و دانش، جو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کو غار حراء میں نزول وحی سے پہلے ہی نہیں مانتے، سے ایک سادہ سوال

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی اولاد مبارکہ سیدنا تقاسم - رضی اللہ عنہ - سیدنا عبد اللہ - رضی اللہ عنہ - جن کا لقب مبارک طیب و طاہر ہے، سیدہ زینب - رضی اللہ عنہا - سیدہ رقیہ - رضی اللہ عنہا - سیدہ ام کلثوم - رضی اللہ عنہا - اور جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ زہراء - رضی اللہ عنہا - کیا حقیقت میں محمد رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی اولاد ہیں یا محمد ولی اللہ کی اولاد ہیں یا محمد ..... کی اولاد ہیں

ہم جیسے مسکین لوگ آپ کی ذہانت و فطانت اور علم و دانش کے معترف ہیں لیکن ہم ہی نے بچپن سے سن رکھا ہے

نہد شانِ خرمیو ہر بر زمین

پہلوں سے لدی ٹہنی اپنا سر زمین پر رکھتی ہے

یعنی ہدایت یافتہ سراپا بخروا نکسار ہوا کرتے ہیں۔

اصل ایمان کی یہ شان ہے کہ حق ظاہر ہو جانے کے بعد وہ بلا تامل اسے قبول کر لیا کرتے ہیں اگر خوبہ قتی الدین سکی اور خوبہ جلال الدین سیوطی - رحمۃ اللہ علیہما - حق واضح ہونے پر اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیتے ہیں، اس سے انکی شان میں کمی نہیں ہوتی بلکہ عزت و کرامت کا تاج مرصع ان کے سروں پر سجایا گیا ہو پھر آجئے بسم اللہ کیجئے، اپنے سابقہ موقف سے اللہ رجوع کیجئے پھر دیکھئے اللہ ذوالجلال آپ کو کتنی عزتیں عطا فرماتا ہے۔

سن کیجئے!

جو حضور مصطفیٰ کریم - نداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی عزت و ناموس پر قربان ہو جاتا ہے وہ امر ہو جاتا ہے پھر چارواگ عالم میں بظلیل حبیب کبریا - نداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس کی عزت کے بھی ڈنکے بجا کرتے ہیں۔

اگر سلف صالحین، علماء ربانہ کائن اور اولیاء امت کے ہم غیر کے موقف کے خلاف آپ اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم - نداء الہی و الہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عمر مبارک 40 سال سے پہلے، غار حراء میں نزولِ وحی سے پہلے، نبی نہیں تھے تو پھر میرا آپ سے ایک سوال ہے

سیدہ خدیجہ ام المؤمنین - رضی اللہ عنہا - کے حکم مبارک سے آپ کی اولاد سیدہ قاسم - رضی اللہ عنہ - سیدہ عبداللہ - رضی اللہ عنہ - بڑکا لقب مبارک طیب و طاہر ہے، سیدہ نضرب - رضی اللہ عنہا - سیدہ زرقیہ - رضی اللہ عنہا - سیدہ اُمّ کلثوم - رضی اللہ عنہا - اور جنتی عورتوں کی سرور سیدہ فاطمہ زہراء - رضی اللہ عنہا - کس کی اولاد ہیں؟

یہ اولاد محمد رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی ہے یا محمد ولی اللہ کی اولاد ہے؟ یہ میں نے اس لئے کہا کہ شاید آپ نزولِ وحی سے پہلے ولی اللہ مانتے ہوں۔ یہ میرا حسن ظن ہے ورنہ آپ اپنے موقف کے حق میں مَا كُنْتُمْ تَدْرِكُوا مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِنْعَامُ پڑھتے ہیں اس آیت کا خود ساختہ ترجمہ اور تفسیر کر کے گویا آپ حضور جنتی مرتبت - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کے اعلانِ نبوت سے پہلے آپ کے ایمان کے بھی قائل نہیں۔ حق تو وہ ہوتا ہے جو سر عام کہا جاتا ہے، جنت دار پر کہا جاتا ہے پھر آپ بھی بر ملا اپنے مواضع اور انجی مجالس میں کہتے:

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی تمام اولاد سوائے سیدنا امہ انیم - رضی اللہ عنہ - کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ - رضی اللہ عنہا - کے ملین مبارک سے تھے محمد رسول اللہ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - کی اولاد نہیں بلکہ محمد - نعوذ باللہ من ذالک - کی اولاد ہے۔

اس جراث کا مظاہرہ کیجئے پھر دیکھئے کس بھاؤ کی ہے۔

۔۔۔ دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

جان نکالنے والے فرشتوں کے نظر آنے سے پہلے ابھی موقع ہے، آپ اپنے

مذہب سے رجوع کر لیجئے، وہ رحیم و کریم اللہ بڑا مہربان اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اگر خدا نخواستہ یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل گیا تو پھر..... امان الخیفا۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اَلْهَمْتُنَا  
فَاَنْزَلُوْا سَكِيْنَةً عَلَيْنَا  
وَصَدِّقِ الْاَقْلَامَ اِنْ لَا قِيْنَا  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ  
وَالْجَبِيْنِ الْاَزْهَرِ الَّذِي تَلَا لَنَا نُوْرُ نُبُوْتِهِمْ وَاصْرُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَنَابِ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## مصادر ومراجع

- ۱- قرآن کریم
- ۲- صحیح البخاری  
علامہ محمد بن اسماعیل البخاری  
حقیقہ الکتابۃ مصنفی روپ دنیا  
دارالحدیث، دہلی، ۱۴۰۶ھ تا ۱۴۰۷ھ
- ۳- صحیح البخاری  
حقیقہ المصنف محمد علی عبداللہ، مکتبۃ احیاء التراث العربیہ، دارالحدیث، دہلی، ۱۴۰۶ھ تا ۱۴۰۷ھ
- ۴- ایضاً البخاری فی تخریج احادیث صحیح البخاری  
حقیقہ محمد بن منصور بن یعقوب  
موسسہ اشاعت المکتبۃ العلمیۃ، دہلی، ۱۴۰۶ھ تا ۱۴۰۷ھ
- ۵- انکوش البخاری، علی، ریاض السادۃ فی البخاری  
احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد انکوشی، المکتبۃ العلمیۃ، دہلی، ۱۴۰۶ھ تا ۱۴۰۷ھ
- ۶- علامہ ابن کثیر، شرح صحیح البخاری  
علامہ ابن کثیر، دارالحدیث، دہلی، ۱۴۰۶ھ تا ۱۴۰۷ھ
- ۷- شرح کفرمانی علی صحیح البخاری  
علامہ کفرمانی، دارالحدیث، دہلی، ۱۴۰۶ھ تا ۱۴۰۷ھ

امام شمس الدین محمد بن یوسف انکرائی التوفیقی ۸۶۶ھ

تحقیق محمد عثمان

دارالکتب العلمیہ بیروت - لبنان / المجلد الاولی ۲۰۰۲ء، ۲۰۰۳ء

صحیح مسلم

-۸

امام ابی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری الحیساری التوفیقی ۲۶۱ھ

تحقیق الدكتور محمد علی شامی لاشیخ، الدكتور محمد عمر حاتم

موسسة عز الدین بیروت / المجلد ۱۲۰۲ء، ۱۲۰۳ء

صحیح مسلم

-۹

تحقیق الشيخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبة دار الفکر / المجلد الاولی ۲۰۰۲ء

سنن الترمذی

-۱۰

امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن مسعود الترمذی التوفیقی ۲۵۵ھ

تحقیق صدیق محمد نجیل بغداد

دار الفکر بیروت / المجلد ۱۲۰۲ء، ۱۲۰۳ء

صحیح سنن الترمذی

-۱۱

للعلامة احمد بن محمد بن الالبانی

مکتبة المعارف / المجلد ۱۲۰۲ء، ۱۲۰۳ء

المجمع الکبیر للترمذی

-۱۲

تحقیق شعیب الارسلان، عبد القیوم حرز الله

دار الرسائل العلمیة بیروت

المجمع الکبیر للترمذی

-۱۳

تحقیق الدكتور محمد رجب احمد دوف

دار النجیل بیروت، دار الفکر بیروت

- الطبعة الأولى ۱۹۹۶ء، الطبعة الثانية ۱۹۹۸ء۔
- ۱۴- سنن انسائی  
علامہ امام احمد بن حنبل الخرسائی انسائی اصفہانی ۳۰۳ھ  
مصحح سنن انسائی  
۱۵- للطبعة محمد اسماعیل بن ابیانی  
مکتبہ المعارف لریاض الشیخ ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
- ۱۶- سنن ابی داؤد  
علامہ ابی داؤد سلیمان بن عبد الجبائی الترمذی ۲۵۵ھ  
مصحح سنن ابی داؤد  
۱۷- للطبعة محمد اسماعیل بن ابیانی  
مکتبہ المعارف لریاض الشیخ ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
- ۱۸- سنن ابی داؤد  
محقق شعب الازہار  
مکتبہ دارالترغیب والعلمیہ / الطبعة الأولى ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۹ء۔
- ۱۹- سنن ابن ماجہ  
ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی القشیری ۲۰۵ھ  
محقق ابن ماجہ وصرف  
مکتبہ دارالحل جروت - لبنان - الطبعة الأولى ۱۹۹۸ء۔
- ۲۰- سنن ابن ماجہ  
محقق محمود محمد حسن نقار  
دار الکتب العلمیہ جروت / الطبعة ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔
- ۲۱- مصحح سنن ابن ماجہ  
للطبعة محمد اسماعیل بن ابیانی



- مکتبہ المعارف الریاضیہ الطبع ۱۹۹۷ء
- ۲۲- سنن ابن ماجہ  
تحقیق شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سید الخمام  
دارالرسالۃ العلمیہ الطبع ۲۰۰۹ء
- ۲۳- سنن ابن ماجہ انکس  
تحقیق الدقا بوطا برزوی علی زئی  
مکتبہ دارالسلام الطبع ۲۰۰۷ء
- ۲۴- السنن الکبریٰ  
لافی بکر احمد بن الحسن الفجعی المتوفی ۲۵۸ھ  
تحقیق محمد عبدالقادر عطا  
دارالکتب العلمیہ بیروت الطبع ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء
- ۲۵- صحیح ابن حبان  
لافی حبان بن صالح الخلیفی البستی البجستانی المتوفی ۳۵۴ھ  
تحقیق شعیب الارنؤوط  
موسسۃ الرسالۃ بیروت الطبع ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء
- ۲۶- اشعراجۃ ابن حبان علی صحیح ابن حبان  
لافی احمد بن اسحاق بن ابیانی المتوفی ۳۴۰ھ  
دارالحدیث للتحقیق و النشر بیروت الطبع ۲۰۰۳ء
- ۲۷- شرح السنن  
لافی امام بن ابی یوسف بن محمد بن ابی یوسف المتوفی ۲۱۹ھ  
تحقیق زحیر الدین ابوشامہ شعیب الارنؤوط  
الکتب الاسلامیہ بیروت الطبع ۲۰۰۳ھ/۱۹۸۳ء

- ۲۸- مسند الامام احمد  
 للامام احمد بن محمد بن حنبل القوفی ۱۵۲۱ھ  
 تحقیق احمد محمد شاہ کرسنر ہاؤس لٹریچر  
 دارالحدیث لاہور طبع ۱۳۱۶ھ/۱۹۹۵ء
- ۲۹- مسند الامام احمد  
 تحقیق شعیب الارزوف - سادل مرشد  
 موسسہ الرسالہ لاہور طبع ۱۳۱۶ھ/۱۹۹۵ء، اہل ۱۳۳۰ھ/۱۹۹۹ء
- ۳۰- الطبع الدہانی قرطبہ مسند الامام احمد بن حنبل النخعی  
 شرح احمد عبد الرحمن بنی  
 دار احیاء التراث العربی بیروت - لبنان
- ۳۱- مکتبہ الصالح للکتاب لٹریچر  
 تحقیق احمد محمد بن الدہانی  
 دار ابن قیم - دار ابن عثمان
- ۳۲- القریب والقریب  
 لعلی شہ زکی الدین عبدالمصطفیٰ بن عبد القوی المسند بن القوفی ۶۵۹ھ  
 محمد بن احمد بن ارب مستور - میرزا عبد القادر - یوسف علی بی  
 دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للثقافت والادب - دار الکتب الشریعہ مسند علم القرآن  
 طبع ۱۹۹۶ء
- ۳۳- القریب والقریب  
 محمد بن احمد بن ارب مستور - میرزا عبد القادر - یوسف علی بی  
 دار ابن کثیر بیروت ۱۳۱۶ھ/۱۹۹۵ء
- ۳۴- کتب القریب والقریب  
 للامام احمد بن الدہانی

- مکتبۃ المعارف القسریہ و ماوراء النہر، طبع ۱۳۰۰ھ۔
- ۳۵- سنن الدارمی  
علامہ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی المتوفی ۳۵۵ھ  
حقیقین نوادر احمد زمری۔ تالک المثلین المکی  
دارالکتب العربیہ، طبع ۱۳۰۶ھ۔
- ۳۶- سنن الدارمی  
حقیقین حسین بنیم اسد الدارمی  
دارالمکتبی الریاض المثلین، ۱۳۳۱ھ۔
- ۳۷- فتح النعمان شرح حقیقین سراج الدارمی  
حقیقین السید ابی عامر یحییٰ بن حاشم المرقی  
دارالبحار الاسلامیہ، ج ۱-۲، لبنان۔ المکتبۃ المکرمۃ السعویہ  
المدینۃ الاولیٰ، ۱۳۱۹ھ۔
- ۳۸- جامع الوصول  
الابی السعادات المبارک بن محمد ابن الخیر المجرری المتوفی ۶۰۶ھ  
حقیقین عبد القادر الاولیاء  
دار الفکر، طبع ۱۳۰۳ھ۔
- ۳۹- فتح الباری  
علامہ الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ  
دار الفکر، کلپ الاسلامیہ، لاہور، طبع ۱۳۰۱ھ۔
- ۴۰- فتح الباری  
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ  
حقیقین عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز  
دارالکتب العلمیہ، ج ۱، طبع ۱۳۳۳ھ۔

- ۴۱- تہذیب القرآن  
تہذیب الامہ حضرت شیخ محمد کرم شاہ  
تہذیب القرآن پہلی یکٹور لاہور۔ کراچی۔  
التفسیر الکبیر
- ۴۲- الامام محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
دارالکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان۔  
التفسیر الوہابوی
- ۴۳- الامام محمد بن ابی النضر عبد اللہ بن عمر بن محمد امیر اہل الکوفہ رضی اللہ عنہ  
دارالکتب العلمیہ بیروت اور انکس ریاض  
التفسیر المنیر
- ۴۴- نقاش محمد شامہ ثانی مجددی پانی پتی  
بلوچستان کتب خانہ پاکستان  
جمع الجوامع
- ۴۵- الامام امام محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر امیر اہل البصرہ رضی اللہ عنہ  
حقیقین خالد عبدالفتاح سید  
دارالکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان۔ المربع ۲۰۰۰ء
- ۴۶- الامام ابی عبد الرحمن احمد بن حنبلہ رضی اللہ عنہ  
حقیقین حسن عبدالکرم  
مکتبہ سیدہ الرسالہ المربع ۲۰۰۰ء
- ۴۷- ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فی فضائل النبی الخاتم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔  
المربع بیروت۔ المجلد بن یوسف قضاہی رضی اللہ عنہ ۱۳۵۰ھ  
دارالکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان۔ المربع ۱۹۹۸ء



- ۵۵- مدارج النبیؐ سے نثری  
 شاد محمد امین الحق شہرہ ملی رشتہ اللہ علیہ  
 انور یہ انصاریہ پبلیشنگ کمپنی لاہور، اساتذت دوم کے ۱۹۹۹ء
- ۵۶- مدارج النبیؐ سے نثری  
 شاد محمد امین الحق شہرہ ملی رشتہ اللہ علیہ  
 ترجمہ علامہ عبدالمصطفیٰ محمد اشرف کشمیری  
 نکتہ سلاسل اردو پبلیکیشنز لاہور
- ۵۷- اولیٰ الشیخ و تحقیقی  
 لابی کریم محمد بن حسین الحق  
 تحقیق سید احمد  
 دارالحدیث القادریہ کراچی ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
- ۵۸- اولیٰ الشیخ و تحقیقی  
 لابی کریم محمد بن حسین الحق  
 تحقیق الدکتور عبدالمصطفیٰ قلعی  
 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، المجلد الاولیٰ ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
- ۵۹- نکاح النبیؐ و زین العابدینؑ  
 لابی سرخان مسعود بن محمد بن علی جموع السجستانی النجفی  
 تحقیق طارق طائی، الحسن النجفی، عبدالحق طہان، عبدالحق دارفی،  
 امیر اسماعیل، مصطفیٰ رفیق، سعید آیت سعید۔  
 مرکز المدینۃ العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
- ۶۰- الخصائص الکبریٰ  
 للشیخ الامام العلامۃ ابی الفضل جمال الدین محمد ابن عربیؒ بن ابی بکرؒ علیہ السلام قدس سرہما فرید  
 المکتبۃ الخوریہ انصاریہ لاہور، پاکستان



- ۶۷- ۱۔ تاجی علی اللہ علیہ السلام اہل اللہ کی وارثا کی سرور تھے اہل دے اب قسم کا روئے ہے۔  
 امام محمد بن یوسف الساجی شافعی رحمہ اللہ  
 ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد سلیم الدین نقشبندی  
 مقرر علم منزل مقرر علم شاعر و دانشور  
 مدارج نثر و سماج لیسر
- ۶۸- ۲۔ شہزادہ امیر بانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام  
 حضرت علامہ پوٹھن زید فاروقی مجددی لا زہری قدس سرہ  
 ترجمہ محمد سلیم اللہ خیل  
 دارم دہم ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء
- ۶۹- ۳۔ شیخ ابو حنیفہ لا زہری فی شرح اللہ الاکبر  
 علامہ محمد امجد ثاقب علی بن سلطان محمد تقاری  
 دارالحدیث لا ساریہ/المکتبۃ الاسلامیہ ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء
- ۷۰- ۴۔ الامام محمد بن یوسف بن الموالید حب اللہ بن  
 القاضی یوسف بن اسماعیل البیضاوی  
 دارالافتار
- ۷۱- ۵۔ ابو حنیفہ والجمہوری دیوان علامہ کراکام  
 الشیخ عبدالوہاب بن محمد بن علی مصرانی مصری لکھی  
 دارالحدیث لا زہری فی شرح اللہ الاکبر فی بیروت لبنان  
 سنہ الطباعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
- ۷۲- ۶۔ شیخ الامامیہ فی شرح المعریہ  
 الامام علامہ الشیخ المصطفیٰ محمد بن علی بن جبرائیل البیضاوی  
 تحقیق احمد یاسین محمد ابن تہذیب مکی  
 دارالحدیث لا زہری ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء



- ۷۳- میرے دہلی میں ملی شہ طبع و علم  
پر فخر طاعت و دانش کو کلی مقام سے  
قیام القرآن کیلئے کھولا اور دہلی کا راہ نور  
سید المصطفیٰ (۱۳۲۹ھ/۱۹۱۰ء)
- ۷۴- کتاب الشریعہ ۲ ج ۱۲ ج  
امام محمد ثانی بکر محمد بن حسین قادیانی  
حقیقین الدکتور عبداللہ بن عمر بن سلیمان الدینی  
دار الوطن للنشر والیاض  
الطبعة الاولى ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۹ء
- ۷۵- شرح النورۃ البیضاء  
اشیخ عبدالرحمن بن محمد المعروف بابن عفاش اورانی  
حقیقین الدکتور محمد مرزوق  
دار ابن جریر للطباعة الاولى ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۹ء
- ۷۶- شرح الترویج علی البرد  
اعلامنا محمد بن احمد الترویجی  
نور محمد کارخانہ تجارت کتب آدام باغ کراچی
- ۷۷- قصیدہ در شریفہ شریعہ  
محمد علی کچھوڑہ ناٹاب
- ۷۸- قصیدہ در شریفہ مجموعہ تراجم  
امام شرف الدین ابوالعزیز محمد بن محمد  
مرتبہ سید سید الحسن شمیم  
کیاڑہ علیہ ماتہ بکیر لکھنؤ
- تاریخ نامت ۱۳ رفق الاول ۱۳۶۳ھ-۱۳۶۵ھ-۱۳۶۷ھ-۱۳۶۹ھ-۱۳۷۱ھ-۱۳۷۳ھ-۱۳۷۵ھ

۷۹- الذکر ما بعد فی شرح البردۃ

محمد علی بن طعان الصدیقی انکی

تحقیق محمد عالم حاتم

دار الکتب العلویہ بیروت لبنان، الطبعة الاولى ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۸۰- البیرونی فی جمہا الذمہ بن سعید البیہری الشرح الباجری

تحقیق ایضاً علی بی بی

دار منابع النور دمشق - سوریه

الطبعة الاولى ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

☆☆☆

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
5	حقیر عصر یا دیگر اسراف سیدی و بی حضور و خلق محمد ابن صاحب دست بر کام اللہ ایک کی تاکید و تقویٰ ہے۔	1
7	نہ رانہ عقیدت بخوہر و کوئیں۔ ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔	2
15	امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں شریعت عقیدت و محبت۔	3
18	اعلیٰ حضرت عظیم المہر کت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کی بارگاہ میں شریعت عقیدت۔	4
17	عارف ربانی سید شرف الدین بو میری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اسے مؤمن! حضور سیدنا نبی کریم ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ابن اللہ نہ کہتا جیسے عیسائیوں نے اپنے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔ کے بارے میں کیا ان کے علاوہ جو بھی شرف فضیلت بیان کر سکتا ہے بیان کرے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے مقام ہر جہ کی اللہ کے علاوہ کوئی حد جانتی نہیں حضرت اہلبیت کرام علیہم السلام۔ کو جو بھی شرفات ملے وہ حضور۔ ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کے نور پاک سے ہی ملے ہیں آپ فضل و کرم کے سورج ہیں اور باقی تمام انبیاء و کرام پیارے ہیں۔	5
	اسے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم۔ ندوہ بی و ای صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔	6

21	وہ علم۔ کی بات میں سے جو لوئی اہم ہیں انکی اعانت کروا کر تم کسی چیز میں ملکر تے لگو تو اپنے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول۔ خدا وانی۔ والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ارشاد کے مطابق کرو۔	
22	اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک اسے اصل ایمان اختور سید رسول اللہ۔ خدا وانی۔ والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو تمہیں دیں اسے لے لو جو جس سے منع کر دیں اس کے کرنے سے رک جاؤ۔	7
23	اس امت کے ہر دور میں ایسے منصف و عادل علماء رہائیں ہوں گے جو اللہ سے بڑھنے والوں کی تحریف، اصل باطل کے جھوٹ اور جہالوں کی تاویل کو رد کریں گے۔	8
25	عالم کیلئے آسمان و زمین میں بسنے والی ہر مخلوق استغفار کرتی ہے بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں، عالم کی انبلیت عالم پر ایسے ہے جیسے چاند کی انبلیت باقی عالم پر، علماء دنیا کے وارث ہیں۔	9
28	محبوب سبحانی قلب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی: قرآن وحدیث کا وہی معنی معتبر ہے جو علماء اہل سنت نے بیان فرمایا۔	10
30	محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی: قرآن وحدیث کے وہی علوم معتبر ہیں جو علماء اہل سنت نے قرآن وسنت سے امتزج کئے ہیں۔	11
31	علامہ ابن حجر مہتمی کی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام مخلوق اگرچہ مبالغہ سے کام لیں یا کثرت سے تعریف کریں پھر بھی دو حضور سیدنا نبی کریم خدا وانی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعریف توصیف کا حق دوائیں کر سکتے۔	12
	سید لکھ شین سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ اے مومن! حضور سیدنا نبی کریم خدا وانی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعریف و توصیف میں کوئی نہ کمرا آپ کی ذات اقدس میں دو کمالات جمع ہیں کہ باقیوں کے کمالات	13

33	آپ کے مقابلہ میں گروہ غبار کی طرح ہیں۔	
14	حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی تعریف و توصیف کا حق وہی نہیں ہو سکتا اس لئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جس اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا ہی مقام مرتبہ ہے۔	35
15	شارح صحیح البخاری سیدنا شہاب الدین قسطلانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا بارگاہ خیر الہی	37
16	خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - میں شریعہ فقہیت و نبوت۔	40
17	جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے ہی حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے نبوت و اسب وابت ہو چکی تھی۔	41
18	سیدنا آدم علیہ السلام کے جسد طہر میں روح پھونکنے کے وقت حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کیلئے نبوت و اسب وابت کر دیا گیا تھا۔	42
19	حضور سیدنا نبی کریم - خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت مبارک اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے۔	43
20	سیدنا آدم علیہ السلام کا ابھی وجود مبارک نہ بنا تھا اس وقت ہی حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو نبی بنا دیا گیا تھا۔	44
21	حضور سیدنا نبی کریم - خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نبوت سے اس وقت منعقد ہو چکی تھی جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔	45
22	حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے منصب نبوت کی ترقی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے	48
23	حضور سیدنا نبی کریم - علیہم السلام - کی تخلیق سے پہلے ہی ابتداء کر دی گئی۔	
	جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے حضور سیدنا نبی کریم خداوندی	

48	وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت اس وقت متفقہ ہو چکی تھی۔	
24	شارع بخاری سید قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم وادار میں حضور سیدنا نبی کریم	
49	خدا وانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت واجب و ثابت ہو چکی تھی اور اس کا	
	خارج میں ظہور بھی ہو تھا۔	
25	سیدنا آدم۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ جب روح و جسم کے درمیان تھے اس حالت ہمارے	
	نبی۔ خدا وانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبوت ثابت و واجب ہو چکی تھی اور اس کا	
51	خارج میں ظہور بھی ہو چکا تھا۔	
26	اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں و دعوالم الوار وادار میں ہر عالم لطائف و اشباح میں،	
	سے پہلا حضور سیدنا محمد مصطفیٰ۔ خدا وانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو ہی کی نبوت	
	درسات۔ انکی سیادت، انکی عبادت شان اور ان کے قرب الہی کی شان سمیت پیدا	
	فرمایا اس وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا نہ ان سے	
	دون کو اور نہ ان سے فوٹی کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی ہمارے نبی۔ خدا وانی	
	وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے بڑھ کر عارف محبوب اور قرب الہی کی نعمت سے	
53	سرفراز تھا۔	
27	تقریباً عصر یا دگر اسلاف سیدی وانی حضور قبیلہ مغربی محمد امین صاحب امت پر کاظم العالی کا	
	عقیدہ حضور قبیلہ عصر زید محمد کے وہی عقائد ہیں جو کہ سیدی علی حضرت امام اعلیٰ ملت	
	بریلوی قدس سرہ وور سیدی وندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سرور احمد قدس	
	سرور کا عقیدہ نظر یہ ہے کہ حبیب خدا سید انبیاء۔ خدا وانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
55	۔ اس ملت بھی بافضل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تحقیق نہ ہوئی تھی۔	
28	سیدنا محمد سے اعظم پاکستان ہمارے بزرگوں کے آگے نعمت رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ	
	وہدہ کا عقیدہ وپار کہ حضور سیدنا نبی کریم۔ خدا وانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اعلا	

58	نبوت سے پہلے بھی نبی تھے لہذا آپ پیدا ہوئے نبی تھے لہذا آپ عالم ارواح میں بھی نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے۔	29
61	عظیم اللہ متقی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -ندوہانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت نہ زمانہ سے عقیدہ ہے، نہ جگہ کے ساتھ اور نہ ہی کسی قوم کے ساتھ لہذا آپ ساری مخلوق کے رسول ہیں۔	30
62	عظیم اللہ متقی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -ندوہانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام انبیاء و کرام علیہم السلام کے نبی ہیں اور تمام رسولان و کرام علیہم السلام آپ کے مبعوث ہیں۔	31
63	عظیم اللہ متقی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام جب روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت جا رہے تھے -ندوہانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حقیقتاً نبی تھے نہ کہ صرف علم الہی میں۔	32
64	عظیم اللہ متقی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -ندوہانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے۔	33
65	عظیم اللہ متقی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام جب آپ گہل میں تھے حضور سیدنا نبی کریم -ندوہانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس وقت بھی نبی تھے۔	34
66	حضور سیدنا نبی کریم -ندوہانی وای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- عالم ارواح میں وصیب نبوت سے متصف تھے یا وہ ہے جسمانی نبوت کیلئے شرط ہے کہ نبی انسان ہو و جسمانی نبوت کیلئے یہ شرط نہیں ہے یا انسانیت کیلئے اولا آدم ہونا ضروری نہیں سید و خواہ انسان ہیں اولا آدم نہیں اسی طرح وہ مخلوق جو جنت بھر کیلئے پیدا کی جائے گی وہ انسان تو ہوگی لیکن اولا آدم نہیں۔	

35	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدرسہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم پا کر دنیا میں تشریف لاتے رہے۔	68
36	علامہ نور بخش قوٹلی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک کو عالم ارواح میں مصطفیٰ نبوت سے سر فر کر ماریا گیا تھا	71
37	صدر اشرفیت سیدنا محمد صہبائی اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسمیٰ میں اس لئے آپ نبی اکابر ہیں۔	72
38	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ازل سے نبوک، ارض و سما میں، اولیٰ و آخرت میں، دنیا و دین میں روح جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو صحت کسی کو ملتی یا ملتی ہے یا ملے گی وہ سب حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ جہاں بناو سے ملتی رہتی ہے اور ہمیشہ ملتی رہے گی۔	73
39	اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اول انبیین بھی ہیں اور آخر انبیین بھی ہیں۔	75
40	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ السلام حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں یاد کرتے اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔	76
41	اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کا زمانہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے اور تحت نبیہا و آدم بین الخلیق و الخلیق میں ہے۔	77
42	امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ کو نبی و امی	



78	وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی رسالت تمام اولین و آخرین کو عادی ہے۔	
43	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیلئے نبوت ثابت ہو چکی تھی بلکہ جس کا ناسخ اللہ تعالیٰ ہے حضرت محمد مصطفیٰ۔ ندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس کے رسول ہیں۔	
79	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے شریعت بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کا سیدہ بارک کشادہ کر دیا اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آپ کو آپ رسالت کا ناسخ اور روزت کا خاتم بنا دیا۔	
81	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا علامہ شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خاتم النبیین ہیں فانیات الغر المفلحین ہیں، تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں آپ اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے، آپ مومنوں پر راجح ہیں اور گناہگاروں کیلئے شفع۔ شفاعت کرنے والے۔ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنا دیا ہے۔	
83	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا علامہ ابن کباری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت بخشی اور جبریل امین نے آپ کو <b>الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> بنا دیا۔ <b>أُولَ الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> و <b>أُولَ الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> و <b>أُولَ الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> بنا دیا۔	
85	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم سندوہ بنی وادی	
44	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے شریعت بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کا سیدہ بارک کشادہ کر دیا اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آپ کو آپ رسالت کا ناسخ اور روزت کا خاتم بنا دیا۔	
45	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا علامہ شمس الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خاتم النبیین ہیں فانیات الغر المفلحین ہیں، تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں آپ اس وقت بھی نبی تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے، آپ مومنوں پر راجح ہیں اور گناہگاروں کیلئے شفع۔ شفاعت کرنے والے۔ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنا دیا ہے۔	
46	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا علامہ ابن کباری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت بخشی اور جبریل امین نے آپ کو <b>الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> بنا دیا۔ <b>أُولَ الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> و <b>أُولَ الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> و <b>أُولَ الْعَلَامُ عَلَيْنَا</b> بنا دیا۔	
47	سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم سندوہ بنی وادی	

88	وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سید العالمین ہیں رسول رب العالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رتہ العالمین دیا ہے۔	48
90	امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے کہ <b>اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ</b> <b>الرُّوحَ وَالْجَنَّةَ</b> اس وقت بھی نبی قاضی آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اپنے جنتی معنی پر ہے۔	49
91	امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے محمد۔ ندوہی وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس کے رسول ہیں۔	50
93	امام اہل سنت سیدنا فخر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ و اللہ گرامی سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہی وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک بھی حبیب نبوت سے متصف تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے آپ اس وقت بھی خارج میں ہی تھے۔	51
95	سیدنا فخر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم ندوہی وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی ظہیر تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح نہ چھوٹی تھی۔	52
96	سیدنا فخر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ و اللہ گرامی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے ام مبارک الاول اور الآخر کا یہ کہ حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہی وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر پڑا تو آپ کی نبوت و رسالت بھی محبت ہے آپ ہی اول الخلیفین ہیں اور آپ ہی آخر الخلیفین اور خاتم الخلیفین ہیں۔	53
97	شیخ اہل سنت حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔ ندوہی وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عالم ارواح میں بالفضل نبی تھے نہ کسوف عالم الہی میں۔	54
	شیخ اہل سنت سیدنا عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور خلدوہی وہی صلی اللہ	

98	علیہ والہ وسلم - پیدا ہوتی ہی میں آپ کی ولادت کے وقت اور یام رسالت میں نائب کا قیود نہوا۔	55
99	سیدہ عبدالحق محدث دہلوی شیخ المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ۔	56
100	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں کیا گیا کہ آپ کے بیت میں افضل الانس اور غیر خدا سنداء بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہے۔	57
101	شیخ المصطفیٰ سیدہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم نداد بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت بھی تھے جب سیدہ آدم - علیہ السلام - روح اور جسم کے درمیان تھے اور حضرات انبیاء و کرم علیہم السلام کی ارواح مبارکہ آپ کی روح مقدسہ کے انوار سے مستنیش ہو رہی تھیں۔	58
102	حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اگر یہ کہا جائے کہ حضور فدوانی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عالم ارواح میں صرف علم الہی میں تھے تو اس کا کیا فائدہ تمام نبیاء کرام علم الہی میں تھے۔	59
103	سیدہ ایسا نبی اللہ علیہ وسلم و اسلام لام حج میں اپنی پشت سے حضور سیدنا نبی کریم ندوانی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے <b>لَبَّيْكَ يَا لَاحِلَ الْوَدَّ</b> کہتے تھے۔	60
104	شیخ المصطفیٰ سیدہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم نداد بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا میں اعلان نبوت سے پہلے ہی گزشتہ نبی علیہ السلام کی شریعت کی پیروی نہ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد و ہدایت کا نور آپ کے دل انور پر نازل ہوتا تھا۔	61
	یہ کہتے صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی اللہ سیدنا شاد عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دعائیں بشمول نبوت کے حضور	

105	سندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھ کر ہنسی سے پہلے ہی مصافحہ مادی تھیں۔	62
106	محدث کبیر سیدنا شاد و جلیل حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم سندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کمالات ظاہر و باہر تھے۔	
107	حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدس آپ سے فیض لیتی تھیں، اس حالت حضور - ندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - غارت میں تھی جبکہ دیگر انبیاء کرام کی نبوت علم الہی میں تھی غارت میں تھی۔	63
108	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبوت حاصل تھی اور وہ نبوت باقیا حقیقت احمدی کے کئی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔	64
109	شیراز و محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی سیدنا ولایت حضرت خود بخود مہم ہندی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ اور فقیر عصر کا گار اسلام سیدی و سیدی حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عرش سے لے کر فرش تک ہر جہر فرد اور ہر جہر چیز کیلئے مرکز اور فیض رساں ہیں، مصافحہ ان سے اللہ تعالیٰ ہے لیکن ہر کسی کو ہر وقت حلیہ خدا - سندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے وسیلہ جلیل سے ملتی ہے۔	65
110	حضرت علامہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی گزشتہ سزا کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم سندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی تھا تھے جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے مخلوق میں جو بھی کمال ہے وہ در حقیقت حضور سیدنا نبی کریم - ندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے کمالات میں سے ہے۔	66
111	مجمع التدریس شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خود بخود قرآن یں پیالوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ندو اپنی واپسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس وقت بھی تھی	

115	تھے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب - نذوہ بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا۔	
67	جامع المصطلح علیہ عبد الکریم۔ کیا کوئی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - خدا اور بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی روحانی حالت اور نورانی کیفیت میں تمام ارواح کیلئے ہی تھے۔	117
68	برکۃ المصطفیٰ - نذوہ بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - فی الجہد سیدنا عبدالحق صحت و بطور - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ امام اجل سنت سیدنا علی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور صدر الانا شل سیدنا محمد نعیم اللہ بن مرہو آدوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - نذوہ بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - جھگڑتی میں سب سے پہلے ہی ہیں اور عالم دنیا میں سب سے آخری ہی ہیں۔	119
69	حضرت سیدنا علی خواں رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - نذوہ بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام مخلوق - عالم ارواح میں نبویا عالم اجسام میں - کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت قائم ہونے تک۔	122
70	عابد محمد عباسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - خدا اور بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام انبیاء و مرسلین کی امتیں اور تمام متقدمین و تاخرین کیلئے رسول ہیں	124
71	نذوہ بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عابد یسائی رحمۃ اللہ علیہ اور عابد مخلص شیخ احمد بن محمد بن ناصر سادوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کہ نبی آدم بین ارواح و کسور میں اشارہ حضور - خدا اور بنی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح مبارکہ اور حقیقت مقدسہ کی طرف ہے اس وقت بھی روح یہی حقیقت مقدسہ نبوت کا عمل تھی اور نبوت آپ کے ساتھ قائم تھی۔	125
72	سیدنا سید احمد عابد بن رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - خدا اور	

127	<p>نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح پاک کو تمام انبیاء کرام کی ارواح سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارک کو نبوت غوث شریف سے مشرف فرمایا اور حضور خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیلئے عالم ارواح میں وجہ نبوت ثابت ہے جو کسی اور کیلئے ثابت نہیں ہے۔</p>	
129	<p>سیدنا عبدالحصاحب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و تمام انبیاء کرام علیہم السلام باسلام و عظام آپ کی بعثت مبارکہ سے پہلے ہوں یا بعد ان سب کو علم صرف اور صرف مصطفیٰ کریم خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روحانیت سے ملا ہے اور ملتا رہے گا۔</p>	73
131	<p>علامہ کلیم الدین زبیدی کی کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔ خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیلئے نبوت ثابت و واجب ہوئی تھی جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔</p>	74
133	<p>سیدنا عبدالحصاحب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے اقوال و رسالت جاری و ساری ہیں حقدین اور متاثرین سب کیلئے حضرت سید احمد علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارک حضور سیدنا نبی کریم خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عالم ارواح میں اور بیانات انبیاء کے وقت وجہ نبوت و رسالت سے مراد تھے۔</p>	75
135	<p>شارح صحیح البخاری سیدنا صاحب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔ خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام انبیاء کرام کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ان میں سے آپ نبی الانبیاء ہیں۔</p>	76
137	<p>عارف باللہ شیخ اکبر گیلانی ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔ خداوند نبی وانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب کیلئے نبی و رسول ہیں اور آپ کی روحانیت تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے</p>	77
		78

139	ساتھ موجود تھی اور ان نفوس قدسیہ کی ارواح کو آپ کی روحانیت مبارک سے انداز چکائی تھی۔	
79	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پانی اور مٹی کے درمیان تھے اس وقت سوائے حضور سیدنا نبی کریم - خدا وہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے کسی اور کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا۔	141
80	عارف و عابد سیدنا عبداللہ بن ابی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور پاک کو پیدا فرمایا پھر اس نور مبارک سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا تمام انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور پاک کی بجلی سے متعلق فرمائے۔	143
81	حضرت امام ہلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تمام انبیاء کرام کے بھی نبی ہیں اور آپ سلطان عظیم کی طرح ہیں اور تمام انبیاء و مراد شکر کی طرح ہیں حضور - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آدم علیہ السلام سے لیکر قیام قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہیں۔	145
82	عالمی رسول - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - عالم بھائی - رحمۃ اللہ علیہ - بوشیخ ابو محمد عبداللہ بن ابی نصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوکھی زندگی دے دی اور اسے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دہشتہ دی چھٹا آپ نے آخر زمانہ میں جسد حضرت کی تحقیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی۔	147
83	حضرت شیخ سلیمان مسل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تمام اولین و آخرین کیلئے رسول مطلق ہیں آپ کی رسالت عامہ	

149	رحمت نامہ اور رحمت شامل ہے آپ سے پہلے جتنے انبیاء و رسل - علیہم السلام - تشریف لائے وہ آپ کے نائب تھے اور آپ ہی علی الاطلاق رسول ہیں۔	
151	سیدنا خضر الدین رازی امام المسلمین رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ دہائی دہائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام رسالت سے پہلے کسی نبی کے اٹھنے کے بلکہ مقام رسالت سے پہلے مقام نبوت پر لازم تھے ہر آپ دینی کئی اور کثرت عبادت کے ذریعے جو ظاہر دہائیاں پر عمل کرتے تھے۔	84
153	سیدنا علامہ صاحب الدین نقاشی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ دہائی دہائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک کی صفت ہے۔ جیسے آپ عالم ارواح میں نبی تھے ویسے ہی۔ آپ اپنے مسائل کے بعد بھی نبی و رسل ہیں۔	85
154	شیخ اکبر سیدنا نبی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرات نبیاء و رسل علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ دہائی دہائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب تھے اور نبیاء و رسل علیہم السلام کے وجود سے پہلے آپ صاحب نبوت تھے۔	86
156	سیدنا عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ان وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ دہائی دہائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت نبوت سے شرف فرمادیا تھا۔	87
158	سید المسلمین علامہ خضر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ ماضی میں ہی آپ کو لکھنؤ صاف فرمادیا تھا لکھنؤ سے مراد اسلام قرآن اور نبوت و نبیر ہے۔	88
181	علامہ ناصر سادوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ دہائی دہائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخلیق آدم سے پہلے ہی نبوت کیلئے تیار کر لیا تھا بلکہ اسی جنت ہی و جنت نبوت عطا فرمادیا تھا اور انور و تجلیات کی آپ پر برسات فرمائی تو آپ اسی وقت مقام نبوت پر لازم ہو گئے۔	89



90	حضور سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے نور پاک سے دنیا و کرام۔ علیہم السلام۔ کے نور کو پھر فرمایا گیا اور آپ کا نور مبارک کمالات کے فیضان سے مکمل فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔	162
91	شیخ احمد بن محمد بن ناصر سناوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ۔ سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح مبارک اور حقیقت مقدسہ کو عالم و راجح میں ہی منصب نبوت۔ سے سرفراز فرمایا گیا تھا۔	163
92	شارح صحیح البخاری سید صاحب الحدیث تھقفی رحمۃ اللہ علیہ اور سید المنصور بن محمد الحدیث رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ سید آدم علیہ السلام کی بیعت فی میں نور سیدنا محمد مصطفیٰؐ سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چمکتا تھا۔	165
93	علامہ صاحب الحدیث تھقفی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام بنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ۔ سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کیلئے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر قیامت تک عام ہے اور تمام انبیاء و کرام اور ان کی امتیں آپ ہی کی امت ہیں حضور سیدنا نبی کریمؐ۔ سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرات انبیاء و کرام علیہم السلام سے حقدم بھی ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول بھی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	167
94	سیدنا علامہ ابن حجر کی جتنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کائنات میں جس کو بھی معجزات و آیات سے نوازا گیا یا کمالات سے سرفراز کیا گیا وہ سب آپ کے نور مبارک سے ہے کیونکہ آپ کا نور نبوت سب سے پہلے پیدا فرمایا گیا ہے۔	169
95	یہ کہہ مصطفیٰؐ۔ سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فی الحمد سیدنا محمد الحق صریح و بطری۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ۔ سند داہنی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	

171	<p>وہ علم۔ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام باقی دینی کے درمیان تھے، عالم ارواح میں تمام انبیاء و کرام۔ علیہم السلام۔ کو آپ کی روح مبارکہ سے فیض پہنچا حضورؐ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آفتاب نبوت ہیں اور دیگر انبیاء و کرام اس آفتاب عالمیاب کے سیارے ہیں۔</p>	
174	<p>یہ کرب متعلق۔ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فی اللہ سیدنا شیخ عبدالحق صریح و طوی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی عالم ارواح میں نبوت کا بت تھی، حضور۔ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی روح مبارکہ عالم ارواح میں انبیاء و کرام علیہم السلام کی ارواح کی مرتبی تھی اور ان پر علوم الہیہ کا فیض پہنچانے والی تھی اور حضور سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس عالم ارواح میں با قتل نبی مرسل تھے۔</p>	96
176	<p>صورت کبیر سیدنا ابو بکر محمد بن حسین آجری التوفی سنہ ۳۶۶ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیلئے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہی سے نبوت کا بت دو وجہ یہ دو تھیں کہ <b>اباہ فاکر مندو، فکسبتہ السنہ والنبی</b> <b>صلو اللہ علیہ وآلہ وسلم</b> و اب حضور سیدنا نبی کریمؐ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیلئے کب نبوت کا بت دو وجہ یہ دو تھیں۔</p>	97
180	<p>قانی فی الرسول سیدنا یوسف بن اسماعیل بھائی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا آپ ہی ساری کائنات کی اصل اور سرور اور کے بھی سرور ہیں اللہ تعالیٰ نے مسانی و جوہر سے پہلے ہی آپؐ۔ سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو مصیبت نبوت پر مفر از ظرما دیا تھا حضور سندوہ بنی وادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وہ بے شکل ذات ہیں کہ تمام کائنات آپؐ کی فرع ہے۔</p>	98

182	سید احمد عابد بن رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ - کو نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی تشریف آوری سے پہلے جب آپ کا وجود وحسی موجود تھا تو ہر نبی کی شریعت اس نبی کی طرف ہی منسوب کی گئی اگرچہ حقیقت میں دوشریعت محمدی - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہی تھی۔	99
184	سیدنا احمد عابد بن رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام علیہم السلام کو بھوتے فرمایا تاکہ وہ حضور - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے ظہور کیلئے مقدمہ جوئیں جبکہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارک حضور - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح مبارک کے تابع تھیں۔	100
187	خود بکیر سیدنا عبدالحزب و ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و مشاہدہ بقدر معرفت ہوتا ہے حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو یہ اس وقت حاصل تھا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ بول املو کات ہیں اور آپ کی روح کریمہ کو انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ سے سیراب کیا گیا ہے پس آپ ہر شے کیلئے اصل اور ہر شے کیلئے مادہ و بنیاد بن گئے۔	101
189	شیخ محقق سیدنا محمد بن محمد بن ناصر سادہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو عالم ارواح میں جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے نبوت سے سرفراز فرمایا تھا اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو اس سے مطلع بھی فرمایا تھا اور آپ کی نبوت کی معرفت اور اس کے اثر کا حکم بھی دے دیا تھا۔	102
	حضور سیدنا نبی کریم - ﷺ - نبی وانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور پاک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اس بات سے	103

191	عیاں ہوتا ہے کہ آپ فرشتوں کیلئے رسولِ کرم تھے اور یہ بات صرف معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجودِ بشری میں ظاہر ہو چکی تھی اور فرشتے آپ سے پہلے ہی نبی کو نہیں جانتے تھے۔	104
193	حضرت سیدنا نبی کریم - خداوندی و الٰہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا ارشاد اگر اِیْ کُنْھُمْ فَاِیْہَا وَاَنْتُمْ نَبِیُّہُ الرُّوحِ وَالْبَیِّنَاتِ کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت زمانہ کی تخلیق کی ابتدا میں ہی موجود تھی۔	105
194	سیدنا صاحب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو نور سے حقیقت محمدیہ کو ظاہر فرمایا پھر اس حقیقت مبارکہ سے تمام علوم کو جو دنیا بھرا آپ کو بتایا کہ آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا ہے اور آپ کو رسالتِ مطلقہ کی بنیاد سے بھی نوازا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام کا وجود مبارک ابھی تخلیق نہ ہوا تھا۔	106
196	سیدنا شیخ اعلیٰ علامہ رحیل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرت سیدنا نبی کریم - خداوندی و الٰہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی روح مقدسہ نے عالم ارواح میں تمام ارواح کو دعوت دی اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور عرفان الٰہی کی دولت سے سرفراز فرمایا۔	103
198	عارف باللہ سیدنا عبدالرزاق بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرت سیدنا نبی کریم - خداوندی و الٰہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے کَلَّمَ نَبِیْہَا وَاَقَامَ بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فرمایا یہ اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت عالم الغیب میں زمانہ کی تخلیق کے وقت سے ہی موجود تھی جب آپ وجودِ بشری سے دنیا میں تشریف لائے تو علمِ اہم الہاکن سے اہم ظاہر کی طرف منتقل ہو گیا جس سے تمام انبیاء و رسلِ قبلین کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا گیا۔	104

200	کریم - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح پاک کیلئے وصیث نبوت ثابت تھا	
202	مقرر قرآن سیدنا اسماعیل حتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بلاوت سے قبل عالم ارواح میں نبوت سے سرشار فرمایا تھا آپ کی یہ فضیلت و خصوصیت اصل ایمان کیلئے کافی ہے۔	
105	سیدنا جبریل امین علیہ السلام کو جو مقامات رفیعہ حاصل ہوئے وہ حضور سیدنا نبی کریم - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت مبارکہ کی برکت سے حاصل ہوئے	
204	اگر دوسری عمر رسالت و پیغمبر سے کرتے رہتے اور حضور - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت سے شرف نہ ہوتے تو کبھی بھی ان مقامات کو حاصل نہ کر سکتے۔	
106	سیدنا عبدالعزیز و باقر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ غار حرا میں سیدنا جبریل - علیہ السلام و السلام نے حضور سیدنا نبی کریم - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے سینے سے لگا کر دیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی ایسی رضا نصیب ہو جائے جس کے بعد ازل و ازلگی نہیں	
206	اور تاکہ آپ کو حضور - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بناؤ قدس میں و سدیں اور تاکہ آپ کو حضور - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اس عالم عصابت میں بھی اتنی باتیں۔	
107	سیدنا حاتم - جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انبیاء کرام - علیہم السلام کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا آپ تمام انبیاء کرام - علیہم السلام کے نبی ہیں اور سب کی طرف رسول ہیں۔	
208	سیدنا عبدالوہاب شمرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سند اہلبی و اہل صلی اللہ علیہ والہ وسلم تحقیق میں سب انبیاء کرام سے پہلے ہیں اور آپ اس وقت بھی نبی	
209	تھے جبکہ سیدنا آدم - علیہ السلام - پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔	

109	سیدنا حق الہ بن سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اجسام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا فرمایا اور حضورؐ نہ تو انبی و انبی صلی اللہ علیہ والہ وسلمؐ کا ارشاد میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا وجود نہ تھا، آپ کا اشارہ اپنی روح مبارک کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں آپ کی روح مبارک کو اس منصب نبوت کیلئے تیار فرمایا اور روح مبارک کو منصب نبوت سے سرفراز بھی فرمادیا۔	210
110	عارف صمیم سیدنا عبدالعزیز دینار رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام اشیاء سے پہلے جب حضورؐ نہ تو انبی و انبی صلی اللہ علیہ والہ وسلمؐ کے نور پاک کو تحقیق فرمایا گیا تو انی وقت آپ کو حضرت رابعیہ حاصل ہو چکی تھی۔	213
111	کام فرما دین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ تو انبی و انبی صلی اللہ علیہ والہ وسلمؐ کیچھن سے ہی منصب نبوت پر فائز تھے جسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو کیچھن میں ہی پیدا کیا گیا تھا۔	214
112	شیخ طویل نور الدین علی بن زین الدین المعروف بابن الجوزی کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ تو انبی و انبی صلی اللہ علیہ والہ وسلمؐ عالم ارواح میں باطل نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح پاک کو حضرت انبیاء کریمؐ عالم کی ارواح کیلئے رسول بظاہر و دروبہ سب آپ پر ایمان لائے۔	215
113	سیدنا علی و دروبہ ستوی خلیفہ سیدنا صالح الدین خلوتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ نہ تو انبی و انبی صلی اللہ علیہ والہ وسلمؐ سکالات کا سہارا ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے جوہر شریف کو پیدا فرمایا کائنات میں جس کو جلوت مل لائے وہ سب عقیدہ محمدؐ نہ تو انبی و انبی صلی اللہ علیہ والہ وسلمؐ کے واسطے سے ہے۔	217
114	سیدنا علی و دروبہ ستوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم امر عالم ملق سے مقدم ہے اور ارواح عالم امر سے ہیں اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روح اعظم روح محمد مصطفیٰؐ نہ تو	

219	ابنِ ہاشمی علیہ السلام کو پید فرمایا۔	
115	عارف باللہ سیدنا امیر مہد القادری مزیٰ حسنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ درحقیقت حقیقت محمدیہؐ نہ تو اپنی واپس علیہ السلام ہی ہر سراج منیر صابو مہدی کو منور کرنے والی ہے وہی فرشتہ ولی شمس ثمر اور ستارہ سے کوئی بھی ہو۔	221
116	محبوب سبحانی سیدنا محمد و آلف ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ خدا و نبی واپس علیہ السلام کو جو نبوت سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے حاصل تھی اس کا تعلق حقیقت احمدیہ سے ہے اور جو نبوت و جو انصاری سے تعلق رکھتی ہے وہ دونوں حقیقتوں حقیقت احمدیہ اور حقیقت محمدیہ کے امتداد سے ہے۔	222
117	شیخ ابو محمد عبد الخلیل انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہر چیز سے پہلے حضور سیدنا نبی کریمؐ خدا و نبی واپس علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا آپ نے ارواح کی تخلیق اور انوار کے ظہور کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جسے آپ نے آخر زمانہ میں جس انصاری کی تحقیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی۔	224
118	عارف باللہ سیدنا محی الدین انصاری، سیدنا تقی الدین سبکی اور سیدنا احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہم کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریمؐ خدا و نبی واپس علیہ السلام کا عقیدہ رسولان مقام علیہم السلام کے بھی رسول ہیں علیہ السلام علیہم السلام اور حضرت رسولان مقام علیہم السلام آپ کے نائب و ولیفہ ہونے کے اعتبار سے احکام الہیہ مخلوق تک پہنچانے والے ہیں۔	227
119	درحقیقت حضور سیدنا نبی کریمؐ خدا و نبی واپس علیہ السلام ہی واپس علیہ السلام ہی واپس علیہ السلام ہیں اور دیگر تمام انبیاء و رسل علیہم السلام آپ کی تبعیت میں مخلوق کو حق کی طرف لانے والے ہیں، حضرات خیرا و کرام علیہم السلام حضور خدا و نبی واپس علیہ السلام علیہ السلام کے خلفاء ہیں اور حضور خدا و نبی واپس علیہ السلام علیہ السلام کی رسالت	

229	<p>آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق بشمول انبیاء و کرام علیہم السلام کے عام ہے، ہر نبی علیہ السلام کو جو مقرر و نصیب ہوا اور حقیقت آپ کے نور سے ہی انہیں ملتا ہے حضور خداوندی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل و کرم کے سورج ہیں اور حضرات انبیاء و کرام علیہم السلام اس سورج کے ستارے ہیں۔</p>	
232	<p>سیدنا صاحب الدین احمد ربی رحمۃ اللہ علیہ نور سیدنا تقی الدین بن سکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء و کرام علیہم السلام کا رسول، مظلّم گویا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء و کرام علیہم السلام سے آپ سے مطلق عہد بیان کیا تھا۔</p>	120
235	<p>سیدنا صاحب الدین احمد ربی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نور سیدنا تقی الدین بن سکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی تحقیق کے وقت حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرچہ نبوت پر فائز تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء و کرام علیہم السلام سے عہد بیان کیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان سے محترم ہیں اور وہ ان کے نبی اور رسول ہیں۔</p>	121
238	<p>سیدنا شیخ اکھبر شین جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا سلیمان بن سیدنا داؤد علیہما السلام کی انوکھی کائنات کا کہ اللہ محمد رسول اللہ تھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبیوں کے نبی اور ان کی طرف رسول ہیں خداوندی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ فرشتوں کے بھی رسول ہیں۔</p>	122
240	<p>شیخ اکھبر شین سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خداوندی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلیق میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کی نبوت تمام انبیاء و کرام کی نبوتوں سے محترم ہے۔</p>	123
124	<p>عاشق مصطفیٰ خداوندی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا شرف الدین ابومیری رحمۃ</p>	



241	اللہ علیہ کا عقیدہ۔	
125	عارف باللہ سید محمد نیک عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے یا حضرت انبیاء کرام کو جو کرامات نصیب ہوئیں وہ سب حضورِ ہند علیہ السلام کو بھی معجزات ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم - ندو علیہ السلام کو بھی ملے۔	242
126	عارف کامل سیدنا رسول اللہ محمد بن عبد الرحمن علیہ السلام کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم - ندو علیہ السلام کو بھی ملے۔	243
127	سند احمد شیں سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ندو علیہ السلام کو بھی ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم - ندو علیہ السلام کو بھی ملے۔	245
128	سیدنا علامہ فقیر ری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - ندو علیہ السلام کو بھی ملے وہ سب حضور سیدنا نبی کریم - ندو علیہ السلام کو بھی ملے۔	246
129	شارح برود علامہ خیر بقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جسے معجزات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی - ندو علیہ السلام کو بھی ملے۔	248
130	شارح برود سیدنا خیر بقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو معجزات مبارکہ ملے وہ سب ہمارے نبی - ندو علیہ السلام کو بھی ملے۔	249

251	<p>شارح برہد سید علامہ عمر بن احمد ریویتی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تمام انبیاء و کرام علیہم السلام کو جو بھی معجزات مبارکہ ملے وہ حضور خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک سے ملے ہیں کیونکہ دونوں جہاں میں جو کچھ ہے وہ حضور خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک سے ہے۔</p>	
253	<p>131 قائد ائمہ شیعین فی عصرہ سید اجمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ام گرائی سیدنا فاتح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے رسول تھے۔</p>	131
255	<p>132 منہر قرآن نور محمدی ڈی شان سید ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہندو ایشیائی لائیا، بونے جیسے شب معرین آپ تمام لائیا، روئے اور آپ قیامت کے دن شیعہ لائیا، دیں گے۔</p>	132
257	<p>133 سیدنا عبد الصاحب شاعر ربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے علم و معارف لائیا، ایک مرتبہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق سے پہلے اور دوسری مرتبہ آپ کی رسالت کے ظہور سے پہلے۔</p>	133
259	<p>134 سیدنا شیخ یوسف بن فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حقیقت سید علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تمام نبیاء کی اصل ہے اور حضرت نبی کریم علیہم السلام آپ کی حقیقت کے تیز و متکامل کی طرح ہیں حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ لائیا، کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا تو کچھ لائیا، میں تمام نبیاء و رسولین کی باتیں اور تمام عقائد و تاثرین داخل ہیں۔</p>	134
262	<p>135 سید المصطفیٰ سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - خدا و نبی و ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود کے دنیا میں تخریف لانے سے پہلے ہی مختلف معجزات اور آپ کے وجود کا نور ظاہر ہو چکا تھا۔</p>	135
	<p>136 سیدنا ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی و ای صلی اللہ</p>	136

264	علیہ والہ وسلم - کورسالت عامہ سے سرفراز فرمایا گیا ہے، حضور سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔ سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم -	
265	مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم عامہ تمام رسول سعیدی زید و مجدہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام ممکنات کیلئے فیض الہی کا واسطہ ہیں اسی لئے حضور سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا نور مبارک ہر اول مخلوقات ہے۔	137
266	تمام مفسرین علیہم الرحمۃ وارضوان کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہر عالم کیلئے رحمت میں غواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان، اولیاء کرام ہوں یا انبیاء و مقام علیہم السلام۔	138
267	حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - تمام انبیاء کرام - علیہم السلام - اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کیلئے رحمت ہیں۔	139
268	وہ تمام فرشتے سے لیکر قیامت تک جس کو بھی جہولت ملتی ہے وہ آپ کی تقسیم سے ملتی ہے۔	140
269	حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - خیر الملائک ہیں اور آپ کے کمال سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں اور آپ کے مرتبہ سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی آپ - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو نصب نبوت عطا فرمایا تھا اور انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے عہد و بیان لیا تھا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں اور آپ ان کے نبی اور رسول ہیں۔	141
270	جامع المعقول عامہ عبد القیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اپنی روحانی حالت اور روحانی کیفیت میں تمام ارباب عالم کیلئے نبی تھے۔	142
271	محدث کبیر سیال جلال الدین سیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا نبی وای صلی اللہ علیہ والہ وسلم -	143

272	<p>ابنِ وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عالم ارواح میں صرف علم الہی میں ہی نہیں تھے بلکہ آپ اس عالم میں بھی حقیقہً وصحبِ نبوت سے سرفراز تھے۔</p>	
274	<p>144</p> <p>سمان اللہ حضور خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا کیا مقام رہے کہ آپ لباسِ اولین میں بھی ظاہر ہوئے اور آپ کی حقیقت مقدسہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے خالق سے سہلتِ مابریٰ لگے تھی جو آپ آخر میں ظاہر مابریٰ ہوئے آپ کے سر اور پر رتہ لعل یعنی کاج چمکا ہے سیدنا اور انبیاء علیہ السلام جلتے سے اور مومن علیہ السلام فرقی ہونے سے آپ ہی کی برکت و رحمت سے بچ گئے۔</p>	
276	<p>145</p> <p>اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے تمام انبیاء و مرسلین خدام اور ملائکہ مقررین کو ظاہر و بیدار فرمایا۔</p>	
277	<p>146</p> <p>تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلافت میں ان میں سے ہر ایک حضور خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجے کو دیکھ کر حیرت و حلاوت اور آپ کے سمندر رحمت سے مدد لینے والا ہے اور حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دوا و خیرات و رسالات خیرات و خالقِ عالمیہ اور مرقومہ کے جامع ہیں۔</p>	
279	<p>147</p> <p>سیدنا شیخ اور انبیاء کو رانی اور سیدنا شیخ عارف نقاشی رتہ اللہ علیہما کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مبارک کو لوح و قلم و غیر حاکم حقیقی سے پہلے کی ہے یعنی اس زمانہ مبارک سے ہے جب آپ کی روح پاک مقامِ قرب الہی میں ہم لاپہ ناز تھی۔</p>	
279	<p>148</p> <p>حافظ اللہ بیٹ سیدنا جمال اللہ بن سیدتی رتہ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی وائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام مخلوق کو شامل ہے حضرات انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور ان کی امتیں</p>	

261	حضور خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہی امت ہیں۔	
149	شارع پروردگار بخیر رہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ و گزشتہ تمام انبیاء و کرام علیہم السلام حضور خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نائب و خلیفہ ہیں اور حضور خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے واسطے سے گزشتہ امتوں کے بھی رسول ہیں۔	283
150	تمام انبیاء و کرام علیہم السلام نے حضور خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نور سے ہی فیض حاصل کیا ہے کیونکہ آپ کا نور پاک تمام انبیاء و کرام علیہم السلام و اولاد السلام سے متکم ہے۔	285
151	صاحب تفسیر کبیر سیدنا فقر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب مرقاۃ سیدنا ملا علی قاری کی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی وادعت کے دن سے ہی نصف نبوت سے متصف تھے بلکہ حدیث پاک ٹخنت لیلنا و اقدیمین المزوج والجنسید اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں بھی نصف نبوت سے متصف تھے۔	287
152	عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء و کرام علیہم السلام اور اولیاء و عظام علیہم السلام و الرسل کی اہل و اولیاء ہیں اور حضور خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انوار رسالت بعثت مبارکہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جاری و ساری ہیں۔	289
153	عارف باللہ سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خندوبی و ابی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انبیاء و کرام علیہم السلام و اولاد السلام سے پہلے نبوت عطا فرمائی گئی۔	291
154	سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خندوبی و ابی صلی	

293	اللہ علیہ والہ وسلم - سائلین میں اول الخیرین اور عطا کر میں سب سے آخر الخیرین ہیں جو آپ کی بابت مبارک سے پہلے تحریر لائے والے دنیا و کرام علیہم السلام آپ کے انسب ہیں۔	155
296	عارف ربانی سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک کرام نبیا و کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سید المرسلین - سیدنا ابی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے انسب ہیں۔	156
297	سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا ابی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے انوار رسالت جاری و ساری ہیں عقیدین اور مانا قرین سب کیلئے۔	157
298	عارف باللہ سیدنا عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا ابی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - پر نبی اور ہر ولی کیلئے اپنے عقیدہ قدسی سے پہلے عالم الغیب میں ہدایت و امانت فرمانے والے ہیں۔	158
299	سیدنا سلیمان حمل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا ابی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - عالم ارواح و نور میں بافضل منصب رسالت پر فائز تھے۔	159
301	شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی - رحمۃ اللہ علیہ - شیخ الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی - رحمۃ اللہ علیہ - اور عارف صادق سیدنا عبد الوہاب شعرانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - سیدنا ابی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اس جنت بھی نبی الانبیاء تھے جب انبیاء کرام علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے جہان لیا اور ہر نبی آپ کے عقیدہ کے زمانہ سے پہلے آنے والا ہر نبی علیہ السلام آپ ہی کا انسب ہے۔	160
	شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی - رحمۃ اللہ علیہ - اور عارف صادق سیدنا عبد الوہاب	

303	شعربی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ تمام انبیاء و کرام علیہم السلام سیدہ آدم علیہ السلام سے لے کر سیدہ عیسیٰ علیہ السلام تک حضور سیدہ نبی کریم - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نائب و خلیفہ ہیں حضرت انبیاء و کرام کی شریعتیں درحقیقت آپ ہی کی شریعت ہے۔	
306	عارف باللہ سیدہ عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور سیدہ نبی کریم - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تمام عصری سے پہلے بھی تھے۔	161
307	علامہ صاحب الدین غفاری عصری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے حضور سیدہ نبی کریم - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی روح مبارکہ کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس روح مبارکہ کو نبوت کی طلعت شریفہ سے سرفراز کیا گیا اور حضور - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کیلئے عالم ارواح میں ہی نصف نبوت ثابت ہو گیا تھا۔	162
309	علامہ صاحب الدین غفاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ مبارکہ حضور سیدہ نبی کریم - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نبی مطلق ہیں اور باقی تمام انبیاء و آپ کے خلائفہ اور نائب ہیں آپ کو انبیاء بھی ہیں اور آپ آخر الانبیاء بھی ہیں۔	163
311	عارف کامل سیدہ عبدالغنی - ایسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور سیدہ نبی کریم - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور محمدی - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے تمام انبیاء و کرام علیہم السلام و الاسلام کے انوار پیدا فرمائے۔	164
	سیدہ احمد بن محمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سیدہ نبی کریم - ندوابی و ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نور مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے انبیاء و کرام علیہم السلام کے انوار کو پیدا فرمایا اور اس نور محمدی کی کمالات اور نبوت کے	165

314	<p>فیضان سے جمیل فرمائی پھر حضور سند او بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کو کلم دیا کہ آپ انبیاء و کرم کے انور کو دیکھیں تو آپ کا نور میں پر چھا گیا جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت کو پائی دی اور ان سے فرمایا: یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لائے گے تو تمہیں جہنم دیا جائے گا جس سب انبیاء و کرم آپ پر ایمان لے آئے۔</p>	
316	<p>شیخ آنکھیں سیدنا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نبوت اور آپ کے کمالات عالم ارواح میں ظاہر تھے اور ارواح انبیاء و کرم -علیہم السلام- آپ سے استفادہ کرتی تھیں اور حضور -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے خود فرمایا: میں اس وقت بھی خارج میں نبی تھا جبکہ دیگر انبیاء و کرم -علیہم السلام- صرف علم الہی میں ہی تھے خارج میں نہ تھے۔</p>	166
318	<p>سیدنا ابوالحسن علی بن سنان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سید العالمین -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی بعثت مبارکہ اور ان کے اثر میں تمام انسانوں کیلئے ہے۔</p>	167
319	<p>شیخ آنکھیں سیدنا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- تمام موجودات قدیمہ و جدیدہ کی اصل و حقیقت ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اسما و صفات کا مظہر ہیں۔</p>	168
320	<p>حضور سیدنا نبی کریم -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا ارشاد گرامی: میں اس حقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔</p>	169
320	<p>یہ کہنا کہ حضور -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا نبی ہونا عالم ارواح میں علم الہی میں تھا ایسے تو سارے انبیاء علیہم السلام علم الہی میں ہی تھے لکن وہ حقیقت عالم ارواح میں حضور سیدنا نبی کریم -ندو بی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کیلئے جہت نبوت</p>	170



321	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶
۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲
۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸
۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴
۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰
۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶
۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲
۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸
۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴
۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲
۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸
۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴
۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰
۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶
۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲
۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸
۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴
۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰
۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶
۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲
۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸
۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴
۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰
۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶
۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲
۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸
۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴
۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰

333	مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں فرشتوں، جملہ انبیاء و مرسلین اور تمام مخلوق کی مدد و اعانت کرنے والا ہوں، میں ہی اصل الٰہی ہجرت ہوں، میں ہی مہدائ و مفتی ہوں اور تمام غایات کی غایت مجھ تک ہی ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔	
335	سیدنا ابوسرمان مسعودی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل میں اولیت حاصل ہے اور ظاہر میں آخریت۔	176
337	اولیاء و کرام اور علماء و تمام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر قسم کی علمی و عقلی مدد ملتی ہے حضرات انبیاء و کرام رسولان و علماء رحمہم اللہ صلوٰۃ و السلام آپ کے عتب کے طور پر فرائض سر انجام دیتے رہے جس آپ سی دل و آخر ہو رکھا ہر اہل میں ہیں۔	177
339	سیدنا انس بن سیدنا خضر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدس و الطہر زمان ماضی میں مریز و توجہ کا مرکز رہی اور باذن اللہ لوگوں کی حاجات پوری کرتی رہی تو وہ یقیناً اللہ میں آئے واپس سے افضل و برتر ہے اس وجہ سے حضور خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔	178
341	مرتبہ مصطفیٰ خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور یہ جماعت سے علیحدہ ہوگا جہنم میں جائے گا۔	179
	حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ بن ابیہو علیہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم خدا و نبی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السلام سے نیکر قیامت تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث کئے گئے اور جب آپ کا وجود حضری نہ تھا تو یہی نبیاء کرام آپ کے عتب کے طور پر تشریف لاتے رہے اور ہر نبی آپ ہی کی شریعت کا ایک حصہ	180

343	لے کر تشریف لایا اور اس سے تہاؤز نہ کیا۔	
181	حضور سیدنا نبی کریم - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے وجود بھی میں ظاہر ہو چکی تھی۔	345
182	سیدنا حامد بنحو ربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔	
347	کے بقوات آپ کے در سے ہیں۔	
183	عارف صادق سیدنا علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی روح پاک سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔	
349	وہاں یہ عقائد کہ اللہ تعالیٰ کی اور ان مبارک مدد و فیض لینے والی ہیں۔	349
184	شیخ اکبر سیدنا نبی محمد بن عبد اللہ بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ صحیح صادق سے ہے کہ سورج طلوع ہونے تک کی روشنی درحقیقت سورج ہی کی روشنی ہے اسی طرح حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا نبی کریم - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا نور درحقیقت حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا ہی نور ہے۔	351
185	سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا نبی کریم - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے سب وظیفہ ہیں۔	353
186	سرتاج الاولیاء سیدنا نبی محمد بن عبد اللہ بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نبوت مبارکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک ہے۔	354
187	سیدنا اولیاء نبی محمد بن عبد اللہ بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام - دربار خیر الوہابی - صدہ اہل و اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے دربان ہیں اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحُجَّةِ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ - صَلَّوْاْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ - قَبْلِ اَنْ یُّنَامَ بِفَتْحِہٖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔	

356	والہ وسلم۔ کے زمانہ نبوت سے پہلے آپ کے در کے دربان تھے۔	
188	عارف باللہ سیدنا ابو مرثدہ غنوی رضی اللہ عنہ شاد تاجہ اور کواڑہ شریف رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبوت کے دو رخ ہیں ایک بلون جس سے مناجات اللہ فیض حاصل کیا جاتا ہے اور دوسرا مقبور جس سے بچے مخلوق کی بدعت کی جاتی ہے۔	
358	سیدنا امام المشرق کا ضعیف عیاض مائیکہ۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت مہجرات و طواف کا مقبورا آپ کی نبوت و رسالت پر ولادت کرتا ہے۔	
190	سندائیکہ سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ابو جعفر المفسرین سیدنا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ایم و ولادت سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے لہذا آپ اس وقت بھی وصف نبوت سے متصف تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام روح جسم کے درمیان تھے۔	
362	سندائیکہ سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے تمام نبوت پر نازل تھے اور آپ کسی نبی کے امتی نہیں تھے بلکہ وہی خفی کے بچے کثوف کے ذریعے آپ عمل کرتے تھے خواہ وہ شریعت پر ایمانی کے موافق ہو جائے یا کسی اور شریعت کے۔	
191	سندائیکہ سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ولادت کے دن سے ہی وصف نبوت سے متصف تھے بلکہ آپ اسلام سے پہلے عالم ارواح میں بھی وصف نبوت سے متصف تھے۔	
365	سندائیکہ سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مدینہ کو گھر میں تخلیق آدم۔ علیہ السلام سے پہلے ہی تھا تو یہ محال ہے کہ آپ رسالت نبوت و کتاب سے بچے خبر دیں،	
192		
193		

369	اے خداوند! اللہ! من ذالک۔	
194	سید المسلمین علامہ سید محمود امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جب بعض انبیاء اکرام کو گنجین میں نبوت ملی جبکہ دود و دو تین سال کے تھے تو حضور سیدنا نبی کریم -ندو بانی دہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس بات کے زیادہ حق و دو ہیں کہ گنجین میں آپ پر اس قسم کی وحی نازل کی جائے اور جو خوش قسمت آپ کے مقام و مرتبہ کو جانتا ہے اور آپ کے محبوب اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور جانتا ہے کہ آپ اس وقت بھی جی تھے جبکہ دم علیہ السلام پانی نورانی میں تھے تو اس کیلئے گنجین میں وحی کا نزول ناممکن نہیں۔	371
195	بحر احلام سیدنا امجدی امجدی کی رحمت اللہ علیہ کا عقیدہ۔	373
196	سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- کا عقیدہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی انجیل کو پڑھ لیا تھا اور اسے حفظ کر لیا تھا۔	374
197	بحر احلام سیدنا امجدی امجدی -رحمتہ اللہ علیہ- کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -ندو بانی دہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا شوق حد درجہ اور اس کا مطالعہ شوق و ہے اور آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔	375
198	حضور سیدنا نبی کریم -ندو بانی دہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو گنجین میں ہی بے لباس ہو کر چلنے سے منع کر دیا گیا۔	376
199	علامہ عبدالحی کھنوی کا عقیدہ حضور -ندو بانی دہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے چاند جھوٹے میں کام کرتا تھا اور آپ جب شکم ہار میں تھے تو اسے حضور پر چلنے والے علم کی آوازیں لیتے تھے۔	378
200	حضور سیدنا نبی کریم -ندو بانی دہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اعلان نبوت سے پہلے اصل جاہلیت کا کوئی کام نہ کرتا تھا جیسے تو اللہ تعالیٰ حاکم ہو جاتا۔	379
201	حضور سیدنا نبی کریم -ندو بانی دہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی پیدائش کے وقت مشرقی	

381	و غریب کے درمیان تمام زمین روشن و منور ہوگئی۔	
202	حضور سیدنا نبی کریم - ندوہ بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی ولادت باسعادت کا وقت ترقیب آیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا آپ کو شعور ہے کہ آپ کے بطن میں اس امت کے سردار اور اس کے نبی - ندوہ بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہیں۔	
383		
385	ازداع امت۔	203
204	حضور سیدنا نبی کریم - ندوہ بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - بول اٹھیں بھی ہیں اور آخر اٹھیں بھی ہیں۔	204
388		
394	حضرت علامہ اعلیٰ سنت زیچہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی خدمت قدس میں کوئی سی گزارش۔	205
396	عوام اعلیٰ سنت سے درودندانہ اٹیل۔	206
401	کہکشاہی علم و دانش، جو حضور سیدنا نبی کریم - ندوہ بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کو عار و خوار میں زوال دیتی تھی۔ پہلے نبی نہیں مانتے، سے ایک سادہ سول حضور سیدنا نبی کریم - ندوہ بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی اولاد مبارکہ سیدنا خاتم - رضی اللہ عنہ - سیدنا عبداللہ - رضی اللہ عنہ - جن کا لقب مبارک طیب و نابر ہے، سیدہ زینب - رضی اللہ عنہا - سیدہ زرقیہ - رضی اللہ عنہا - سیدہ ام کلثوم - رضی اللہ عنہا - اور جناتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ زہراء - رضی اللہ عنہا - کیا احققت میں محمد رسول اللہ - ندوہ بنی وائی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی ولادہ ہیں یا محمد و علی اللہ کی اولاد ہیں یا محمد..... کی ولادہ ہیں۔	207
405	مصادر و مراجع	208
418	نہرست	209

## مؤلف کی دیگر اہم کتب

فیاضِ الحدیث (8 جلدیں)	جواہرِ الحدیث (6 جلدیں)
انوارِ الحدیث (5 جلدیں)	مشکاۃ الحدیث (5 جلدیں)
علمِ انبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (2 جلدیں)	یومِ القیامت (2 جلدیں)
صدقہ و خیرات (2 جلدیں)	ذکر الہی
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	فضائل قرآن
ترجمہ صحیفہ امام بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	تعلیمات نبویہ شرح اربعین نوویہ
سنت مبارکہ	اخلاص و التوبہ
شیطان دشمن ہے اسے دشمن چاہیے	عہد المبارک
مساہرہ کی آیادکاری	فضائل ائمہؑ
شاہِ جیلان	روزہ
آداب الدعاء	فضائل اصحابِ رضی اللہ عنہم اجمعین

ان کے علاوہ مولف کی دیگر کتب و رسائل مکتبہ صبحِ نور میں دستیاب ہیں اور چند کتب زیرِ طبع بھی ہیں۔

## مکتبہ صبحِ نور

خیلڑ کالونی نمبر 1 ڈی ہاک فیلڈ ہار

فون: 041-8730834

فقیہ عصر آزاد گارہ اسلام آباد

مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

کی یادگار تصنیف

آپ کوثر



- جس میں علم کے موتی اچھے کھلا، کے لیے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کے بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں
- زبان میں اتنی محاسن کہ قلم کیے بغیر چھوڑنے کوئی نہ چاہے
- ہر کتاب سے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں ہو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے
- اس محبت سے نگھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و
- الفت کی محبت محسوس کرے
- اس جذبے سے نگھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکے۔
- قیمت صرف اتنی کہ ایک مرتبہ ہی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار و الفت
- میں ادب کر چاہی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دوران مطالعہ قاری ہارگا و حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- میں اپنی آنکھوں کے موتی لچھاور کر بارہا جیسے ہی عالم دارالقی میں جھکیں
- آپس میں بیستہ ہو گئیں تو مظہر جمال انجی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ
- نور برساتا چہرہ سامنے تھا۔
- آپ بھی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ادب و احترام سے اسے پڑھئے۔ ہو سکتا
- ہے کہ وہ والا آپ پر بھی کر فرماوے۔

چاہو تو اصل معلوم  
مکتبہ ضیاء نور کراچی و فیصل آباد

مکتبہ ضیاء نور



Tel: 041-8730834, Fax: 8739797